یادگارِ جیل

حصّہ سوئم

تاریخِ عیسوی کے چند نظارے

مُصنّفہ و مرتّبہ

شام لال کپور

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام لالہ شام لال کپور پرنٹر و پبلشر چھپا

تاریخ عیسوی کے چند نظارے

عیسائیت اور اسلام کا فرق

تاریخ عیسوی کے جو چند تاریخی اور دلچسپ نظارے اس حصہ میں پیش کئے جائیں گے۔ اُن میں زیادہ تر مدد "بائبل" سے اور بعض صورت میں کچھ مدد اسلامی کتب سے لی جائے گی۔ عیسائیت اور اسلام دونوں میں گہرا تعلق ہے۔ ایک کو دوسرے سے جدا کرنا ناممکن ہے۔ جتنے نبی اور پیغمبر حضرت محمدؐ صاحب سے پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ اسلام میں اُن کو برحق مانا گیا۔ ان کے حالات سے تاریخ و دیگر کتب اسلام بھری پڑی ہیں۔ مگر بعض باتوں میں اختلاف ہے۔ لیکن زیادہ تر حالات میں مطابقت پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس حصہ کے مرتب و قلمبند کرنے میں حسب ضرورت کتب اسلام سے مدد لی گئی ہے۔ تاکہ معاملات صاف ہو جائیں

مذہب عیسوی اور اسلام میں سب سے بڑا اور نمایاں فرق یہ ہے۔ کہ جہاں مسلمان حضرت عیسےٰؑ کو نہایت برگزیدہ نبی مانتے ہیں یہاں تک کہ اسلام میں آپ کو "روح اللّٰہ" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے اور آپ کی وفات کے متعلق یہ یقین ہے۔ کہ آپ زندہ ہی آسمان پر چلے گئے۔ وہاں

عیسائی آپ کی موت کو مصلوب ہونے کی شکل میں مانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آپ نہ صرف ابن اللہ خدا کے بیٹے تھے۔ بلکہ خدا بھی تھے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمان تو آپ کو نبی مانتے ہیں۔ اور عیسائی خدا بھی مانتے ہیں۔ اگر ایک مسلمان آپ کو خدا بھی مان لے تو وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ عیسائی ہو جاتا ہے اگر ایک عیسائی یہ مان لے کہ آپ نبی تھے۔ تو مسلمان صفت بن جاتا ہے

اس حصہ کی ترتیب میں زیادہ تر در بائیبل اور دیگر مسیحی کتب سے لی گئی ہے۔ لیکن ضرورتاً جو مدد اسلامی کتب سے لی گئی اس کے ساتھ الفاظ "تاریخ اسلام" درج کئے گئے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو کوئی غلط فہمی نہ رہے۔

دنیا اور آدم کی پیدائش

ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا۔ زمین ویران اور سنسان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا خدا نے اُجالے کو اندھیرے سے جدا کیا۔ خدا نے اُجالے کو دن کہا اور اندھیرے کو رات سو شام اور صبح پہلا دن ہوا۔

خدا نے فضا کو بنایا۔ اور فضا کے نیچے کے پانیوں کو فضا کے اوپر کے پانیوں سے جُدا کیا اور فضا کو آسمان کہا۔ سو صبح اور شام دوسرا دن ہوا۔

خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کے پانی ایک جگہ جمع ہوں کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہو گیا۔ اور خدا نے خشکی کو زمین کہا۔ اور جمع ہوئے پانیوں کو سمندر۔ پھر خدا کے حکم سے زمین نے گھاس اور نباتات اور میوہ دار درختوں کو پیدا کیا۔ اس طرح صبح اور شام تیسرا دن ہوا۔

پھر خدا نے آسمان میں دو بڑے نور بنائے۔ ایک نیر اعظم جو دن پر

حکومت کرے اور ایک نیز اصغر جو رات پر حکومت کرے۔ خدا نے اُن کو آسمانی فضا میں رکھا۔ کہ زمین پر روشنی بخشیں۔ وہ دن اور رات پر حکومت کریں۔ اور اجالے کو اندھیرے سے جدا کریں (سورج۔ چاند۔ ستاروں کی پیدائش ہوئی) اس طرح چوتھا دن ہوا۔

خدا نے بڑے بڑے دریائی جاندار اور ہر قسم کے رینگنے والے جانداروں کو پانیوں سے کثرت پیدا کیا۔ اور ہر قسم کے پرندوں کو پیدا کیا۔ اس طرح پانچواں دن ہوا

خدا نے کیڑے مکوڑوں۔ جنگلی جانوروں اور مویشیوں کو پیدا کیا پھر اس نے انسان کو اپنی صورت پر نر و ناری (مرد و عورت) پیدا کیا تاکہ وہ تمام مخلوق پر سرداری کرے۔ اس طرح چھٹا دن ہوا۔

آسمان اور زمین اور اُن کی ساری آبادی تیار ہوئی اور خدا نے ساتویں دن اپنے کام کو جو کرتا تھا پورا کیا۔ اور فراغت پائی۔ خدا نے ساتویں دن کو مقدس ٹھہرایا۔

پھر خدا نے آدم کو باغ عدن میں رکھا۔ اور اس کی تنہائی دور کرنے کے لئے اس کا ساتھی پیدا کیا۔ خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی۔ اور وہ سو گیا۔ اور اس نے اس کی پسلیوں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خدا اُس پسلی سے ایک عورت بنا کر آدم کے پاس لایا۔ وہ ناری کہلائی۔ کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی تھی۔ خدا نے آدم کو حکم دیا کہ باغ کے ہر درخت کے پھل کھایا کرو لیکن نیک و بد کے درخت سے نہ کھانا۔ (بائیبل)

پھر اللہ تعالٰے نے قدرت کاملہ سے کف آب سے پشتہ خاک سرخ

پیدا کیا۔ اسی جگہ پر کہ جہاں اب خانہ کعبہ ہے۔ اور یہ زمین اسی پشتہ
خاک کے چاروں طرف پھیلانے سے پیدا ہوئی۔ زمین پیدا ہوئی کف آب
سے۔ کف آب پیدا ہوا پانی کی موج سے اور موج پیدا ہوئی پانی سے
پانی نکلا ایک دانہ مروارید سے اور مروارید نکلا تاریکی سے۔

خدا نے سات زمینیں پیدا کیں۔ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا۔
خدا نے سات دن پیدا کرکے روز یکشنبہ کو بالائی عرش پیدا کئے
دوشنبہ کو سات طبق آسمان۔ سہ شنبہ کو سات طبق زمین۔ چہارشنبہ
کو تاریکی۔ پنجشنبہ کو منفعت زمین اور جو اس میں ہے جمعہ کے دن آفتاب
ماہتاب۔ سب ستاروں اور سب نوں آسمانوں کو حرکت میں لایا اور
ساتویں روز تمام جہان سے فراغت کی۔

جان پاک حضرت محمدؐ کی قندیل میں عرش معلّے پر تسبیح پڑھتی تھی۔
قطرۂ عرق محمدؐ کا وہاں سے ٹپک کر اس جگہ میں پڑا۔ جہاں اب تربت محمدؐ
ہے۔ حکم الٰہی سے جبریل فرشتہ نے اس خاک پاک کو مشک و عنبر سے
ملا کر اور معطر کرکے پیشانی پر حضرت آدم علیہ السلام کے لگا دی۔۔ لم دن روح
آدم پیدا ہوئی اور اسے قالب آدم میں ڈالدیا گیا۔

آدم کا عالم تنہائی میں کوئی ہم جنس نہ تھا۔ اور وہ بے قرار رہتا تھا۔
خدا نے اسے نیند میں ڈالا۔ اس وقت خدا نے جبریل سے ایک ہڈی
اس کے بائیں پہلو سے نکلوائی۔ اس ہڈی سے حوا کو بنایا جو بڑی حسین تھی
آدم نے نیند سے بیدار ہو کر حوا کا دیدار کیا۔ اور آدم کا حوا کے ساتھ
نکاح کرایا۔ پھر اُن کو بہشت میں رکھا اور تمام دنیا کی نعمتیں بخشیں
خدا نے آدم کو حکم دیا کہ تم اور تمہاری بیوی بہشت میں جاؤ۔ وہاں کی چیزیں

کھاؤ۔ مگر فلاں درخت کا پھل نہ کھانا (تاریخ اسلام)

حضرت آدم سے حضرت ابراہیم تک

بائیبل کہتی ہے کہ آدم اپنی جورو حوا سے ہم بستر ہوا۔ اور حوا نے ایک ایک کر کے تین بیٹے جنے یعنی قابیل۔ ہابیل۔ شیث۔ اس نے دو بیٹیاں بھی جنیں۔ بیٹوں کی بیٹیوں سے شادی ہوئی اور ان سے اولاد پیدا ہو کر نسل آدم بڑھتی گئی۔

تاریخ اسلام میں ذکر ہے۔ کہ حوا حاملہ ہوئی اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنی جن کے نام قابیل اور اقلیما تھے۔ حوا نے پھر ایک بیٹا ہابیل اور ایک بیٹی لبوذا جنی۔ آدم نے قابیل کی بہن کی شادی ہابیل سے اور ہابیل کی بہن کی شادی قابیل سے کر دی اسی طرح حوا کے پیٹ سے اور لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن میں سے ایک بیٹے کا نام شیث تھا اور وہ پیغمبر ہوئے اور ان پر ایک کتاب اُتری۔ اس طور سے آدم و حوا سے انسانوں کی خلقت ہو کر ان کی آبادی ترقی کرتی گئی۔

طوفان نوحؑ

آدم کی نسل سے ایک نوحؑ نبی پیدا ہوا۔ جس کے زمانہ میں بڑا طوفان آیا۔ اور اس سے دنیا تباہ ہو گئی۔ صرف وہ مخلوق باقی رہ گئی۔ جو اس کی کشتی میں سوار ہو گئی۔ اس طوفان کا ذکر بائبل کے علاوہ اسلامی کتب میں بھی مفصل طور سے درج ہے نوحؑ ایک پیغمبر تھا۔ اس کے زمانہ میں انسانوں میں بدی بہت بڑھ گئی۔ اس لئے ان کو سزا دینے کے لئے خدا نے طوفان یعنی زبردست سیلاب بھیجا۔ جو اصحاب اس طوفان کے تفصیلی حالات پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ کتابوں میں پڑھ لیں۔

یہ طوفان اس وقت آیا ۔ جبکہ نوح کی ہدایت پر لوگوں نے عمل نہ کیا ۔ اس وقت خدا نے حکم دیا ۔ کہ تمام انسانوں کو موت کے حوالہ کیا جائے گا ۔ تو ایک کشتی بنا ۔ چنانچہ کشتی بنائی گئی اور بحکم خدا سے اس میں خوراک رکھی گئی ۔ اس میں نوحؑ اپنے خاندان سمیت سوار ہوا ۔ اور اس نے تمام جاندار مخلوق کے جوڑے بھی اس میں رکھ لئے ۔ اس کے بعد سمندر کے تمام سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں چالیس دن اور چالیس رات زمین پہ پانی کی جھڑی لگی رہی ۔ سوائے انسانوں اور دیگر مخلوق کے جو نوحؑ کی کشتیوں میں تھی ۔ باقی تمام انسان اور مخلوق مر گئے یعنی وہ پانی میں غرق ہو گئے ۔ یہ طوفان اس قدر زبردست تھا کہ پانی کی باڑھ ۱۵۰ دن تک زمین پر رہی نوحؑ کی کشتی طوفان آب میں گشت کرتی رہی اور جب طوفان کم ہوا تو کشتی کوہ "ارارات" کے پہاڑ پر ٹک گئی ۔ جب طوفان ختم ہو گیا ۔ اور زمین خشک ہو گئی ۔ تو حکم خدا سے نوحؑ اور دیگر مخلوق کشتیوں سے نکلی اُن ہی سے پھر جانداروں کی نسلیں بڑھیں ۔ اور نوحؑ اور اس کی اولاد کھیتی باڑی اور دیگر کام کاج کرنے لگی اور تمام روئے زمین پر پھیل گئی ۔

طوفان کے بعد نوحؑ ۳۵۰ برس زندہ رہا ۔ اس کی تمام عمر ۹۵۰ برس کی ہوئی ۔ اس کے تین بیٹے سام ۔ حام اور یافت (یافث) ہوئے سام کی اولاد میں ایک شخص تارح ہوا اور اس سے ابراہیم پیدا ہوا

حضرت ابراہیم

ابراہیم کی بیوی کا نام سری (سارہ) تھا ۔ وہ بانجھ تھی ۔

اس کے کوئی فرزند نہ تھا۔ وہ خدا کے حکم کے مطابق اپنے بھتیجے لوط
کے ہمراہ چلدیا۔ اور کنعان میں گیا۔ وہاں خداوند نے اسے دکھائی دیکر
کہا کہ یہی ملک میں تیری اولاد کو دوں گا۔ اس لئے اس نے وہاں ایک
قربانگاہ بنائی۔ وہاں سے وہ مصر گیا۔ اور اس نے بیوی کو جو خوبصورت تھی۔
کہا کہ مصری مجھے مار کر تجھے لے لیں گے اس لئے تو کہنا کہ تو میری بہن ہے
تاکہ تیرے سبب سے میری جان بچ رہے۔ مصر میں سری کے حسن
کا چرچا ہوا تو فرعون نے اسے اپنے گھر میں بلایا اور ابراہیم پر احسان
کیا۔ خدا نے سری کی وجہ سے فرعون کو مار ماری اس لئے اس نے ابراہیم
سے کہا کہ تو نے یہ کیوں نہیں کہا کہ وہ تیری جورو ہے۔ تو نے اسے
بہن بتایا۔ یہاں تک کہ میں نے اسے اپنی جورو بنانے کے لئے لیا اب تو اسے
لے اور چلا جا۔ ابراہیم اپنی بیوی اور لوط وغیرہ کو اور تمام بھیڑ بکریاں
اور مال و دولت لیکر پھر بیت ایل آگیا۔ لیکن وہاں دونوں کے لئے
گنجائش نہ تھی۔ اس لئے لوط تو سدوم کے علاقہ میں چلا گیا۔ اور ابراہیم
کنعان میں رہا۔ پھر خدا نے اس سے وعدہ کیا۔ کہ میں مصر کی ندی سے
لیکر دریا فرات تک ملک اور دیگر علاقے تیری اولاد کو دوں گا۔

سری کی ایک مصری لونڈی ہاجرہ تھی۔ سری نے کہا۔ کہ
خداوند نے مجھے اولاد نہیں دی۔ اب تو ہاجرہ کے پاس جا۔ شاید
اس سے گھر آباد ہو۔ اس لئے ہاجرہ اس کی جورو بنی۔ ہاجرہ حاملہ ہوئی
تو وہ سری کو حقیر جاننے لگی۔ اس پر سری نے ابراہیم سے شکایت کی اور
اس کے کہنے کے مطابق سری نے ہاجرہ پر سختی شروع کی۔ اس وقت
خدا کے فرشتہ نے اسے بتایا کہ تو حاملہ ہے اپنے بیٹے کا نام اسمٰعیل

رکھا۔ چنانچہ جب اس کے بیٹا پیدا ہوا۔ تو اس کا یہی نام رکھا گیا۔

اسماعیل کی پیدائش۔ ختنہ کی رسم

پھر خدا کے حکم سے ابراہیم نے اپنے ہر بیٹے کا ختنہ کرایا اور حکم دیا
کہ میری نسل میں جب کوئی لڑکا ۸ دن کا ہو جائے تو اس کا ختنہ کیا جائے
خود ابراہیم نے بھی اپنا ختنہ کرایا۔

اس کے بعد ابراہیم کی بیوی سارہ سے بھی ایک بیٹا پیدا ہوا جس
کا نام اضحاق (اسحاق) رکھا گیا۔

لوط اور سدوم کی بربادی

ایک دن دو فرشتے لوط کے پاس آئے۔ جبکہ وہ سدوم کے پھاٹک پر
بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ان کو گھر لے گیا۔ اور تواضع کی۔ رات کو جب وہ سو
گئے۔ تو سدوم کے لوگوں نے لوط کا گھر گھیر لیا۔ اور کہا کہ ہم تیرے
مہمانوں (فرشتوں) سے صحبت کریں گے۔ لوط نے کہا کہ ان سے یہ
فعل نہ کرو۔ میری دو کنواری لڑکیاں ہیں۔ جسے پسند کرو اس سے
صحبت کرو لیکن لوگ باز نہ رہ سکے۔ اس لئے فرشتوں نے ان کو اندھا
کر دیا اور لوط سے کہا کہ تو سب اپنی بیٹیوں وغیرہ کے یہاں سے چلا جا
ہم اس شہر کو برباد کریں گے۔ چنانچہ لوط وہاں سے نکل کر صغر میں چلا گیا
اور خدا نے سدوم اور عمورہ پر آسمان سے آگ اور گندھک برسائی
اور دونوں شہروں اور باشندوں کو تباہ کر دیا۔

باپ سے ہمبستری

لوط صغر سے اپنی دونوں بیٹیوں کو لیکر چلا گیا۔ اور ایک غار میں
رہنے لگا۔ وہاں بڑی لڑکی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا

ہے۔ اور زمین پر کوئی مرد ہیں۔ جو جہان کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے آؤ ہم اپنے باپ کو مئے پلائیں اور اس سے ہم بستر ہوں تاکہ باپ کی نسل باقی رہے۔ اس پر انہوں نے باپ کو مئے پلائی۔ اور رات کو بڑی لڑکی باپ سے ہم بستر ہو کے حاملہ ہوئی۔ دوسری رات کو اسی طرح چھوٹی لڑکی حاملہ ہوئی دونوں نے بیٹے جنے اور ان سے لوط کی نسل بڑھی۔

واضح رہے کہ لوط بھی نبی تھے مگر ان کا زمانہ حضرت ابراہیم کی نبوت کے زمانہ ہی میں ہوا۔ اس لئے ان کا ذکر یہاں کر دیا گیا۔ اب ابراہیمؑ کے باقی حالات پر قلم اٹھایا جاتا ہے۔

اسحاق کی پیدائش

سری آخر کار حاملہ ہوئی اور جب حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو سال کی تھی۔ تو سری کے بطن سے بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام اسحاق رکھا گیا۔ ابراہیم نے اس کا حسب دستور ختنہ کیا۔ سری نے بعد میں ابراہیم سے کہا کہ ہاجرہ اور اسماعیل کو نکال دے کیونکہ لونڈی کا بیٹا میرے اسحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے حکم کے مطابق ابراہیم نے صبح ہی ہاجرہ اور اسماعیل کو گھر سے روانہ کر دیا۔ اور انہوں نے بیرسبع کے بیابان میں قیام کیا۔

اسحاق کی قربانی

خدا نے ابراہیم کی آزمائش کے لئے اسے حکم دیا کہ تو میرے نام پر اپنے پیارے بیٹے اسحاق کی قربانی دے۔ چنانچہ ابراہیمؑ رضامند ہو گیا۔ اور پہاڑ پر اپنے بیٹے سمیت گیا۔ وہاں اس نے اسحاق کو باندھا

اور چھری اس کے ذبح کرنے کے لئے پکڑی۔ اتنے میں فرشتے نے کہا کہ لڑکے کو مت ذبح کر۔ میں جان گیا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس لئے کہ تو نے اپنے بیٹے کو اسکے لئے قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا ابراہیم نے آنکھیں اُٹھائیں تو اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا۔ اسے لیکر اس نے سوختنی قربانی کی۔

حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اسلامی کتب میں اور جو واقعات مذکورہ بالا واقعات کے علاوہ ہیں۔ اور جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بڑے دلچسپ ہیں۔ نذر ناظرین کئے جاتے ہیں۔

نمرود کی حکومت

حضرت ابراہیم اور نمرود کا واقعہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ نمرود بڑی قوت اور شوکت رکھتا تھا۔ اس نے اپنی فوج سے شام پر دخل جما لیا جس کے بعد ترکستان کو فتح کر کے نوح کی اولاد کو مطیع کر لیا۔ اور بابل میں جا کر تخت نشین ہوا۔ وہ بڑا مغرور تھا۔ خدا سے کچھ نہیں مانگتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں خود خدا ہوں۔ اس کے دربار میں بہت سے جادوگر اور نجومی بھی تھے۔

نجومیوں کی پیشین گوئی

ایک دن جادوگر اور نجومی افسردہ خاطر بیٹھے تھے۔ نمرود نے اُن سے افسردگی کا سبب پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ خدا تمہاری خیر کرے آج فلک پر عجیب ستارہ نظر آیا ہے۔ جسے ہم نے آج تک کبھی نہ دیکھا تھا۔ نمرود نے پوچھا وہ ستارہ کیسا ہے۔ نجومیوں نے جواب دیا کہ ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ جو تمہاری سلطنت کو تباہ کر دے گا۔

اس نے پوچھا کہ وہ لڑکا ماں کے پیٹ میں کب ٹھہرے گا۔ نجومیوں نے کہا۔ کہ تین رات اور دن بعد۔ اس پر نمرود نے حکم دیا۔ کہ جتنی عورتیں بالغ ہیں آج سے اپنے شوہروں سے ہم بستر نہ ہوں۔

نمرود کا حکم

قصص الانبیاء۔ میں مظہر ہے کہ جس روز نمرود نے یہ حکم دیا۔ اسی رات کو تارح چوبدار ایک ہاتھ میں شمع اور دوسرے میں ننگی تلوار لئے پہرہ دے رہا تھا۔ کہ اس کے دل میں اپنی بیوی سے ہمبستری کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس کی بیوی کے دل میں بھی یہی خواہش ظہور میں آئی اور وہ نمرود کے محل میں خاوند کے پاس آگئی۔ وہاں مباشرت ہو کر نطفہ قرار پا گیا۔ تارح نے بیوی سے کہا کہ یہ راز کسی پر فاش نہ کرے۔

ابراہیم کی پیدائش

صبح کو نمرود نے نجومیوں سے پوچھا۔ کہ کیا آج وہ لڑکا بطن مادر میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے حساب لگا کر کہا کہ ہاں اس کا نطفہ قرار پا گیا۔ اس پر نمرود نے حکم دیا۔ کہ جتنی عورتیں حاملہ ہیں پیدا ہوتے ہی لڑکوں کو مار ڈالیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ مگر تارح کی بیوی نے بچہ شہر سے باہر ایک غار میں جنا اور اسے کپڑے میں لپیٹ کر اور وہیں چھوڑ کر چلی گئی۔ اور سات سال تک اس لڑکے کی جس کا نام ابراہیم رکھا گیا اسی غار میں پرورش ہوئی۔

بت شکنی کا وعدہ

جب آپ نے ہوش سنبھالا تو نمرود کی رعایا کے بتوں کو توڑ دیا۔ اس

پھر نمرود نے آپ کو بلا کر کہا۔ کہ تم نے ہمارے بتوں کو توڑا۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں اگر میں نے یہ کام کیا تو ان بتوں ہی سے پوچھ لو۔ لوگوں نے کہا کہ بت کہیں بات بھی کرتے ہیں۔ ابراہیم نے جواب دیا۔ کہ جب وہ بات نہیں کرتے تو تم اُن کو کیوں پوجتے ہو۔ اس پر سب شرمندہ ہو گئے آپ نے کہا کہ لوگو اس کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو پیدا کیا ہے اور بت پرستی چھوڑ دو۔ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ اس کی لوگوں نے نمرود سے شکایت کی۔

آگ باغ بن گئی

نمرود نے تجویز کیا کہ ایک آتشکدہ تیار کروا دو اس میں ابراہیم کو ڈال دو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آتشکدہ میں ڈال کر آگ بھڑکا دی گئی۔ لیکن ابراہیم کو کوئی ضرر نہ پہنچا۔ خدا کی قدرت سے آگ کے اندر پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ اور جبرئیل ایک تخت نور کا بہشت سے لے آئے۔ بہشتی لباس ابراہیم کو پہنا دیا۔ اور تخت پر بٹھا دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو درخت آگ سے جل گئے تھے وہ تر و تازہ ہو گئے اور ان میں میوے لگ گئے اور حضرت ابراہیم کے تخت کے چاروں طرف پھول کھل گئے گویا ایک باغ بن گیا۔ جسے "گلزار خلیل" کہتے ہیں چونکہ حضرت کا لقب "خلیل اللہ" ہے اسی لئے اس باغ کو گلزار خلیل کہا گیا۔ نمرود کو یہ حالت دیکھ کر سخت افسوس ہوا اور اس نے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے پتھر پھینکے۔ وہ ہوا میں معلق ہو گئے۔ پھر اس زور سے بارش ہوئی کہ اردگرد کی آگ بجھ گئی۔

ہاجرہ کون تھی؟

۴ دن بعد اس آتشکدہ سے نکل کر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف گئے اور ایک شہر میں جا پہنچے۔ دیکھا کہ ہزاروں لوگ میدان میں جمع ہیں کیونکہ وہاں کی بادشاہ کی بیٹی سارہ خاتون اپنی پسند کا خاوند کرنا چاہتی ہے۔ آج سات دن میں اسے کوئی شخص پسند نہیں آیا۔ ابھی آپ وہاں جا پہنچے ہی تھے۔ کہ شاہزادی آگئی اور آپ کو پسند کر لیا۔ آپ کی اس سے شادی ہو گئی۔ جس کے چند روز بعد آپ معہ سارہ شام کی طرف چلے گئے۔ راستہ میں مصر کے حاکم نے آپکی بیوی کی عزت لینا چاہی مگر وہ حکم خدا سے ناکارہ ہو گیا۔ اس نے گناہ کی معافی چاہی۔ اور ایک کنواری صاحبزادی ہاجرہ کو بطور خدمتگذار کے سارہ کو نذر کی۔ حضرت مصر سے معہ بیوی اور ہاجرہ کے چلے آئے اور فلسطین میں آباد ہوئے۔ وہاں آپ نے لوگوں کو احکام شریعت سکھائے۔ اور اُن کی خواہش کے مطابق اس جگہ ایک قبلہ بنایا۔ جہاں اب بیت المقدس ہے۔ لوگ اس قبلہ کی طرف منہ کر کے خدا کی عبادت کرتے تھے۔

حج میں حاجیوں کی دوڑ

حضرت ابراہیم نے اپنی بیوی سارہ کے کہنے سے ہاجرہ اور اسمٰعیل کو جنکو مسلمان "ذبیح اللہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں ایک اونٹ پر بٹھایا اور دوسرے پر آپ سوار ہوئے اور بیت المقدس سے روانہ ہو کر اس مقام پر پہنچے۔ جہاں اب عرب میں مسلمانوں کا خانۂ کعبہ ہے آپ نے ہاجرہ سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں آتا ہوں۔ ہاجرہ اسمٰعیل کو لئے ہوئے وہاں بیٹھی رہیں۔ اور ابراہیم دلگیر ہو کر روتے ہوئے ملک شام کی طرف چلے گئے۔ جب آپ واپس نہ آئے اور آفتاب گرم ہوا اور ہاجرہ کو

پیاس نے ستایا تو وہ کوہ صفا اور کوہ مروہ کی طرف دوڑیں۔ مگر کہیں پانی
نہ دیکھا۔ اسی طرح وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات مرتبہ
دوڑیں۔ مگر پانی کہیں نہ ملا۔ ہاجرہ کی دوڑ اہل سنت مسلمانوں کے
مذہب میں حاجیوں کے اوپر سنت ہو گئی اور وہ حج میں جو رسوم ادا کرتے
ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ دوڑ بھی کہ وہ سات مرتبہ ان دونوں پہاڑیوں
کے درمیان دوڑتے ہیں۔ جب ہاجرہ اسمعیل کو اس مقام پر جہاں چاہ
زمزم ہے لٹا کر پانی کی تلاش میں صفا و مروہ میں دوڑ لگا کر واپس آئیں
تو دیکھا۔ کہ جس جگہ حضرت اسمعیل نے پیاس کی تکلیف سے ایڑیاں رگڑی
تھیں۔ وہاں سے پانی کا ایک چشمہ نکل رہا ہے تو آپ نے پانی پیا۔ اور شکریہ
ادا کیا۔ کچھ مدت بعد حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیلؑ کے دیکھنے
کا اشتیاق پیدا ہوا اور وہ اُن کے دیکھنے کے لئے گئے

اسماعیلؑ کی قربانی کا قصہ

حضرت ابراہیم نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تم اپنی سب سے
عزیز چیز یعنی فرزند اسماعیل کی قربانی دو۔ آپ اسماعیل کو لیکر چلدیئے
اور اسماعیل کو جب آپ کا ارادہ معلوم ہوا تو وہ قربان ہونے پر آمادہ
ہو گئے۔ ایک مقام پر آپ اسماعیل کو لے گئے اور اُن کے ہاتھ پاؤں
باندھ کر اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر چھری اسماعیل کی حلق پر چلائی
مگر کئی بار چلانے پر بھی حلق نہ کٹا۔ اس وقت حضرت جبرئیل نے ایک
دُنبہ سامنے رکھدیا اور اسماعیلؑ کو ہٹا لیا۔ ابراہیمؑ نے چھری چلائی
اور دُنبہ ذبح ہو گیا۔ اس وقت سے دنبہ کی قربانی سنت ابراہیم ہوئی
جو اب تک مسلمانوں میں کی جاتی ہے۔ اور وہ حج کے دنوں میں اس جگہ قربانی

کرتے ہیں۔ جس مقام کو منا بازار کہتے ہیں۔ شیطان نے اسماعیل
کو قربانی نہ کرانے کے لئے رائے دی تھی۔ جس کا حال اسماعیلؑ نے ابراہیم
سے کہہ دیا۔ آپ نے جواب دیا شیطان کو پتھر مارو۔ اسماعیل نے ایسا ہی
کیا۔ یہ رسم بھی سنت ہو گئی اور اب مسلمان حاجی حج میں اس طرف پتھر
پھینکتے ہیں۔ جس طرف کہ اسماعیلؑ نے شیطان پر پتھر پھینکے تھے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر

اسماعیل کی قربانی کے واقعہ سے کچھ عرصہ بعد حضرت جبرئیل کی معرفت
پیغام آیا۔ کہ اس مقام میں خانہ کعبہ بناؤ۔ چنانچہ آپ نے وہاں خانہ
کعبہ بنایا۔ جہاں چشمہ زمزم تھا۔ وہاں شہر مکہ بن گیا۔ اس کے
نزدیک شہر طائف آباد ہوا اور فرشتوں نے سب سے اول سات
بار اس کعبہ کے گرد طواف کیا۔ (چکر لگایا) اس لئے اس آبادی
کا نام طائف ہو گیا۔ اب حاجی حج میں خانہ کعبہ کے گرد بطور سنت
سات مرتبہ طواف کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ سے حضرت یوسفؑ تک

حضرت ابراہیم کے ہاجرہ سے تو اسمٰعیل پیدا ہوا۔ اور سارہ سے اسحاق
ابراہیم کی ایک اور بیوی بھی تھی۔ اور اس سے بھی اولاد ہوئی۔

حضرت اسمٰعیل کا ذکر

حضرت اسماعیل عرب میں رہ گئے۔ بائیبل میں اُن کا نسب نامہ اُن
کی اولاد کے نام اور اولاد کی بستیوں اور قلعوں کے نام درج ہیں۔
اس سے زیادہ ذکر نہیں۔ لیکن قصص الانبیاء میں اُن کا ذکر ہے مگر
بہت ہی مختصر۔ وہ یہ کہ حضرت اسماعیل ہر سال مکہ سے اپنے والد کی
قبر کی زیارت کے لئے شام جاتے جہاں وہ اپنے بھائیوں اسحاق وغیرہ
سے ملتے اور مکے واپس آجاتے تھے۔ آپ کی بیوی مکہ کے شریفوں کی
نسل سے تھی، جس سے بارہ لڑکے پیدا ہوئے۔ آپ نے حکم خدا سے مغرب
کے علاقہ میں بت پرستوں کو ۵۰ سال تک ہدایت کی جس سے وہ مومن
بن گئے۔ آپ کے بیٹوں میں سے صرف دو مکہ میں رہ گئے۔ باقی دیگر
ممالک میں چلے گئے۔ مکہ میں جو دو رہ گئے تھے۔ زیادہ تر اہل عرب انہی
کی اولاد سے ہیں۔ آپ نے ۱۳۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت اسحاق

ابراہیم کے دوسرے فرزند اسحاق کی شادی ابراہیم کے خاندان
ہی میں ہوئی۔ یعنی آپ کا بھائی عود تھا۔ اس سے جو بیٹا بتوایل پیدا ہوا
اس کی حسین لڑکی ربقہ سے اسحاق بیاہے گئے تھے۔

جن دنوں فلسطین میں دوسرا قحط پڑا۔ تو اسحاق علاقہ جرار میں مقیم رہے وہاں کے باشندوں نے آپ سے آپ کی جورو کی نسبت پوچھا کہ کون ہے آپ نے کہا کہ میری بہن ہے آپ ڈرتے تھے۔ کہ اگر جورو کو جورو کہیں گے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جرار کے لوگ آپکو قتل کر دیں گے۔ ایک دن فلسطیوں کے بادشاہ ابی ملک نے جھروکہ سے دیکھ لیا۔ کہ اسحاق اپنی بیوی سے اختلاط کرتا ہے پھر اسنے آپ سے کہا کہ تم نے اسے اپنی بہن کیوں کہا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ اس لئے جورو نہیں کہا۔ کہ کہیں اسکی خاطر مارا نہ جاؤں۔ اس پر بادشاہ نے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ جو کوئی اسحاق یا اس کی بیوی کو چھوئے گا۔ مارا جائیگا۔ جرار میں رہ کر کھیتی باڑی کر کے اسحاق بہت مالدار ہو گئے تو بادشاہ نے کہا۔ کہ ہمارے پاس سے چلے جاؤ کیونکہ تم ہم سے زیادہ زور آور ہو گئے ہو۔ اس لئے آپ وہاں سے چلے گئے۔ اور وادی میں قیام کیا۔

چونکہ اسحاق سے اس کے بیٹے نے فریب سے برکت حاصل کی تھی۔ جسے اسحاق اپنے بڑے بیٹے عیسو کو دینا چاہتے تھے اس لئے عیسو یعقوب سے ناراض ہو گیا۔ اور اپنی ماں کے مشورہ کے مطابق اپنے ماموں لابن کے پاس حاران میں چلا گیا تاکہ عیسو اسے قتل نہ کر سکے لابن یعقوب سے محبت کے ساتھ پیش آیا۔ وہاں وہ سات سال رہا۔ اور خدمت کی۔ جس کے عوض لابن نے اپنی دونوں بیٹیاں لیاہ اور راخل اسے ایک دوسری کے بعد بیاہ دیں ان میں سے لیاہ سے اولاد ہوئی۔ مگر راخل سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ اس پر اس نے اپنی لونڈی کو یعقوب کے پاس بھیجا۔ اور اس سے جو لڑکا پیدا ہوا

راخل نے اسے بیٹا سمجھا۔ بعد میں خود راخل حاملہ ہوئی۔ اور اس سے جو بیٹا پیدا ہوا۔ اس کا نام یوسف رکھا گیا۔

یعقوب لابن کے یہاں سے مع بیوی بچوں اور مویشی کے چل دیا راستہ میں اس کی ملاقات بڑے بھائی عیسو سے ہوئی۔ اور یعقوب کنعان کے ملک سالم میں آباد ہوا۔ وہاں اس کی بیٹی رقیہ کو اس ملک کے امیر حموری کا لڑکا لے گیا۔ اور اس کی بے حرمتی کی اور اسے جورو بنا لیا۔ اس پر یعقوب کے دو بیٹوں نے حموری اور اس کے بیٹے سکم کو قتل کیا اور شہر غارت کیا۔ حموری کا سب کا کچھ لوٹ لیا اور ان کے بچوں اور جوروں پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں سے چل کر کئی مقامات پر ہوتا ہوا اپنے باپ اسحاق کے پاس پہنچ گیا۔

یوسف کی فروخت

یعقوب نے کنعان کی زمین میں قیام کیا۔ جہاں اس کا ۱۷ سالہ لڑکا یوسف اپنے بھائیوں کے ساتھ گلہ چراتا تھا۔ لیکن اس کے بھائی اس کے خوابوں سے جن میں اس کی عظمت کا ذکر تھا حسد کرنے لگے اور انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے اسکی بوقلموں قبا اتار لی۔ اور اسے برہنہ کر دیا۔ اور اسے ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا جس میں ایک بوند پانی نہ تھا۔ اس کے بعد جب وہ روٹی کھانے بیٹھے تو دیکھا کہ قافلہ مصر جا رہا ہے اس پر یہوداہ نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ یوسف کو مارنے سے کیا فائدہ اسے اسماعیلی قافلہ کے ہاتھ فروخت کر دیں چنانچہ انہوں نے اسے کنوئیں سے نکالا۔ اور

اسماعیلیوں کے ہاتھ ۲۰ روپیہ میں فروخت کر دیا۔ اور اس طرح حضرت یوسف مصر پہنچ گئے۔ اس کے بعد بھائیوں نے بکری کا بچہ قتل کیا اور یوسف کی قبا پر خون ڈالا اور باپ یعقوب کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ یہ یوسف کی قبا جنگل میں ملی ہے اسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہے یعقوب کو بڑا رنج ہوا اور وہ غم میں مبتلا ہو گیا۔

مصر میں فروخت

مصر میں فوطیفار مصری جو فرعون کا ایک امیر اور جلو دار تھا اُسنے یوسف کو خرید لیا۔ چونکہ یوسف اقبال مند تھا۔ اس لئے اس کی برکت سے اس کا آقا بھی اقبال مند ہو گیا اس لئے وہ یوسف سے اسقدر خوش ہوا کہ اس نے اپنا سب کچھ یوسف کے سپرد کر دیا۔

یوسف قید میں

اس کے بعد آقا کی بیوی کی نظر یوسف پر لگ گئی۔ اس کی نیت بدل گئی۔ اور اس نے یوسف سے کہا کہ میرے ساتھ ہم بستری کرو یوسف نے کہا کہ میرے آقا نے سب کچھ میرے اختیار میں کر دیا سوائے تیرے کیونکہ تو اس کی بیوی ہے پھر میں ایسی بدذاتی کیوں کروں اور خدا کا گنہگار بنوں۔ آقا کی بیوی روز یوسف کو ہم بستری کیلئے کہتی رہی۔ مگر یوسف نے نہ مانا۔ ایک دن جب یوسف ایک کام سے گھر کے اندر گیا۔ تو گھر میں سوائے آقانی کے اور کوئی نہ تھا اس نے یوسف کا پیرہن پکڑ کر کہا کہ میرے ساتھ ہم بستری کر یوسف اپنا پیرہن اس کے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگا۔ اور باہر نکل آیا۔ اس پر اس عورت نے اپنے گھر کے لوگوں کو بلا کر کہا کہ یوسف نے مجھ سے اپنے ساتھ ہم بستر ہونے

کرنے کو کہا۔ میں چلانے لگی۔ تو اپنا پیرہن چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد جب آقا گھر گیا۔ تو اس کی عورت نے بھی باتیں اس سے کہیں۔ اس پر آقا کو یوسف پر بڑا غصہ آیا اور اس نے اسے قید میں ڈالدیا۔

فرعون کے خواب

اسی جیل میں فرعون کا ساقی قید کیا گیا۔ اس نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کو یوسف سے تعبیر پوچھی اس نے تعبیر بتائی۔ جو بالکل سچ نکلی یعنی تین دن میں ساقی کو پھر اس کے منصب پر بحال کیا گیا۔ اس کے دوسرے سال خود فرعون نے ایک خواب دیکھا کہ وہ لب دریا کھڑا ہے دریا سے سات موٹی اور خوبصورت گائیں نکلیں اور نیستان میں چرنے لگیں اس کے بعد سات بدشکل اور دبلی پتلی گائیں دریا سے نکلیں اور انہوں نے موٹی گائیوں کو کھا لیا۔

اس کے بعد فرعون سو گیا۔ تو دوسرا خواب نظر آیا۔ کہ ایک ڈنٹھل میں اناج کی سات بھری ہوئی اور اچھی بالیں نمودار ہوئیں اس کے بعد سات پتلی اور مرجھاتی ہوئی بالیں نکلیں اور وہ پہلی بالوں کو نگل گئیں فرعون نے خوابوں کی صحیح تعبیر صبح مصر کے دانشمندوں اور جادو گروں سے دریافت کی۔ مگر کوئی بھی خواب کی تعبیر نہ بتا سکا۔ اس وقت ساقی نے فرعون سے یوسف کا ذکر کیا۔ اور فرعون نے یوسف کو بلایا اور اس سے اپنے خواب بیان کئے۔ یوسف نے جواب دیا۔ کہ دونوں خواب ایک ہی ہیں سات اچھی گائیں اور اچھی بالیں خوشحالی کے سات سال ہیں۔ یعنی سات سال خوشحالی رہے گی۔ پھر سات سال قحط پڑے گا۔

یوسف مصر کا حاکم

فرعون نے یوسف کو تمام ملک کا منتظم مقرر کیا۔ اس وقت یوسف
کی عمر تیس سال تھی۔ اس نے تمام ملک کا انتظام کیا۔ اول سات سال
میں کھانے پینے کی چیزیں جمع کیں اس کے بعد سات خشک سال آئے
اور گرانی ہوئی اور لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ تو یوسف نے ان کو
ہلاکت سے بچا دیا۔

بھائیوں کی مصر میں آمد

جب یعقوب نے سنا کہ مصر میں غلہ بہت ہے تو اپنے بیٹوں کو وہاں
غلہ لانے کے لئے بھیجا وہ یوسف کے حضور میں حاضر ہوئے اس
نے ان کو پہچان لیا۔ مگر انہوں نے یوسف کو نہ پہچانا۔ یوسف نے ان
سے کہا کہ تم جاسوس ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں ہم بارہ بھائی
کنعان کے ایک ہی شخص کے بیٹے ہیں چھوٹا باپ کے پاس ہے
ایک ملتا نہیں ہے یوسف نے کہا جب تک اپنے چھوٹے بھائی کو نہ
لاؤ گے یہاں سے جانے نہ پاؤ گے۔ یوسف نے ان کو تین دن
قید میں رکھ کر کہا۔ کہ سوائے ایک کے باقی چلے جاؤ۔ اور غلہ لے جاؤ
پھر اپنے چھوٹے بھائی کو یہاں لاؤ تاکہ تمہاری باتیں ثابت ہوں اور تم
نہ مرو۔ چنانچہ وہ چلے گئے۔ اور ایک بورے میں اناج کے ساتھ
ان کی نقدی بھی رکھدی گئی۔ وہ اپنے باپ کے پاس گئے۔ اور اس سے
تمام ماجرا بیان کیا۔ چنانچہ وہ پہلی نقدی اور کچھ تحائف اور بھائی کو لیکر
دوبارہ مصر گئے۔ جس کا نام بنیامین تھا۔ وہ سب یوسف کے حضور میں

حاضر ہوئے یوسف نے حکم دیا۔ کہ اُن سب کے بوروں میں غلہ بھر دو اور
ان کی نقدی بھی بوروں میں رکھدو۔ مگر سب سے چھوٹے کے بورے
میں میرا پیالہ بھی رکھ دو۔ وہ صبح کو چل دئیے اور یوسف کے حکم سے
داروغہ نے ان کا تعاقب کیا۔ اور ان سب کو واپس لایا۔ تلاشی لی گئی
اور یوسف نے کہا کہ جس کے بورے سے میرا پیالہ نکلا ہے وہی میرا
غلام ہوگا۔ باقی اپنے باپ کے پاس سلامت چلے جائیں۔

خود کو ظاہر کر دیا

اس کے بعد اور باتیں ہوئیں اور اسوقت یوسف سے ضبط نہ
ہو سکا۔ اور اس نے اپنے آپ کو ان پر ظاہر کر دیا۔ اس نے کہا۔
کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ وہ جسے تم نے قافلہ کے ہاتھ
فروخت کیا تھا۔ لیکن خدا نے مجھے تمام مصر کا حاکم بنا دیا اب تم جاؤ
اور میرے باپ کو میرے پاس لاؤ۔ اور اس سے کہو کہ اس کے لڑکے اور
مویشی بھوکوں سے نہ مریں گے۔ ابھی قحط کے پانچ سال باقی ہیں اس کے
بعد یوسف اپنے بھائی بنیامین کے گلے لگ کر رویا اور بنیامین بھی رو دیا
پھر وہ سب بھائیوں سے ملکر رویا۔ پھر سب آپس میں باتیں کرنے
لگے۔ پھر اس نے ان کو تحائف اور کپڑے دئیے۔

باپ کو خوشخبری

اس کے بعد بھائی اپنے وطن گئے اور باپ کو خوشخبری سنائی کہ
یوسف زندہ ہے اور تمام ملک مصر کا حاکم ہے اس کے بعد یعقوب
اپنے سب نسل سمیت مصر میں آ گیا۔ اور فرعون کے حکم سے ان کو زمینیں
دی گئیں اور وہ سب زمین اور مویشیوں کے مالک ہوئے۔

اس کے تیرہ سال بعد حضرت یعقوب مصر میں فوت ہو گئے۔ اور یوسف اپنے باپ کی لاش کو کنعان کی زمین میں فرعون سے اجازت لے کر دفن کر نے گیا۔

مصر میں سکونت

جب بھائیوں نے دیکھا کہ ان کا باپ مر گیا ہے اسلئے یوسف ان سے بدی کا بدلہ لیگا۔ اس لیئے انہوں نے معافی مانگی۔ اس نے جواب دیا کہ درست۔ میں تمہاری اور تمہارے لڑکوں کی پرورش کروں گا اس کے بعد یوسف اور اس کے خاندان کے لوگوں نے مصر میں سکونت اختیار کی۔ یوسف کی عمر ایک سو دس برس ہوئی۔ اور اس کے بعد وہ فوت ہو گیا (بائیبل)

یہ تو ہیں وہ حالات جو بائیبل میں حضرت ابراہیم سے لیکر حضرت یوسف تک کے درج ہیں۔ اب ذرا اسلامی کتابوں کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ جو درج ذیل ہے۔

حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب

حضرت اسماعیل کا ذکر تو قصص الانبیاء سے اوپر درج ہو چکا ہے اب حضرت اسحاق و حضرت یعقوب کا حال بھی سنو جس میں صرف وہ باتیں درج ہیں جو بائیبل میں نہیں ہیں سلتے ہوئے حالات قلم انداز کر دیئے گئے۔ اسلامی کتب میں یعقوب کی دونوں بیویوں کے نام جو ان کے ماموں کی بیٹیاں تھیں لیا اور راحیل درج ہیں اور یوسف کے چھوٹے سگے بھائی کا نام بنیامین درج ہے حضرت یعقوب کے کل بارہ بیٹے پیدا ہوئے جن میں دو راحیل کے بطن سے تھے۔

حضرت یوسف سے حضرت یعقوب محروم ہو گئے۔ تو عبادت میں مشغول ہوئے اور غم کے مارے روتے روتے آپ کی آنکھیں جاتی رہیں۔ جب آپ کو جبرئیل فرشتے سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف سلامت ہیں تو آپ کی تسلی ہو گئی۔ مگر درد فرقت سے بے چین رہتے تھے۔

مصر میں اعلان فروخت

جب قافلہ مصر میں پہنچ گیا۔ تو یوسف کے مالک نے اس کی اتنی زیادہ قیمت لگائی۔ کہ کوئی نہ دے سکا۔ مگر عزیز مصر نے جو بادشاہ مصر کا مختار تھا۔ اس سے بھی دگنی قیمت دیکر آپ کو خرید لیا۔ اور گھر جاکر اسے زلیخا کے حوالے کر دیا۔ اور کہا کہ تم اسے بطور فرزند اچھی طرح رکھو۔ غلام کے طور پر نہ رکھو۔ زلیخا آپ کو دیکھ کر مفتون ہو گئی۔ اور بڑے پیار سے رکھنے لگی۔ اچھا کھلاتی اچھا پہناتی۔ سات سال بعد زلیخا کی طاقت صبر جاتی رہی وہ آرزو سے مدعا کرتی تھی مگر آپ التفات نہ کرتے تھے۔

زلیخا کا ہفت خانہ

جب زلیخا تنگ آگئی اور ہمسایہ کی ایک بوڑھی عورت نے اس سے پوچھا کہ تو بیقرار سی ہے تیری صورت بدل گئی اس میں کیا ماجرا ہے۔ تو زلیخا بولی۔ کہ غلام عبرانی کے عشق نے مجھ کو غمزدہ کر دیا ہے۔ مگر وہ ایسا سنگدل ہے کہ میری طرف ایک نظر بھی نہیں دیکھتا۔ اس عورت نے ایک ہفت خانہ بنایا جو آراستہ تھا۔ اور مزین۔ اس میں ہر طرف ایک جا بہم تصاویر منقوش تھیں کوئی جگہ ان تصاویر سے خالی نہ تھی۔ اس کو خوب معطر کیا۔ زلیخا اس کے اندر یوسف کو لے گئی۔ اور دروازے بند کر دیئے اور مباشرت پر کمر باندھی۔ بعض جگہ دونوں کی جفت

تصاویر تھیں۔ اس وقت حضرت یوسف کو کچھ خوف دامنگیر ہوا۔ اور وہ بھاگے۔ زلیخا نے تعاقب کیا۔ اور بال و منہ پریشان کرکے یوسف کا دامن پیچھے سے پکڑ کر پھاڑ چیر ڈالا۔ اسوقت دروازے خودبخود کھل گئے۔ یوسف کی ٹوپی سر سے گر پڑی اور سر کے بال پریشان ہو گئے۔ زلیخا کے سر کے بال الجھ گئے۔ وہ ننگے بدن تھیں اسوقت عزیز مصر نے دونوں کو دیکھ لیا۔ زلیخا نے عزیز سے کہا۔ کہ تم نے ایسا غلام اپنے گھر میں رکھا ہے جسنے میرے ساتھ بدفعلی کی اور دیکھ میرا کیا حال کیا ہے۔

حضرت یوسف قید میں

عزیز مصر نے یوسف کو ملامت کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں بے گناہ ہوں میں پیچھا چھڑا کر بھاگا۔ زلیخا نے پیچھے سے دامن پکڑ کر پھاڑ دیا۔ کرتہ واقعی پیچھے سے پھٹا ہوا تھا۔ عزیز مصر کو یوسف کی بیگناہی کا یقین ہو گیا۔ اور اس نے زلیخا سے کہا کہ قصور تمہارا ہے اس سے توبہ کرو۔ اس کے بعد چند عورتوں نے حضرت یوسف کو سمجھایا کہ آپ کیوں مالکہ پر رحم نہیں کرتے ہمیں ڈر ہے کہ آپ عتاب میں پڑ کر قید میں نہ جائیں یوسف نے جواب دیا کہ خدا کرے کہ میں قید میں جاؤں۔ وہ بہتر ہے تمہاری اس صحبت سے۔ اس کے بعد یوسف کو قید میں ڈالدیا گیا۔

قید میں سات سال

اسی قید خانہ میں بادشاہ کا ساقی بھی بند کیا گیا اس نے خواب دیکھا یوسف نے اس کی جو تعبیر بیان کی وہ پوری اتری اور اسے قید سے رہائی مل گئی۔ یوسف سات سال اسی قید خانہ میں رہے۔ جہاں آپ عبادت کرنے اور لوگوں کو وعظ کرتے تھے۔ اور زلیخا ان کے غم وا ندوہ ... میں

رات دن پیچ تاب کھاتی رہتی تھی۔ پانچ عورتیں جو آپ پر فدا تھیں۔ روز قید خانہ میں آپ کو کھانا پہنچاتی تھیں آپ اس میں سے کچھ کھا لیتے تھے اور باقی قیدیوں کو بانٹ دیتے تھے۔

مصر کا مختار کل

اس کے بعد شاہ مصر ملک ریان نے وہی خواب دیکھا۔ جس کا بائیبل میں ذکر آیا۔ اسوقت ساقی نے بادشاہ سے حضرت یوسف کا ذکر کیا۔ بادشاہ نے آپ کے چال چلن کی تصدیق کی تو نہایت نیک ثابت ہوا۔ خود زلیخا نے بادشاہ سے اقبال کیا۔ کہ اے بادشاہ تم ان دعورتوں) سے کیا پوچھتے ہو جو کچھ بھی خطا ہے وہ میری ہے میں آپ سے اقرار کرتی ہوں کہ یہ گناہ مجھ سے صادر ہوا ہے اور یوسف کو بے گناہ قید میں ڈالا ہے یہ حالات سن کر بادشاہ نے حضرت یوسف کو زندان سے بلایا اور تمام ملک کا انتظام ان کے سپرد کر دیا گویا آپ مختار کل ہو گئے۔ جب عزیز مصر کا انتقال ہوا۔ تو آپ کے قبضہ میں خزائن سلطنت بھی آ گئے۔ اور بادشاہ نے گوشہ نشینی اختیار کی۔ یوسف کے نام کا سکہ مصر میں جاری کیا گیا۔

زلیخا سے نکاح

زلیخا یوسف کے غم میں روتے روتے ضعیف و بوڑھی ہو گئی۔ اس کی دونوں آنکھوں کی روشنی جاتی رہی لونڈیاں اسے ہر روز ڈولی میں بٹھا کر یوسف کے راستہ میں رکھدیتی تھیں ایکدن زلیخا نے یوسف کو آواز دی آپ نے گھوڑا کھڑا کر کے پوچھا زلیخا۔ یہ کیا حال ہے۔ کہاں ہے وہ تیرا حسن و جمال۔ بولی کہ عشق نے سب برباد کر دیا۔ مگر اب تک تمہارا وہی

عشق قایم ہے حضرت نے اسے نصیحت کرکے مومنہ بنادیا اور وہ خدا کی طرف راغب ہوگئی۔ اسوقت یوسف نے زلیخا سے خواہش کی اور اپنی خواہش سے اسے آگاہ کیا۔ اسی طرح چالیس دن گذر گئے۔ کہتے ہیں کہ اس چالیس دن کے اندر یوسف نے اتنا درد زلیخا کے لیے کھینچا۔ کہ زلیخا نے چالیس برس میں اتنا نہ اٹھایا تھا۔ ملک ریان نے زلیخا کے پاس آدمی بھیجے اس کے بعد اس نے نکاح قبول کیا اور یوسف سے نکاح ہوگیا۔ اور وہ جوان ثابت ہوئی اور دوشیزہ تھی۔ دونوں آرام کی زندگی بسر کرنے لگے اور اُن کے دو لڑکے پیدا ہوئے جب ملک ریان بوڑھا ہوگیا تو تمام کاروبار یوسف کو سپرد کرکے خود علیحدہ ہوگیا۔

بھائیوں سے جنگ

اس کے بعد بھائیوں کے مصر میں جانے اور ایک پیالہ کے بنیامین کے بورے سے نکلنے کے حالات وہی ہیں۔ جو بائیبل میں درج ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی قصص الانبیاء میں آیا ہے کہ بنیامین کو پیالہ کے سلسلہ میں یوسف نے مصر میں روک لیا۔ تو بھائیوں نے جنگ کا ارادہ کیا اور شہر پر حملہ آور ہوئے۔ انہوں نے قیامت برپا کردی مصری فوج نے شکست کھائی۔ لیکن جب یوسف نے حضرت ابراہیم کی دستار بطور معجزہ ان کو دکھائی۔ تو تمام بھائی سست اور کمزور ہوگئے۔ اور حضرت یوسف نے ایک ہی حملہ کرکے ان سب کو پکڑ لیا۔ اسوقت بھائیوں کو خیال ہوا۔ کہ مصر میں کوئی اور شخص ہمارے مقابلہ کا نہیں ہے۔ یہ حاکم مصر یا تو ہمارے ہی خاندان سے ہوگا۔ یا اس نے ہمارے بزرگوں سے کچھ بزرگی حاصل کی ہوگی۔

خاندان کا مصر میں قیام

اس کے بعد حضرت یوسف نے اپنے آپ کو بھائیوں پر ظاہر کر دیا اور بھائیوں کو باپ کے لانے کے لیئے روانہ کیا۔ اور اپنا پیراہن دیا تاکہ اسے باپ کی آنکھوں سے لگائیں کیونکہ اس سے آنکھیں کھل جائیں گی باپ اور یوسف کا تمام خاندان مصر میں آ گیا۔ اور دریائے نیل کے کنارے بڑی بڑی عمارات میں مقیم ہوا۔ اسوقت بھائیوں نے اپنی بد سلوکی کا اقرار کیا جو حضرت یوسف سے کی گئی تھی۔ اور معافی مانگ لی۔

حضرت یوسف سے حضرت موسیٰ تک

جب مصر میں اسرائیل کی اولاد پھلی پھولی اور فراواں ہوئی۔ تو نئے بادشاہ مصر نے مصریوں سے کہا کہ بنی اسرائیل ہم سے زیادہ طاقتور ہیں کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ وہ ہمارے دشمنوں سے مل کر ہم سے ہی لڑیں اور ہم ملک سے نکل جائیں اسلیئے بادشاہ نے بنی اسرائیل پر محاصل لگانے والے حکام مقرر کیئے تاکہ وہ ان کو سخت کاموں کے ذریعہ ستائیں۔ مگر اس پر بھی بنی اسرائیل کی تعداد بڑھتی گئی۔ پھر شاہ مصر نے عبرانی دائیوں کو حکم دیا کہ اگر اسرائیلیوں میں بیٹا پیدا ہو تو اسے ہلاک کر دو۔ لیکن دائیوں نے خوفِ خدا سے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ جب لاوی کی عورت نے بیٹا جنا تو اسے سرکنڈوں کی ٹوکری میں رکھ کر دریا میں

چھوڑ دیا گیا۔ اور فرعون کی بیٹی نے جو دریا میں غسل کرنے اتری۔ اس ٹوکری کو بچایا اور اس میں سے جو لڑکا نکلا اسے پرورش کر کے اسکا نام موسیٰ رکھا

مصر جانے کا حکم

اس کے بعد موسیٰ نے ایک مصری کو جو عبرانیوں پر سختی کرتا تھا۔ مار ڈالا۔ شاہ مصر نے اسے اپنے حضور بلایا مگر موسیٰ وہاں سے بھاگ کر مدیان آ گیا جہاں کے کاہن نے اپنی بیٹی صفورہ سے موسیٰ کا نکاح کر دیا۔ جس سے ایک بیٹا جیرسون نامی پیدا ہوا۔ موسےٰ اپنے سسر کے گلہ کی نگہبانی کرتا تھا کہ ایک دن حرب پہاڑ پر ایک درخت سے آگ روشن ہوئی۔ اور اس میں سے آواز آئی۔ کہ موسےٰ میرے پاس آ۔ میں تیرے باپ دادا کا خدا ہوں۔ مصر میں اسرائیلیوں پر بہت ظلم ہوتا ہے میں تجھے مصر بھیجتا ہوں۔ تو ان کو مصر سے نکال لا۔

مصر میں داخلہ

اس کے بعد خدا نے موسےٰ کو یہ معجزہ دکھانے کی قدرت عطا کی کہ جب وہ اپنے ہاتھ کا عصا زمین پر پھینک دیتا تھا تو وہ سانپ بن جاتا تھا اور جب وہ سانپ کی دم پکڑ کر اُسے اٹھاتا تھا۔ تو وہ پھر عصا بن جاتا تھا۔ ایک اور معجزہ بتایا ان کو دیکھ کر موسیٰ مصر گیا۔ اور ہارون سے مل کر معجزے بیان کئے۔ پھر بنی اسرائیل کے تمام لوگوں کو جمع کر تمام باتیں اور معجزے بیان کئے اور خدا کا شکریہ ادا کیا۔

مصر سے روانگی

موسےٰ فرعون کے آگے گیا اور کہا کہ بنی اسرائیل کو بیابان میں جا کر خدا کی عبادت کرنے دے مگر اس نے اجازت نہ دی۔ بلکہ سختی

کی ۔اس لئے خدا نے فرعون کو کئی معجزات دکھلائے جو موسےٰ اور ہارون کے ہاتھوں سے ظہور میں آئے ۔مثلاً عصا مارنے سے دریا کا پانی لہو ہو گیا مچھلیاں مر گئیں ۔ مینڈک کثرت سے پیدا ہو کر فرعون اور آدمیوں پر چڑھنے لگے موسےٰ نے فرعون کے کہنے سے مینڈک دور کئے پھر جوئیں پیدا کی گئیں پھر مچھروں کے غول پیدا کئے ۔ پھر آدمیوں اور مویشیوں کے جسموں پر پھوڑے نکلے پھر ٹڈیوں کا حملہ ہوا۔ پھر آندھی کا طوفان آیا۔ فرعون ہر معجزہ دیکھ کر موسےٰ سے کہتا کہ اسے ٹالدو اور اپنی قوم کو قربانی کے لئے لیجاؤ۔ مگر مصیبت ٹلتے ہی پھر ارادہ بدل لیتا۔ آخر کار تنگ آکر فرعون نے بنی اسرائیل کو جانے کی اجازت دیدی ۔ اور وہ مصر سے نکل گئے ۔ اور کنعانیوں حتیوں اور اموریوں کے ملک میں آباد ہوئے ۔

فرعون اور اس کے آدمی ہلاک

موسیٰ مصر سے روانگی کے وقت حضرت یوسف کی ہڈیاں اپنے ہمراہ لیگیا جب فرعون سے اس کے خادموں نے کہا۔ کہ بنی اسرائیل تو بھاگ گئے ہیں تو اس نے مع اپنے آدمیوں کے ان کا تعاقب کیا ۔ اسوقت خدا نے موسےٰ کو ایک معجزہ دکھانے کی قدرت دی ۔ موسےٰ نے اپنا عصا اٹھایا اور اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا۔ جس سے پانی کے دو حصے ہو گئے ۔ بنی اسرائیل اس میں ہو کر زندہ نکل گئے ۔ مگر جب مصری تعاقب کے لئے آگے بڑھے اور جونہی کہ بیچ دریا میں پہنچے ۔ پانی نے ان کو گھیر لیا۔ اور اس طرح وہ سب ہلاک ہو گئے ۔ اس پر بنی اسرائیل نے جشن کیا ۔ عورتوں نے باجے بجائے گانے گائے اور ناچ کیا ۔

بُت پرستی کی ممانعت

اس کے بعد آسمان سے روٹی برسنے اور چٹان پر عصا مار کر پانی نکلنے کا معجزہ بنی اسرائیل کو موسےٰ نے حکم خدا سے دکھایا۔ پھر بنی اسرائیل نے عمالیک قوم پر جنگ میں فتح حاصل کی۔ پھر خداوند کے حضور میں قربانی کی تھی۔ اور خداوند نے موسےٰ کو حکم دیا۔ کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو۔ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا۔ تو اُنکے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ اُن کی عبادت کر۔ اس کے بعد موسیٰ کو خدا نے چند احکام دئیے تاکہ اس پر بنی اسرائیل عمل کریں۔ بنی اسرائیل نے وعدہ کیا۔ کہ وہ ان احکام پر عمل پیرا ہوں گے۔ پھر خداوند نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور اس روز کچھ کام نہ کریں۔

موسےٰ کی شریعت

اس کے بعد جب موسےٰ پہاڑ پر خداوند سے ہمکلام ہوئے تو ہارون کے کہنے سے بنی اسرائیل کے سونے کے زیورات گلا کر ایک بچھڑا بنایا۔ اور کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے جو تم کو مصر سے باہر نکال لایا ہے۔ اس بچھڑے کے لئے قربان گاہ بنائی گئی اور سوختنی قربانیاں کر کے عید منائی گئی۔ تب خدا نے موسےٰ سے کہا کہ جن کو تو مصر سے آزاد کر کے لایا تھا وہ خراب ہو گئے۔ اور انہوں نے سونے کے بچھڑے کی عبادت کی۔ اسلئے میں اُن پر عذاب بھیجوں گا۔ موسےٰ پہاڑ سے اُترا۔ اور اپنی قوم کو نصیحت کی اور اُن سے بت پرستی ترک کرنے کو کہا۔ اس کے بعد خدا نے موسےٰ کی معرفت بنی اسرائیل کے لئے وہ احکام صادر کئے۔ جو شریعت موسوی

کہلاتے ہیں۔ اور جن کا مفصل ذکر بائبل کی کتاب احبار میں ہے۔

خدا سے باتیں

مصر سے نکلنے کے بعد دوسرے سال خدا نے جماعت کے خیمہ میں موسےٰ کو حکم دیا۔ کہ تو بنی اسرائیل کی رسم شماری کو یعنی مردم شماری کر۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر خدا نے موسےٰ سے کوہ سینا پر باتیں کیں۔ اور چند احکام صادر کئے۔ اس کے بعد خدا نے موسےٰ کو فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل اپنے معین اوقات میں عہد فسخ کریں۔ اس کے بعد کاہن کے تقرر کا حکم صادر کیا گیا۔ اور ایک چٹان سے پانی نکالا گیا۔ اس کے بعد سانپ کا معجزہ دکھایا گیا۔ پھر کچھ اور واقعات ہوئے اور بنی اسرائیل ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے علاقہ میں پیشقدمی کرتے گئے۔

رومانیوں پر فتح

اس کے بعد خدا کے حکم سے موسےٰ نے بنی اسرائیل کو انتقام کے لئے مدیان کے لوگوں پر فوجکشی کے لئے روانہ کیا۔ ان کی تعداد ۱۲ ہزار تھی۔ بنی اسرائیل نے مدیان کے پانچ بادشاہ قتل کئے۔ اور عورتوں اور بچوں کو اسیر کر لیا۔ ان کے مواشی بھیڑ۔ بکری اور مال و اسباب لوٹ لئے۔ ان کے شہروں اور قلعوں کو آگ سے پھونک دیا۔ اور ان سب قیدیوں اور مال کو دوآب کے میدانوں میں بنی اسرائیل کے خیمہ گاہ میں لائے اس کے بعد لوٹ کا مال سپاہ میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد ران ہار کا علاقہ بھی بنی اسرائیل نے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ تاکہ اس علاقہ کے بتوں کو توڑ دے۔ اور ان کے مکانوں کو ڈھادے۔ اس کے بعد وہ حکم خدا سے کنعان کی زمین میں داخل ہونے کے لئے کمربستہ ہو گئے۔

کنعان میں سکونت

اس کے بعد خدا کے حکم سے بنی اسرائیل سرزمین کنعان میں داخل ہوئے۔ اور وہاں بنی اسرائیل کے مختلف فرقوں اور خاندانوں میں یہ علاقہ تقسیم کر دیا گیا۔ اور اس میں لادیوں کو بھی جگہ ملی پھر قرار پایا۔ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرقہ کی میراث دوسرے فرقہ میں نہ جانے پائے۔ وہ اپنی ہی آبائی میراث میں رہے۔ اور ہر عورت اپنے ہی فرقہ کے مرد کے ساتھ شادی کرے۔

بنی اسرائیل کو شریعتیں

پھر جیسا کہ مقدس بائبل کی کتاب استثنا میں ذکر آتا ہے۔ کہ اب اے بنی اسرائیل وہ شریعتیں اور احکام جو میں تمہیں سکھلاتا ہوں سن لو۔ اور ان پر عمل کرو۔ تاکہ تم زندہ رہو اور اس زمین میں جسے خداوند تمہارے باپ دادوں کا خدا تم کو دیتا ہے داخل ہو کے اس کے وارث ہو جاؤ۔

بنی اسرائیل کو خدا کا حکم

پھر بائبل میں لکھا ہے۔ کہ اے بنی اسرائیل جس دن خداوند نے دو آب کے درمیان آگ میں سے تمہارے ساتھ باتیں کیں۔ تم نے کوئی شکل نہیں دیکھی۔ ایسا نہ ہو کر تم خراب ہو جاؤ۔ اور اپنے لئے کھودی ہوئی مورتیں کسی مرد یا عورت کی شکل بناؤ۔ کسی حیوان کی شکل جو ہوا میں اڑتا ہے۔ یا کسی چیز کی شکل جو زمین پر رینگتی چلتی ہے۔ یا کسی مچھلی کی شکل جو زمین کے نیچے پانیوں میں ہے۔ ایسا نہ ہو کر تم آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاؤ اور سورج اور چاند کو اور ستاروں کو یعنی آسمان کی ساری فوج کو دیکھ کے

انہیں سجدہ کرو۔ اور ان کی بندگی کرنے کے لئے اکساے جاؤ۔

پھر لکھا ہے ۔ کہ خداوند تیرا خدا ایک بھسم کرنے والی آگ ہے ....۔

اور جب تم ..... خداوند اپنے خدا کے حضور شرارت کروگے۔۔ اور اسے غصہ میں لاؤ

تو میں آج کے دن تمہارے برخلاف آسمان اور زمین کو گواہ لاتا ہوں ۔کہ تم اس زمین

پرسے جہاں تم یردن کے پار جاتے ہو۔ کہ وارث ہو۔ بالکل جلد فنا ہو جاؤ گے۔

اور خداوند تم کو قوموں میں سے تتر بتر کرے گا۔ اور تم قوموں کے درمیان جہاں

خداوند تمہیں لے جائے گا۔ تھوڑے سے رہجاؤ گے۔

بنی اسرائیل کو تنبیہ

پھر اسی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ یہ وہ شریعت ہے۔ جو موسےٰ نے بنی اسرائیل کے حضور مقرر کی۔ اور اسی شریعت میں کھانے پینے کی چیزوں کا ذکر ہے۔ اور زندگی کی دیگر ضروریات کے متعلق بھی احکام ہیں۔ اس کے علاوہ اور باتوں کی بابت بھی ہدایات ہیں۔ ساتھ ہی بار بار بنی اسرائیل کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ جب تو اس سرزمین یعنی کنعان میں داخل ہو۔ جسے خدا نے بخشے عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ تو لازم ہے کہ تو ان تمام شرعی احکام کی پیروی کرے۔

یہ تمام باتیں موسےٰ نے بنی اسرائیل کو سکھائیں۔ جس کی نسبت احبار کے باب ۳۳ میں یوں لکھا ہے کہ " اور یہ وہ برکت ہے۔ جو موسےٰ امر خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی" اس کے بعد موسےٰ کا سرزمین دوآب میں انتقال ہو گیا

حضرت یوسف سے لیکر حضرت موسےٰ تک جو کچھ بائبل مقدس میں لکھا ہے اس کے ضروری حالات اوپر درج ہو چکے ہیں۔ لیکن چونکہ اس دور میں اور کئی نبی ہوئے ہیں۔ اور کئی اور مشہور واقعات گذرے ہیں۔ اس لئے اسکی کیفیت مکمل

کرنے کے لئے اسلامی کتب کا زیر بار احسان ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ ذیل کے حالات ان ہی سے لئے گئے ہیں:۔

حضرت شعیبؑ

حضرت شعیب صالح پیغمبر کی اولاد میں سے تھے۔ اور بڑے فصیح البیان۔ وہ اپنی قوم کو خدا کی عبادت کے لئے دعوت دیتے رہے۔ آپ شہر مدین میں رہتے تھے۔ آپ نے اپنی قوم کو نصیحت کی۔ کہ پورا کرو ناپ اور تول کو۔ نہ گھٹاؤ لوگوں کی چیزیں۔ اور نہ مچاؤ زمین پر خرابی۔ انہوں نے جواب دیا کہ مال ہمارا ہے۔ خواہ زیادہ بیچیں یا گھٹا کے بیچیں۔ تم کو ہمارے وزن اور ناپ سے کیا کام۔ حضرت نے کہا کہ اگر خدا کی بندگی نہ کرو گے۔ اور میزان و ناپ کو درست نہ رکھو گے۔ تو تم پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا۔ جب قوم باز نہ آئی۔ تو حضرت نے اس کے حق میں بددعا کی اور حکم خدا سے آپ اپنے عیال و اطفال سمیت شہر سے باہر نکل گئے۔ دوسرے دن عذاب ہوا۔ کہ کوئی مویشی زندہ رہا نہ انسان۔ آگ نے ان سب کو خاک سیاہ کر دیا۔ اس کے بعد آپ حکم خدا سے شہر مدین میں واپس آ گئے۔ اور حضرت موسےٰ کے آنے کے بعد چار سال چار ماہ زندہ رہے

حضرت یونسؑ کا قصہ

حضرت یونس حضرت ہود پیغمبر کی اولاد سے تھے۔ خدا نے آپ کو شہر نینوہ کی پیغمبری دی۔ جسے اب دمشق کہتے ہیں۔ نینوہ میں کسی زمانہ میں بڑی بھاری سلطنت تھی۔ جس کے آثار اب تک پائے جاتے ہیں۔ وہاں قوم ثمود آباد تھی اور وہ بڑی بت پرست تھی۔

چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں

اب قوم ثمود کو چالیس سال تک دعوت حق دیتے رہے۔ مگر وہ ایک بار بھی خدا کا

کلمہ زبان پر نہ لائی۔ اور کہتی تھی۔ کہ اگر ہم کو پارہ پارہ کر دو گے۔ تو بھی ہم تمہیں نبی نہ مانیں گے۔ جب وہ راہ ہدایت پر نہ آئی۔ تو آپ خدا کے حکم کے بغیر ہی اس شہر سے چل دیئے۔ راستہ میں ندی ملی۔ آپ نے ایک بیٹا کنارے پر چھوڑا۔ دوسرے کو کندھے پر اٹھا لیا اور عورت کا ہاتھ پکڑ کر ندی میں داخل ہوئے۔ پانی نے زور مارا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا۔ گھبراہٹ میں لڑکا کندھے سے پانی میں گر گیا۔ کنارے پر واپس آئے تو دوسرے لڑکے کو بھیڑیا اٹھا لے گیا۔ پھر شہر میں ایک عرصہ تک ہدایت کرتے رہے۔ وہاں سے آپ ناراض ہو کر چل دیئے۔ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی بھنور میں چکر کھانے لگی۔ آپ دریا میں گرے اور مچھلی آپ کو نگل گئی۔ اس کے اندھیرے پیٹ میں آپ نے خدا سے دعا کی۔ تو یہ قبول ہوئی۔ مچھلی نے کنارہ پر آ کر آپ کو اگل دیا۔ ہرنی نے آپ کو دودھ پلایا۔ قوت آئی۔ تو حکم خدا ہوا۔ کہ پھر اسی قوم میں جا۔ لوگوں نے آپ کی عورت کو بچا لیا۔ اور لڑکے کو بھیڑیئے سے چھڑا لیا۔ وہ آپ کو پھر مل گئے۔ کہتے ہیں کہ مچھلی کے پیٹ میں آپ چالیس دن تک رہے۔ نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا۔ مگر آپ ذکر الہٰی میں مشغول رہے۔

آپ جس قوم سے خفا ہو کر شہر سے نکل گئے تھے۔ اس پر آپ کی غیر حاضری میں خدا نے عذاب نازل کرنے کے لئے ان کے سروں پر آگ نمودار کی۔ اس پر انہوں نے ڈر کر توبہ کی اور عذاب سے بچ گئے۔ وہ قوم آپ کی منتظر ہوئی۔ جس وقت آپ اس کے پاس آئے۔ تو اس نے آپ کا استقبال کیا۔ اور عزت سے پیش آئی۔ اس نے آپ سے شریعت سیکھی۔ آپ اس قوم میں ۳۱ برس تک رہے۔ جس کے بعد انتقال فرمایا۔

حضرت ایوب کا قصّہ

آپ عیص کی اولاد میں تھے۔ نیک مرد صالح۔ وطن آپ کا شام تھا۔ ابراہیم بن یوسف

کی بیٹی سے شادی کی۔ آپ جب تک دس بھوکوں کو کھانا کھلا نہ لیتے۔ خود نہ کھاتے۔
اور جب تک دس ننگوں کو کپڑا نہ پہنا لیتے۔ خود نہ پہنتے۔ کیڑوں کی بیماری میں مبتلا
ہونے سے پیشتر ہی نبی تھے۔ بعد اس کے نبی مرسل ہوئے۔ خدا نے آپ کو بہت
مال اور فرزند عطا کئے۔ دنیا میں آپ ہر طور سے خوش تھے۔ اور شب و روز خدا کی ہی
بندگی کرتے رہتے تھے۔

تمام جسم میں کیڑے پڑ گئے

آپ کی آزمائش کے لئے خدا نے آپ کو تکلیف میں مبتلا کیا۔ بیماری میں سے تمام جسم میں کیڑے
پڑ گئے۔ اول نقصان مال ہوا۔ تمام چیزیں تلف ہو گئیں۔ چھت کے گرنے سے اولاد دب کر
مر گئی۔ تمام مویشی۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ بھیڑ بکریاں آگ سے جل مریں۔ بیوی کو سخت رنج
ہوا۔ آپ اسے صبر کی تلقین کرتے رہے۔ اور عبادت میں مشغول رہے۔ کیڑے تمام جسم یہاں
تک کہ آنکھوں میں بھی پڑ گئے۔ خویش۔ اقربا۔ اپنے بیگانے محلے والے سب آپ سے
نفرت کرنے لگے۔ سب سے رشتہ ٹوٹ گیا۔ چار بیویاں تھیں۔ وہ مطلقہ ہو گئیں
صرف ایک بیوی رحیمہ ہی آپ کے پاس رہ گئی۔ وہ مصیبت میں شریک رہی۔ اسی حالت
میں آپ نے سات سال گذارے۔ آپ جس گاؤں میں جاتے۔ لوگ اس خوف سے
کہ وہ بیماری ان کو بھی نہ لگ جائے۔ آپ کو گاؤں سے نکال دیتے۔ اس کے بعد
دو نوکر آپ کو ایک میدان میں رکھ کر چلے گئے۔ صرف بیوی رحیمہ آپ کے پاس
رہ گئیں۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل کے ذریعہ خدا نے بشارت دی کہ جس جگہ تم پڑے
ہو۔ یہاں ایک چشمہ پانی کا ہے۔ ایڑیاں مارو۔ چشمہ نکل آئیگا۔ اسی کا پانی پیو اور
اسی سے غسل کرو۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ آپ تندرست ہو گئے۔ بی بی رحیمہ گاؤں میں
گئی ہوئی تھیں۔ تاکہ محنت کر کے کچھ کما لائیں۔ جب آپ واپس آئیں۔ تو حضرت کو

نہ پایا۔ بہت روئیں اور رنجیدہ ہوئیں۔ اسکو حضرت نے کہا کہ میں ہی ایوب ہوں۔ خدا کے فضل سے تندرست ہوگیا ہوں۔ بی بی رحیمہ کو بے حد خوشی ہوئی۔ پھر خدا نے آپ کے مرے ہوئے بیٹے بیٹیاں اور مواشی زندہ کرکے آپ کو دیدیئے

فرعون کون تھا

کتب تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ فرعون نام کا ایک خاندان مصر میں حکمران ہوا ہے۔ اس کے تمام بادشاہ فراعنہ کہلاتے تھے۔ اور وہ بڑی شان و عظمت والے ہوئے ہیں۔

قصص الانبیا میں لکھا ہے۔ کہ فرعون کے باپ کا نام مصعیب تھا۔ اور دادا کا نام ملک ریان اور بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ فرعون کا نام مصعیب بن ولید بن ریان تھا۔ اس کی عمر ۴۰۰ سال کی تھی۔ وہ اتنی مدت میں نہ کبھی بیمار ہوا۔ نہ اس کے سر میں درد ہوا۔ اور نہ کوئی دشمن اس پر غالب آیا۔ فرعون اسکو اس لیئے کہتے ہیں۔ کہ اس نے خدائی دعوے کیا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ اس کی پیدائش بلخ میں ہوئی تھی۔ وہ سیاحت کرتا ہوا بمقام بیت شخنہ میں آیا۔ جہاں بے ایمان ہامان سے اس کی ملاقات ہوئی وہاں سے فرعون اور ہامان دونوں سیاحت کے لیئے چل دیئے۔ اور مصر میں جا پہنچے۔

قبرستان کا داروغہ

فرعون نے شاہ مصر سے عرض کی۔ کہ میں بیکار ہوں۔ اس نے پوچھا کیا خدمت کرسکتا ہے۔ بولا کہ قبرستان کے داروغہ کی خدمت۔ چنانچہ وہ اس عہدے پر مقرر کردیا گیا۔ اور اس کے حکم بغیر کوئی شخص قبرستان میں مردہ دفن نہیں کرسکتا تھا۔ اسی سال مصر میں وبا پھیلی بہت آدمی مرنے لگے۔ اور وہ ایک لاشہ پر ایک درم لینے لگا۔ بہت دولت جمع کرلی۔ اور بادشاہ کے مصاحبوں کو رشوت دیکر تمام شہر کی داروغائی لے

ی۔ بادشاہ اس سے بہت خوش ہوگیا۔

خدائی کی خواہش

جب وزیر مصر فوت ہوگیا۔ تو فرعون کو وزیر مصر مقرر کیا گیا۔ اس وقت فرعون نے ہامان سے کہا۔ کہ میں خدائی کا دعوے کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ خلق آئے اور میری پرستش کرنے لگے۔ ہامان نے کہا کہ پہلے خلق خدا کو ہاتھ میں لے۔ اسکی تدبیر یہ ہے کہ بادشاہ سے عرض کر کہ تو اپنی طرف سے ایک سال کی آمدنی جو خزانہ کو رعایا سے ہوتی ہے۔ وہ میں رعایا کو معاف کرتا ہوں۔ بادشاہ کی منظوری سے اس نے رعایا کا ایک سال کا روپیہ معاف کرکے اپنی طرف سے خزانہ میں داخل کر دیا۔ پھر اس نے اور دو سال کا روپیہ اسی طرح معاف کر دیا۔ رعایا بہت خوش ہوئی۔ اور فرعون کی ترقی درجات کے لئے دعائیں مانگنے لگی۔

فرعون مصر کا بادشاہ بنگیا

جب کچھ عرصہ بعد بادشاہ مصر فوت ہوگیا جس کے کوئی وارث نہ تھا۔ تو وزیروں اور قاضی کو فکر ہوئی۔ کہ کس کو بادشاہ کا جانشین مقرر کیا جائے۔ چونکہ اہل مصر فرعون کی سخاوت سے خوش تھے۔ اسلئے انہوں نے مصر کا تاج وتخت اس کو دیدیا۔ اور اسے تخت شاہی پر بٹھا دیا۔ جب وہ شاہ مصر بن گیا۔ تو اس نے ہامان کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اس وقت دونوں میں مشورہ ہوا۔ کہ کس طور سے لوگ فرعون کو خدا مان سکتے ہیں۔

فرعون خدا بن گیا

ہامان کی رائے کے مطابق فرعون نے ملک میں تعلیم موقوف کر دی اور حکم دیا کہ جو لوگ تعلیم حاصل کریں گے۔ وہ قتل کئے جائیں گے۔ اس طرح لوگ جاہل بن گئے۔ اور خدا

کی طرف سے غافل ہو گئے۔ اس کے بعد فرعون نے لوگوں سے کہا۔ کہ بتوں کو سجدہ کرو۔
اس پر قبطی قوم نے بت پرستی شروع کی۔ پھر اس نے کہا۔ کہ یہ سب جھوٹے بت ہیں
میں سب سے بڑا بت اور خدا ہوں۔ لوگ میری پرستش کریں۔ چنانچہ قبطی اسے
خدا مانکر اس کی عبادت کرنے لگے۔ چالیس سال بعد فرعون نے تمام بتوں کو توڑ دیا
اور صرف اپنی عبادت کرانے لگا۔ فرعون قبطی قوم پر بڑی نوازش کرنے لگا۔

بنی اسرائیل پر سختیاں

چونکہ بنی اسرائیل دین یوسف پر قائم تھے۔ اور ایک خدا کو مانتے تھے۔ اسلئے فرعون
ان کو تکالیف دینے لگا۔ وہ جزیہ کے عوض ان سے قبطیوں کی خدمت کرانے لگا
اور ان کی تحقیر کرنے لگا۔ محنت۔ بوجھ اٹھانا۔ لکڑی چروانا۔ چنے دلوانا۔ گھاس
کاٹنا۔ جھاڑو دینا۔ گوبر پھینکنا اور دیگر ذلیل کام بنی اسرائیل سے لیتا تھا۔
وہ ان کو شہر و دیہات میں اپنے افسروں کے پاس خدمت کے لئے بھجدیتا تھا۔ اور
بنی اسرائیل کی عورتوں سے اپنی عورتوں کی خدمت کرواتا تھا۔ وہ بنی اسرائیل
کی مطلق عزت و وقار نہیں کرتا تھا۔ مگر وہ اپنے دین پر قائم رہے۔

خشک دریا میں پانی آگیا

ایک دن خدا کی قدرت سے دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا۔ لوگوں نے
فرعون سے کہا۔ کہ اگر تو ہمارا معبود اور خدا ہے۔ تو دریا سے پانی جاری کر۔
اس پر فرعون نے ایک غار میں جا کر خدا سے منت کی۔ کہ میں عاقبت میں کچھ نہیں چاہتا
تو مجھے دنیا میں ہی عزت دے۔ چنانچہ خدا نے اسکی دعا قبول کی۔ اور دریائے نیل
میں پھر پانی آگیا۔ جو اس کے حکم کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا تھا۔ یہ دیکھکر لوگوں نے

اس کے آگے سجدہ کیا ۔ اور اسے خدا مان لیا ۔ اور وہ خدائی کرنے لگا ۔

شفا دینے والے درخت

پھر فرعون نے دریا کے کنارے ایک عالیشان محل بنوایا ۔ اس پر ایک حوض بنوا کر دریا کے پانی کی نہر اس پر جاری کی ۔ اس میں چار ستون سونے کے بنوائے اس طرح کہ ہر حوض کا پانی ستونوں میں سے گر کر کوشک پر جا کر دوسری راہ سے نکل جاتا تھا ۔ ہر دو درخت پیدا ہوئے ۔ ایک سے روغن زرد نکلتا تھا ۔ دوسرے سے روغن سرخ جو ہر بیماری کو شفا دیتا تھا ۔ فرعون ان دونوں درختوں کے سبب سے بھی خدائی کا دعوےٰ کرتا تھا ۔

خواب کی تعبیر

ایک دن فرعون نے خواب میں دیکھا ۔ کہ دونوں درخت عالم بالا پر چھا گئے ہیں اور تمام دنیا ان کے نیچے آگئی ہے ۔ صبح اُٹھکر اس نے حکیموں ۔ نجومیوں اور جادوگروں کو بلا کر خواب کی تعبیر پوچھی ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ بنی اسرائیل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا ۔ جو تمہاری مملکت کو خراب کرے گا ۔ اور سب لوگ اس کے تابع فرمان ہوں گے ۔ ملک میراث ۔ نعمت سب اس کے ہاتھ میں آ جائیگی ۔

موسےٰ کی پیدائش

یہ سنکر فرعون نے پوچھا کہ وہ لڑکا کب پیدا ہوگا ۔ جواب ملا ۔ کہ اسی تین رات دن میں وہ باپ کی پشت سے ماں کے رحم میں آ جائے گا ۔ اس پر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے لوگ اپنی بیویوں سے ہم بستر نہ ہوں ۔ جو عدول حکمی کرے اسے قتل کر دو ۔ یہ لڑکا جو بعد میں موسےٰ کہلایا ۔ اس کی پیدائش کی کہانی تقریبا

وہی ہے ۔ جو بائبل شریف میں درج ہے ۔ اور اس باب میں آگے ہی بیان ہو چکی ہے ۔ موسےٰ کے باپ کا نام عمران تھا ۔ اس کی بیوی سے ایک لڑکا ہارون اور ایک لڑکی مریم پیدا ہو چکی تھی ۔ وہ فرعون کا مصاحب تھا ۔ اس کے بعد فرعون کو معلوم ہوا ۔ کہ لڑکا رحم مادر میں جا چکا ہے ۔ تو اس نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کے قتل کا حکم دیا

موسےٰ فرعون کے محل میں

قصص الانبیا میں لکھا ہے ۔ کہ جب موسےٰ پیدا ہوا ۔ تو ماں کو فکر دامنگیر ہوئی ۔ کہ اسے کیسے چھپاؤں ۔ چنانچہ اس نے ایک کپڑا میں موسےٰ کو لپیٹ کر تنور کے اندر رکھدیا ۔ اور دیگ اس کے اوپر چڑھائی ۔ فرعون کے لوگ آئے ۔ ماں کا پیٹ دیکھکر چلے گئے ۔ ماں نے شفقت مادری سے تنور میں دیکھا جس میں آگ روشن تھی ۔ تو دیکھا کہ موسےٰ ایک سیب ہاتھ میں لئے کھیل رہا ہے ۔ مگر اس کی حفاظت ناممکن تھی ۔ اسلئے ایک صندوقچہ میں بند کر کے دریائے نیل میں ڈال دیا ۔ وہ بہتا ہوا فرعون کے محل کے حوض میں جا لگا ۔ اس وقت فرعون اور اس کی بیوی آسیہ بیٹھی ہوئی تھی ۔ اس نے صندوقچہ اٹھایا ۔ اور کھولا تو ماہ پارہ لڑکا نکلا ۔ آسیہ کے اولاد نہ تھی ۔ اس نے فرعون سے کہا ۔ کہ میں اسے پالوں گی ۔ اسے ہلاک نہ کرانا ۔ کہتے ہیں ۔ کہ آسیہ بنی اسرائیل سے تھیں اور بڑی نیک اور وہ موسےٰ کی پھپیری بہن تھیں آخرکار موسےٰ کی والدہ کو موسےٰ کو دودھ پلانے کے لئے دائی مقرر کیا گیا ۔ اور اسے دودھ پلانے کی اجرت ایک درم روز ملا کرتی تھی ۔ اس طور سے حضرت موسےٰ کی پرورش خود فرعون کے محل میں ہوئی ۔ بیس سال کی عمر میں فرعون نے

آپ کی شادی کرائی۔ آپ کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔

شہر مدین میں

حضرت موسےٰ فرعون کے پاس تیس برس رہے۔ جس کے بعد ہجرت کر کے شہر مدین میں حضرت شعیب نبی کے پاس چلے گئے۔ وہاں کئی سال رہے۔ حضرت شعیب نے اپنی تمام بکریاں۔ لونڈیاں وغیرہ موسےٰ کو دیدیں۔ اور کہا کہ یہ چیزیں تمہاری ملک دجایداد ہیں۔ جہاں تمہارا جی چاہے وہاں جاؤ۔ ان کو ساتھ لے جاؤ۔ میں اس میں ہرگز مانع نہیں ہوں گا۔

مصر کی طرف روانگی

ایک روز موسےٰ کو تمنا ہوئی کہ مصر جاکر اپنی والدہ کی خدمت سے مشرف ہوں۔ اسلئے بھیڑ بکریوں۔ لونڈیوں اور بیوی کو ہمراہ لے کر چلدیئے۔ مدین سے ایک منزل جاکر آندھی پانی کا طوفان آیا۔ بیوی کو بچہ جننے کا درد پیدا ہوگیا۔ موسےٰ آگ کی تلاش میں چلدیئے۔ طور کی طرف شعلہ آگ نظر آیا۔ جو خدا کا نور تھا۔ پاس پہنچے تو آواز آئی۔ کہ ہاتھ میں جو عصا ہے اسے پھینک دے۔ آپ نے عصا پھینک دیا۔ وہ اژدھا بن گیا۔ پھر آواز آئی۔ اسے پکڑ لے۔ ڈر مت۔ آپ نے پکڑا۔ تو وہ پھر عصا بن گیا۔

ید بیضا کا معجزہ

عصا کو سانپ دکھانے کا معجزہ دکھا کر خدا نے موسےٰ کی درخواست پر ان کے ہاتھ کی ہتھیلی پر نور پیدا کیا۔ اسلئے اس نور یا سفیدی کی بدولت آپ کا

ہاتھ "یدبیضا" کہلا یا جس کے ذریعہ ایک عالم روشن ہو جاتا تھا - ان دونوں معجزوں کے ذریعہ آپ پر خلق ایمان لاتی تھی -

مصر جانے کا خدائی حکم

اس کے بعد آواز آئی - کہ موسے تو مصر کو جا - اور فرعون کو سیدھا کر - آپ نے کہا - کہ میرے ساتھ میرے بھائی ہارون کو بھی بھیجا جائے - میرا سینہ کشادہ کیا جائے - تا کہ جلد غصہ نہ آئے - میرا کام آسان کیا جائے - میری زبان کی لکنت دور ہو - خدا نے یہ تمام باتیں منظور کر لیں - طور سے واپس آکر دیکھا - تو آپ کی بیوی بیٹیا جن چکی تھی - آپ اسے وہیں چھوڑ کر روانہ ہوئے - اور باپ کے گھر پہنچے - جہاں باپ ماں اور بھائی ہارون سے ملاقات کی اور ان سے وہ بات چیت بیان کی - جو آپ کی کوہ طور پر خدا سے ہوئی تھی - اور مصر میں فرعون کو ہدایت کرنے کی نسبت بھی ذکر کیا -

معجزوں کا ذکر

پھر آپ نے ہارون سے کہا - کہ خدا نے میری پیغمبری میں آپ کو بھی حصہ دیا ہے - اور مجھے یہ معجزے دیئے - کہ عصا سانپ بن جاتا ہے - میں اسے زمین پر ڈالدوں - تو وہ سانپ بن کر کفار کو کھا جائیگا - اور میرے کہنے سے وہ ہزار طرح کے معجزے دکھائیگا میں اپنا ہاتھ جیب میں ڈالکر باہر نکالوں - تو اس کی ہتھیلی میں سفیدی آجائے گی - اور ہر انگلی سے نور نکلے گا جس سے تاریکی جاتی رہے گی - جہان روشن ہو جائیگا - اور میں کفار پر غالب آجاؤں گا - یہ سنکر ہارون بہت خوش ہوا - اور کہا کہ اب ہم فرعون کے ظلم سے خلاصی پائیں گے -

جادوگروں پر فتح

چنانچہ دوسرے دن وہ فرعون کے یہاں گئے۔ اور اسے خدا کا پیغام دیا۔ اس نے
مہلت مانگی۔ کہ وزیروں سے مشورہ کرلوں۔ دوسرے دن پھر دونوں گئے۔ فرعون
نے کہا۔ کہ میرے پاس پیغمبری کی کیا نشانیاں ہیں۔ موسےٰ نے اژدہے کا معجزہ دیکھا
اس کے بعد ۶ ماہ کی مہلت میں مصر کے جادوگروں نے بڑے بڑے جادو تیار کئے۔ موسےٰ
نے عصا زمین پر ڈال دیا جو تمام جادوؤں کو نگل گیا۔ اسلئے جادوگر ایمان لے آئے۔
فرعون کہتا رہا۔ کہ میں تمہارا رب ہوں۔ مگر وہ کہتے کہتے کہ ہمارا رب تو وہ ہے۔
جو موسےٰ اور ہارون نے ظاہر کیا ہے۔ فرعون نے ان کو ہاتھ پاؤں کاٹنے کی دھمکی
دی۔ مگر انہوں نے کوئی دھمکی نہ مانی۔ اس کے بعد آسیہ خاتون کو جو فرعون کی بیوی
تھی۔ موسےٰ پر ایمان لانے کے باعث فرعون نے عذاب دیکر ہلاک کر دیا۔ پھر فرعون
نے موسےٰ کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔

کئی اور معجزے

اس کے بعد مصر میں قحط پڑا۔ تو موسےٰ نے دعا کی۔ پانی برسا۔ قحط دور ہوا۔ اس پر
بھی مصری ایمان نہ لائے۔ پھر موسےٰ نے مینہ، ٹڈی۔ مینڈک وغیرہ کے
معجزے دکھلائے۔ لیکن فرعون اور مصری ایمان نہ لائے۔ پھر ندی، نالے اور دریا کا
پانی معجزے سے خون بنایا گیا۔ غرض یہ کہ اس طرح موسےٰ خدا کے حکم سے اہل مصر کو
تکلیف دیتے اور تکالیف کو معجزوں کے ذریعہ سے دور کرتے رہے۔ لیکن وہ
لوگ ایمان نہ لائے۔

بنی اسرائیل مصر سے نکل گئے

اس پر وحی نازل ہوئی۔ کہ اے موسےٰ بنی اسرائیل کو لیکر رات کو مصر سے نکلکر لب دریا
چلا جا۔ مگر اس طرح کہ اہل مصر کو خبر نہ ہو۔ ہم سب کو دریا پار کر دیں گے۔ اس طور سے
ہم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دیں گے۔ موسےٰ نے اس حکم کے آگے
سر جھکا دیا۔ موسےٰ نے بنی اسرائیل کو اس حکم سے آگاہ کیا۔ اس سے ۶ لاکھ مرد
علاوہ عورتوں لڑکوں کے معہ بہت سے سامان سونے چاندی وغیرہ کے تیار ہو گئے
اور رات کو شہر مصر سے نکل گئے۔ اور دریا کے کنارے میدان میں مقیم ہوئے۔ صبح
کو فرعون کو خبر ہوئی۔ تو اس نے حکم دیا۔ کہ فوج جائے اور بنی اسرائیل کو تمام چیز دل
سمیت پکڑ کر واپس لائے۔ فوج آئی۔ تو بنی اسرائیل بہت خوفزدہ ہوئے۔ موسےٰ
نے دریا میں عصا ڈال دیا۔ پانی کے دو حصے ہو کر راستہ پیدا ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل
کے بارہ قبیلے دریا کے پار ہو گئے۔ لیکن قوم فرعون جب دریا میں سے پار جانے
اور تعاقب کرنے کے ارادہ سے اترے تو موسےٰ نے عصا اٹھا لیا۔ اور تمام قوم
فرعون دریا میں ڈوب گئی۔ اور خود فرعون لشکر سمیت اس میں غرق ہو گیا

موسےٰ پھر کوہ طور پر گئے

اس کے بعد موسےٰ پر کتاب توریت خدا کی طرف سے نازل ہوئی۔ جس میں بنی اسرائیل
کے لئے شریعت کے احکام درج تھے۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ جب تک ہم اپنی آنکھوں
سے تمام باتیں نہ دیکھ لیں۔ تب تک ہم کو یقین نہ آئے گا۔ پھر موسےٰ احکام ربانی
سننے کے لئے کوہ طور پر گئے اور خدا سے باتیں کیں۔

گئو سالہ کی پرستش

جب موسےٰ اور اس کے ستر ہمراہیوں کو کوہ طور پر گئے ہوئے ۳۰ دن گذر گئے۔ تو سامری نے جو بنی اسرائیل سے تھا۔ لوگوں سے کہا کہ وہ تو پہاڑ میں مر گئے۔ اس نے بنی اسرائیل کا سونا لے کر اس سے ایک بچھڑا بنایا۔ اور اس کے منہ میں خاک ڈالی تو اس سے گائے جیسی آواز نکلی۔ اس نے ان سے کہا اور انہوں نے اس گئوشالہ سامری کے آگے سجدہ کیا۔ اور اس کی پرستش کی۔ لیکن بارہ فرقوں میں سے جو لوگ خدا پرست تھے۔ وہ کوہ قاف کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں معبد بنا کے خدا کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اُن کو راہ راست پر لایا گیا۔ اور ان کو موسےٰ نے توریت دی۔ جسے وہ کوہ طور سے لائے تھے۔ لیکن بعض لوگ پھر بھی گئوسالہ سے منحرف نہ ہوئے۔ حضرت موسےٰ نے اس بچھڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں ڈال دیا۔

قارون کی دولت

خدا نے حکم دیا کہ توریت کو زینت سے رکھا جائے۔ موسےٰ نے کہا کہ ہمارے پاس زر نہیں۔ ہم کس طرح توریت کی زینت کریں گے۔ اس پر حضرت جبرائیل نے بتایا۔ کہ فلاں فلاں گھاسوں سے سونا بن جاتا ہے۔ جو موسےٰ نے قارون کو ایک گھاس کیلئے رقعہ لکھا۔ دوسرا یوشع کو دوسری گھاس کے لئے لکھا۔ قارون نے یوشع کا رقعہ بھی دیکھ لیا۔ پھر اس نے تیسرا رقعہ بھی پڑھا۔ جو سنہری گھاس کے لئے تھا۔ اس طور سے قارون نے کیمیاگری سیکھ کر بے شمار دولت حاصل کر لی۔ لیکن وہ اس سے زکوٰۃ اور صدقہ نہیں دیتا تھا۔ مال و دولت جمع کر کے اس نے موسےٰ کی حکم عدولی کی اور کافر ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ قارون کے خزانہ کی کنجیاں اتنی تھیں۔ جن کو سات

طاقتور مزدور اٹھاتے تھے۔ اور جو ایک اونٹ کا بوجھ تھیں۔ قارون نے ایک مکان عالی شان بنایا جس کی بلندی اسی گز تھی۔ اس کے کنگرے بڑے بڑے تھے۔ اور محل کو طلا کاری سے مزین کیا۔ سونے کے کواڑ لگا تخت مرصع تیار کیا۔ اسی نے بنی اسرائیل کو دعوت دی۔ بنی اسرائیل کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک موسے کا پیرو رہا۔ دوسرا قارون کا پیرو بنکر فسق و فجور کرنے لگا۔ اس پر موسے نے خدا کے حکم سے قارون کو پیغام دیا۔ کہ اگر تو زکوٰۃ فقیروں اور غریبوں کو نہ دے گا۔ تو تجھ پر عذاب نازل ہوگا۔ اس نے موسے سے کہا۔ کہ میں زکوٰۃ دوں یا نہ دوں۔ تم کو اس سے کیا کام

قارون کی ہلاکت

قارون موسے کا رشتہ دار تھا۔ مگر زکوٰۃ دینے کی ہدایت دینے پر موسے سے ناراض ہو گیا۔ اور اس کے خلاف سخت تہمت لگانے کا ارادہ کر کے بنی اسرائیل کی ایک عورت کو ایک ہزار اشرفیاں دینے کا لالچ دیا۔ اور کہا کہ تو سر مجلس موسے پر الزام لگا۔ کہ اس نے مجھ سے زنا کیا ہے۔ وہ راضی ہو گئی۔ ایک دن جب موسے منبر پر بیٹھا ہوا بنی اسرائیل کو نصائح کر رہا تھا۔ تو قارون نے پوچھا زنا کی کیا سزا ہے۔ حضرت موسے نے کہا کہ اس کی سزا قتل ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ تم نے بھی زنا کیا ہے۔ اور عورت مذکور کو بلایا۔ اس نے کہا کہ حضرت موسے نے مجھ سے زنا کیا ہے۔ اس پر خدا نے قارون پر عذاب نازل کیا اور مع اپنے خزانوں کے زمین کے اندر دھنس گیا۔

عامیل کے قتل کا قصہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل تھا جس کے پاس بڑی دولت تھی۔ مگر اس کے بیٹا نہ تھا۔ اس کا بھتیجا غریب تھا۔ اس نے ایک دن مال و دولت کے لئے عامیل کو قتل کر دیا۔ اور اس کی لاش کو دو گاؤں کی سرحدوں کے درمیان رکھ آیا۔ اور چچا کے مال و دولت کا مالک بن گیا۔ اس کے قاتل کا پتہ لگانے کے سلسلہ میں گاؤں پر تہمت لگائی۔ کہ انہوں نے میرے چچا کو مار ڈالا ہے۔ اس پر لوگ موسےٰ کے پاس آئے اور مدد مانگی۔ موسےٰ نے کہا کہ فلاں تدبیر سے کام لو۔ چنانچہ یہ تدبیر عمل میں لائی گئی۔ مقتول زندہ ہو گیا۔ اور اس نے کہا کہ اسے میرے بھتیجے نے قتل کیا ہے۔ یہ کہکر وہ مر گیا۔ اس پر موسےٰ نے قاتل کو قصاص کے طور پر قتل کرا دیا۔ یہ ماجرا دیکھکر بہت لوگ موسےٰ پر ایمان لے آئے

عوج بن عنق پر فتح

خدا نے موسےٰ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تم کو شام کی مقدس زمین دوں گا۔ تم وہاں سے عمالیق عماروں کو مار کر نکال دو۔ اور بنی اسرائیل کے باپ دادوں کا ملک لیلو جو کنعان میں ہے۔ اس ملک میں عوج بن عنق ایک شخص تھا۔ جو اس قدر طویل القامت تھا۔ کہ سمندر کا پانی اس کے ٹخنوں تک آتا تھا۔ کہتے ہیں کہ طوفان سے یہی ایک شخص زندہ بچ رہا تھا۔ اس کے مقابلہ میں موسےٰ کی فوج گئی۔ اور بہت ڈری۔ لیکن موسےٰ نے اپنا عصا اس کے ٹخنوں پر مارا اور وہ مر گیا۔ اس کی لاش میدان

میں پڑی رہی اور گل سڑ گئی۔

من سلوے کی حقیقت

روایت ہے کہ موسےٰ کے بہت سے ساتھیوں نے عوج بن عنق سے لڑنے سے انکار کر دیا۔ اور مصر کی طرف چل دیئے۔ مگر قدرت خدا سے عذاب کے طور پر وہ ایک میدان میں تیس سال تک بھٹکتے رہے۔ جہاں کھانے پینے کو کچھ نہ تھا۔ حضرت موسےٰ کی دعا سے ان کے لئے کھانے کو "من سلوے" بھیجا۔ من ایک چیز ہے جو دھنیئے کی مانند تھی۔ اور رات کو آسمان سے گرتی تھی۔ اور کھانے میں شیریں ہوتی تھی۔ سلوے مرغ کی مانند ایک جانور تھا۔ یہ جانور ہزاروں کی تعداد میں عصر کے وقت ان لوگوں کے پاس آ بیٹھتے تھے۔ اور وہ ان کو پکڑ کر رات کو ان کے کباب بناتے اور کھاتے تھے۔ پھر موسےٰ نے پتھر پر عصا مار کر پانی کے چشمے جاری کئے۔ جن کا پانی یہ سرکش لوگ پیتے تھے۔ یہ لوگ اس میدان سے مصر جانے کے لئے بہت کوشش کرتے تھے۔ مگر جہاں سے چلتے پھر پھرا کر وہیں آ جاتے تھے۔ وہ مصر نہ جا سکے جب موسےٰ کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کے بعد یوشع پیغمبر ہوئے۔ تب بنی اسرائیل کو اس میدان سے رہائی نصیب ہوئی اور وہ مصر اور دیگر شہروں میں جا بسے۔

حضرت خضر سے ملاقات

روایت ہے کہ موسےٰ ایک دن محفل بنی اسرائیل میں بیٹھے ہوئے وعظ کر رہے تھے

اس وقت آپ نے کہا۔ کہ میرے برابر کوئی اور صاحب علم نہیں ہے۔ خدا کو یہ
بات بری لگی۔ اور حکم آیا کہ میرے بندوں میں تجھ سے بھی زیادہ علمدان موجود
ہیں۔ جن میں سے میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے۔ تو جا کر اس سے ملاقات
کر۔ چنانچہ حضرت موسےٰ حضرت یوشع کو ہمراہ لے کر گئے۔ وہاں وہ دریاؤں کے
درمیان ایک گنبد پانی پر معلق تھا۔ اسی میں حضرت خضر نماز پڑھ رہے تھے
جن کے پاس حضرت موسےٰ گئے تھے۔ حضر نے کہا۔ کہ خدائی باتوں کا جو علم ہے
وہ بہت فراواں ہے۔ جو تمہیں علم ہے۔ وہ مجھے نہیں اور جو مجھے ہے وہ تمہیں
نہیں۔ میں تم کو جو بات سکھاؤں وہ صبر سے سیکھو۔ میرے کاموں پر مجھ سے
کچھ نہ کہو۔ حضرت خضر وہاں سے موسےٰ کو لیکر چلے۔ اور تین عجیب کام کئے
ہر کام پر موسےٰ نے آپ سے وجہ پوچھی۔ آخر کار تیسرا کام دیکھکر بولے۔ کہ یہ
کام میرے لائق نہیں ہیں۔ خضر نے کہا کہ میرے کاموں کے بھید معلوم کرنا
ہیں۔ تم یہ نہ سیکھ سکو گے۔ اسلئے جاؤ۔ چنانچہ موسےٰ حضرت خضر سے رخصت
ہو کر چلے آئے۔

حضرت ہارون کی وفات

اس کے بعد موسےٰ حضرت ہارون سمیت ایک باغ میں مقررہ دن سیر گئے۔ جہاں
ایک نہر جاری تھی۔ اور نہر کے کنارے ایک تخت تھا۔ ہارون اس تخت پر جا بیٹھے
اور ملک الموت نے آکر آپ کی جان نکال لی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہارون
کو اس تخت سمیت آسمان پر اٹھا لیا۔

حضرت موسےٰ کی وفات

روایت ہے کہ ہارون کی وفات پر لوگوں نے موسےٰ پر الزام لگایا کہ تو نے ہی ہارون کو ہلاک کیا ہے۔ حضرت موسےٰ نے انکار کیا۔ اور ان کو بڑی مشکل سے یقین دلایا۔ کہ ہارون اپنی قدرتی موت مرا ہے۔ اس کے بعد موسےٰ اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور اپنے بھتیجے یوشع کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ جب تین سال گذر گئے۔ تو ملک الموت حضرت موسےٰ کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں آپ کی جان لینے آیا ہوں۔ چنانچہ موسےٰ کا انتقال ہوا۔

حضرت موسےٰ سے حضرت سلیمان تک

جیسا کہ مقدس بائبل میں ذکر ہے۔ حضرت موسےٰ کی وفات کے بعد یشوع کو جو نون کا بیٹا تھا۔ پیغمبری ملی۔ خداوند تعالےٰ نے اسے حکم دیا کہ اُٹھ اور اس ساری قوم اسرائیل سمیت یردن پار کے ملک میں جا۔ اور اس شریعت پر عمل کر جو موسےٰ کی معرفت دی گئی ہے۔

دریا یردن کے پار

یشوع نے اپنی قوم کے سرداروں کو خداوند کے حکم سے مطلع کیا۔ اور قوم نے کہا کہ جو تو نے ہمیں فرمایا۔ ہم وہی کریں گے۔ اور جہاں تو ہمیں بھیجے گا۔ ہم وہیں جائیں گے۔ یشوع نے دو مرد اس علاقہ کی دیکھ بھال کے لئے روانہ کئے۔

اور انہوں نے وہاں جاکر اور وہاں سے واپس آکر تمام حالات یشوع کو سنائے
اس کے بعد یشوع نے معہ قوم اسرائیل کے کوچ کیا۔ اور تمام جماعت عہد
کے صندوق کو لئے ہوئے یردن کے پار اتر گئی۔ یشوع نے یردن کے
بیچوں بیچ جس جگہ کاہنوں کے پاؤں جو عہد کا صندوق لئے ہوئے کھڑے
تھے۔ بارہ پتھر بطور نشانی نصب کئے۔ اور وہ وہاں آج تک موجود ہیں۔

اس کے بعد آگے بڑھے اور شہر یریحو پر قبضہ کر لیا۔ اور کئی اور شہروں
پر قابض ہو گئے۔ اس کے بعد ان اسرائیلیوں کو جنہوں نے حکم عدولی کر کے
حرم کی چیزوں میں سے کچھ لی تھیں سنگسار کر دیا۔ اور وہاں پتھروں کا ایک
ٹیلہ آج تک موجود ہے۔

شہر عی کی تباہی

اس کے بعد یشوع کے کہنے کے مطابق اسرائیلیوں نے شہر عی کے شہر کو فتح کیا
اور اس کے بارہ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا۔ ان کے مویشی اور چیزیں لے لیں
اور شہر کو آگ سے خاک سیاہ کیا۔ اور اس کے بادشاہ کو قتل کر ڈالا۔ پھر یشوع
نے عیبال کے پہاڑ پر مذبح بنایا۔ اور سوختنی قربانی کی۔

پانچ بادشاہوں کو شکست

جب یردن پار کے علاقہ کے حتی۔ اموری۔ کنعانی۔ حزری اور یبوسی بادشاہ
کو بنی اسرائیل کی آمد کی خبر ملی۔ تو انہوں نے مشورہ کر کے اسرائیلیوں سے جنگ

کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان میں سے بعض کے ساتھ صلح ہو گئی۔ مگر یروشلم کے
پانچ بادشاہوں اور ان کی فوجوں سے جنگ ہوئی۔ لیکن خداوند تعالےٰ
نے ان کو شکست دی۔ اور وہ سب ہلاک کئے گئے۔ ان کا ملک بنی اسرائیل
کے قبضہ میں آگیا۔ ان پانچوں بادشاہوں کو قتل کر کے پانچ درختوں پر لٹکایا
گیا۔ اس کے بعد اور علاقوں کے بادشاہوں کو جنگ میں ہلاک کر کے ان کے
علاقے لے لئے۔ اس کے بعد اسرائیلیوں نے بسن کے بادشاہ عوج کو ہلاک
کیا۔ غرضکہ ۳۱ بادشاہوں کا ملک فتح کیا۔ اس کے بعد بعور کے بیٹے بلعام کو
جو نجومی تھا۔ قتل کیا گیا

اسرائیلی فرقوں میں تقسیم میراث

اس کے بعد بنی اسرائیل کے تمام فرقوں میں مفتوحہ ممالک کو تقسیم کیا گیا۔ اور ایک
علاقہ یشوع کو بھی دیا گیا۔ اس طور سے خداوند نے وہ ساری زمین جس کے لئے
اس نے قسم کھائی تھی بنی اسرائیل کو دیدی۔ اور وہ تمام باتیں پوری کر دیں
جن کا اس نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا۔

یشوع کی وفات

اس کے بعد تمام اسرائیلی فرقوں کے لوگ یشوع کے پاس آئے۔ اور اس کی
باتیں سنکر انہوں نے عہد کیا۔ کہ ہم خداوند اپنے خدا کی عبادت کریں گے۔
اور اس کی بات مانیں گے۔ ہم بتوں کو نہ پوجیں گے۔ اسلئے یشوع نے اس روز

لوگوں سے عہد باندھا۔ اور ان کے لئے سِکم میں ایک رسم ادا کی۔ اور ایک سنت مقرر کی۔ اس کے بعد لوگ اپنی اپنی میراث میں واپس چلے گئے۔ اور یشوع نے ایک سو دس سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور اس کی لاش کو افرائیم میں دفن کر دیا گیا۔

یوسف کی ہڈیاں

پھر بنی اسرائیل نے یوسف کی ہڈیوں کو جنہیں بنی اسرائیل مصر سے لائے تھے۔ سکم کی زمین کے اس حصہ میں دفن کیا۔ جسے حضرت یعقوب نے خریدا تھا اور اس طور سے وہ علاقہ بنی یوسف کی میراث ہوئی۔

بنی اسرائیل پر دوسروں کی حکومت

اس کے بعد بنی اسرائیل گمراہ ہو گئے۔ اور بتوں کی پرستش کرنے لگے۔ انہوں نے اجنبی لوگوں کے بتوں کو معبود بنا لیا۔ اس لئے خدا کی طرف سے بار بار ان پر خدا آ ہوتا رہا۔ ہر بار ان کو ہدایت ایک بزرگ کی معرفت کرائی جاتی تھی۔ مگر وہ برابر بدی کرتے تھے۔ لیکن اس کے بعد بنی اسرائیل نے پھر جنگ کی۔ اور مدیانی قوم کو ایسا مغلوب کیا۔ کہ وہ پھر سر نہ اٹھا سکے۔ لیکن جدعون کی وفات کے بعد بنی اسرائیل پھر بت پرستی کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر دوسروں کی حکومت قائم ہو گئی۔ چنانچہ ابی ملک۔ تولع یائر ان پر حکومت کرتے رہے۔ اسیطرح اور بھی کئی بنی اسرائیل پر حاکم رہے۔

دیگر واقعات

اس کے بعد منوحہ کی بانجھ جورو کو فرشتہ نے بشارت دی۔ کہ تجھہ سے بیٹا پیدا ہوگا۔ اس کا نام سمسون رکھنا۔ وہ فلستیوں کو فتح کر کے اسرائیلیوں کو آزادی دلائے گا۔ اس نے کئی کارہائے نمایاں کئے۔ آخر کار فلستیوں نے اسے پکڑ کر اس کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ اور قید میں ڈال دیا۔ اسی طرح اسرائیلیوں کے ساتھ اور واقعات ہوتے رہے۔

سموئیل کی پیدائش

رمضانہ کی بیوی حنہ سے جو بانجھ تھی۔ خدا کی مہربانی سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سموئیل رکھا گیا۔ اور وہ بزرگ ہوا۔ اور جوں جوں اس نے عمر میں ترقی کی۔ توں توں وہ خدا کی نظروں میں بھی برگزیدہ ہوتا گیا۔ اور وہ عیلی کاہن کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا رہا۔ ایک دن خدا نے سموئیل سے رویا میں کہا۔ کہ میں عیلی کے بدکار بیٹوں سے انتقام لوں گا۔ صبح کو سموئیل نے یہ رویا عیلی سے بیان کی۔ اس کے بعد سموئیل خدا کا نبی مقرر کیا گیا۔ اور اسی کی سرکردگی میں فلستیوں سے اسرائیلیوں نے شکست کھائی۔ ۳۰۰۰۰ ہزار اسرائیلی مارے گئے۔ عہد کا صندوق لوٹا گیا۔ اور عیلی کے دو بیٹے مارے گئے۔ یہ سنکر عیلی فوت ہوگیا۔ اور رویا پوری ہوگئی۔

اسرائیلیوں کی فتح

پھر سموئیل نے اسرائیلیوں سے کہا۔ کہ اگر تم سارے اپنے دلوں سے خداوند کی طرف پھرو۔ اور اجنبی معبودوں کو پھینک دو۔ اور خدا کی طرف اپنے دلوں کو جھکاؤ اور اسی کی بندگی کرو تو وہ تم کو فلستیوں کے ہاتھوں سے رہائی دے گا۔ اسرائیلیوں نے اس پر عمل کیا اور مصفاہ میں جمع ہوئے۔ اور سموئیل وہاں عدالت کرنے لگا۔ اس وقت فلستیوں نے ان پر حملہ کیا۔ بنی اسرائیل مقابلہ میں آئے۔ فلستیوں کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گئے۔ اور ان کی بستیاں جو اسرائیلیوں سے لی گئی تھیں۔ اسرائیلیوں کے قبضہ میں آگئیں

ساؤل بادشاہ

چونکہ سموئیل کے بیٹے اس کی راہ پر نہیں چلتے تھے۔ اور وہ خود بوڑھا ہو گیا اس لئے اس نے بنی اسرائیل کے تقاضا پر بنیمینی خاندان کے ایک شخص ساؤل کو ان پر بادشاہ مقرر کیا۔ جو بڑا خوبصورت اور شہ زور تھا۔ اس کی مدد سے بنی اسرائیل کو فلستیوں کی حکومت سے نجات ملی۔ اور ساؤل اسرائیلیوں پر حکومت کرنے لگا۔ لیکن جب وہ گمراہ ہو گیا تو سموئیل کو بڑا رنج ہوا

داؤد نبی

ساؤل کے بعد داؤد نبی ہوا۔ اور اس نے ایک بار فلستیوں کو میدان جنگ

میں شکست دی۔ وہ ساؤل کی فوج کا سپہ سالار بنا۔ وہ ساؤل کو راگ راگنیاں سناتا تھا۔ جب ساؤل کو معلوم ہوا۔ کہ اس کی بیٹی میکل داؤد کو چاہتی ہے۔ تو اس نے داؤد کے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا۔ کہ خدا داؤد کے ساتھ ہے۔ لیکن بعد میں مصالحت ہو گئی۔ اس کے بعد داؤد نے جنگ میں فلستیوں کو بڑی تعداد میں قتل کیا۔ اس وقت ساؤل نے اسے پھر قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر داؤد کی جورو میکل نے اسے خبر دی۔ کہ اگر تو آج رات کو اپنی جان نہ بچائے گا۔ تو کل مارا جائے گا۔ چنانچہ داؤد بھاگ گیا۔ اور کئی مقام میں چھپتا پھرا۔ ساؤل نے داؤد کی خاطر خدا کے کاہنوں کو قتل کر دیا۔ پھر داؤد نے خدا کے حکم سے فلستیوں کو قتل کیا۔ ساؤل داؤد کے تعاقب میں لگا رہا۔ مگر فلستیوں کے حملہ کے باعث یہ کام ترک کر کے اپنے ملک میں واپس آ گیا۔

بادشاہت کی پیشین گوئی

اس کے بعد ساؤل کو ایک غار میں جانے پر داؤد نے قتل نہ کیا۔ جب ساؤل وہاں سے چلا۔ تو داؤد نے تعاقب کر کے اس سے باتیں کیں۔ اور ساؤل نے کہا کہ تو سچ مچ بادشاہ ہوگا۔ اور بنی اسرائیل کی سلطنت تیرے ہاتھوں میں آئے گی۔ اسلئے تو مجھ سے قسم کھا۔ کہ میرے بعد میری نسل کو ہلاک نہ کریگا داؤد نے قسم کھائی اور ساؤل اپنے گھر چلا گیا۔

داؤد کی دوسری بیویاں

اس کے بعد داؤد نے ایک بیوہ عورت ابی جیل سے اور اسکے بعد ایک اور عورت اخینعم سے شادی کی اور ساؤل نے اپنی بیٹی میکل جو داؤد کی جورو تھی ایک اور شخص کو دیدی اور تین ہزار آدمیوں کو ہمراہ لیکر داؤد کا تعاقب کیا۔ اور اگرچہ داؤد کو موقع ہاتھ آگیا تھا کہ ساؤل کو سوتے میں قتل کرے مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ اپنی جوروؤں سمیت فلستیوں کی سرزمین میں چلا گیا۔

عمالیقیوں پر فتح

اس کے بعد فلستیوں نے شہر صقلاج پر حملہ کیا اور آگ لگا کر شہر جلا ڈالا جو عورتیں وہاں تھیں ان کو گرفتار کر لیا اور مال لیا اور چلدیئے۔ اس وقت داؤد نے چار سو نوجوانوں کو لیکر عمالیقیوں کا تعاقب کیا۔ وہ ایک جگہ جشن فتح منا رہے تھے۔ داؤد نے صبح سے لیکر شام تک ان سب کو قتل کر دیا۔ اور تمام مال اور عورتوں جن میں خود اسکی دو بیویاں شامل تھیں چھین لیا۔ اور اس نے بھیڑ بکریاں اور مواشی بھی لیں اور سب کو لیکر واپس آیا۔ اور صقلاج میں قیام کیا۔ اس کے بعد ایک اور معرکہ ہوا۔ اور اس میں ساؤل نے اپنے آپکو ہلاک کر دیا۔ شکست بنی اسرائیل کی ہوئی۔ جب داؤد کو ساؤل اور اس کے بیٹوں کے مارے جانے کی خبر لگی تو اس نے سخت نوحہ کیا اسکے بعد داؤد نے اپنی بیوی میکل کو اس کے خاوند سے چھنوا کر منگا لیا۔

سلیمان کی پیدائش

پھر اسرائیل کے فرقے جیرون میں آئے اور اُنہوں نے داؤد کے سر پر تیل ڈالا اور وہ اسرائیل کا بادشاہ بن گیا۔ اور اُنپر سلطنت کرنے لگا۔ اور اُسکے لئے ایک محل بنایا گیا۔ اس کے بعد فلستیوں سے داؤد کے معرکے ہوتے رہے اور وہ اُنکو مغلوب کرتا رہا۔ اس کے بعد داؤد کے گھر اُس کی بیوی بنت سبع سے بیٹا پیدا ہوا۔ جسکا نام سلیمان رکھا گیا۔

ساؤل کی ہڈیاں

اسکے بعد داؤد نے کئی اور مقامات فتح کیئے اور ایک جنگ میں اسرائیل کے لوگوں کو داؤد کے خادموں نے ۲۰ ہزار کی تعداد میں قتل کیا۔ اس کے بعد ابی سلوم کا قتل ہوا جو داؤد کا بیٹا تھا۔ پھر کچھ اور واقعات ہوئے اور داؤد نے ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی ہڈیوں کو جمع کر کے منگوایا اور اُنکو دفن کر دیا +

اسرائیل پر وباء

اس کے بعد داؤد کی حماقت کے بدلے خدا نے بنی اسرائیل پر وبا نازل کی۔ اور ۷۰ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ داؤد نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا اور وہاں سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ خدا نے اسکی دعا قبول کی۔

سلیمان کی تخت نشینی

جب داؤد بہت بوڑھا ہوگیا تو وہ خلوت گزیں ہوا۔ اور ایک نہایت خوبصورت عورت اُس کی خدمت کے لئے مقرر کیگئی۔ اُس وقت ادونیا نے اپنے آپکو بلند کیا۔ دعوت دی۔ جس میں سلیمان کو نہ بلایا۔

جب یہ خبر بنت سبع کو ملی جو داؤد کی جورو اور سلیمان کی والدہ تھی تو وہ داؤد کے پاس گئی اور اُس سے کہا کہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ سلیمان کو بادشاہی ملے گی مگر ادونیاہ حکومت کرتا ہے۔ جس نے دعوت میں میرے بیٹے سلیمان کو نہیں بلایا۔ اتنے میں ناتن نبی نے آکر داؤد سے شکایت کی کہ ادونیاہ حکومت کرتا ہے۔ اُس نے دعوت میں نہ مجھے نہ سلیمان کو اور نہ خلاون کے کاہن کو بُلایا۔ اُس وقت داؤد نے بنت سبع سے کہا کہ میرے بعد تیرا بیٹا سلیمان تخت پر بیٹھے گا۔ پھر اس نے خلاون کے کاہن اور ناتن نبی سے کہا کہ سلیمان کو میرے خچر پر سوار کرکے لیجاؤ اور کاہن اور ناتن اُسکے سر پر تیل ملیں تاکہ وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہو۔ اس کے بعد اُسے لاؤ اور میرے تخت پر بٹھاؤ میں نے اُسے اسرائیل اور یہوداہ کا حاکم مقرر کیا ہے۔ ادونیاہ ڈرا۔ اسپر سلیمان نے کہا کہ اگر وہ اپنے کو لایق بناکر دکھائے تو اس کا بال بھی زمین پر نہ گرے گا۔ لیکن اگر اُس نے شرارت کی تو وہ مارا جائیگا۔ سلیمان تخت نشین ہوا۔ اور حکومت کرنے لگا۔

مصر کی شاہزادی سے شادی

سلیمان نے مصر کے بادشاہ فرعون سے رشتہ کیا اور فرعون کی بیٹی سے شادی کی۔

اور قبل اس کے کہ اثیاؔ اور خداوند کا گھر اور یروشلم کے چاروں طرف دیواریں
مکمل ہوں وہ مصری شاہزادی کو اپنے یہاں لے آیا۔ اس کے بعد مذبح بنایا
اور اس پر ہزار سوختنی قربانیاں کیں:

عقل و انصاف کی طلب

ایک رات کو خدا نے سلیمان سے خواب میں کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے سلیمان نے
کہا کہ مجھے اب سمجھنے والا دل عنایت کر کہ وہ تیرے لوگوں کی عدالت کرے۔
تاکہ میں نیک و بد میں امتیاز کروں۔ خدا نے یہ بات منظور کر کے کہا کہ تو نے
صرف عقلمندی مانگی ہے کہ عدالت کے وقت خبردار رہے۔ اسلئے میں تجھے ایک
عاقل اور سمجھدار دل عنایت کرتا ہوں۔ نہ تجھسے پہلے کوئی ایسا عادل ہوا اور نہ
بعد میں ہوگا۔ اس کے بعد سلیمان نے یروشلم میں آکر سوختنی قربانی کی۔

سلیمان کا پہلا انصاف

ابھی سلیمان ہیکل میں تھا کہ دو عورتیں جو چھنال تھیں آئیں اور ایک نے کہا کہ
ہم دونوں ایک ہی گھر میں رہتی ہیں۔ میرے ایک بچہ پیدا ہوا۔ تیسرے دن اس
دوسری نے بھی بچہ جنا۔ ایک رات کو ہم دونوں کے سوا گھر میں کوئی اور نہ تھا
اسکا بچہ رات کو مر گیا۔ اس نے میرا بچہ اپنے پاس رکھ لیا۔ اور مرا ہوا بچہ رکھدیا۔
صبح کو میں جاگی۔ تو بچہ مردہ تھا۔ مگر غور سے دیکھا تو وہ بچہ میرا نہ تھا۔ اسپر دوسری
بولی کہ جو زندہ ہے وہ میرا بیٹا ہے۔ اور جو مردہ ہے وہ تیرا ہے۔ اب آپ انصاف

کریں۔ سلیمان ایک تلوار نکالی اور کہا کہ اس زندہ بچے کے دو ٹکڑے کر ڈالو۔
اسپر وہ عورت جس کا وہ بچہ تھا کہنے لگی کہ اسے چیر دو نہیں۔ بلکہ اس دوسری
کو زندہ ہی دیدو۔ دوسری بولی کہ وہ نہ تیرا ہے نہ میرا۔ اسلئے اسے چیر ا جائے۔
اس سے سلیمان سمجھ گیا۔ کہ بچہ پہلی عورت کا ہے۔ اور حکم دیا کہ وہ اسے دیدیا
جائے۔ یہ دیکھکر لوگ ڈر گئے اور سمجھ گئے کہ بادشاہ کو خدا نے انصاف والا
دل دیا ہے۔

سلیمان کی دانش کا شہرہ

سلیمان تمام بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا۔ اور اُس نے اپنے چند سردار مقرر
کئیے۔ اور اسرائیل پر بارہ سردار مقرر کئے۔ اُن میں سے ہر ایک ماہ کی رسد
سلیمان کے محل کے لئے پہنچاتا تھا۔ اس کی گاڑیوں اور گھوڑوں کے لئے چالیس
ہزار تھان تھے۔ اسکے بارہ ہزار سوار تھے۔ سلیمان اور اُس کے دسترخوان
پر کھانا کھانے والوں کے لئے منصبدار پہنچاتا تھا۔ وہ گھوڑوں کے لئے
بھی خوراک دیتا تھا۔ سلیمان کی دانائی کا چرچا ہر ایک قوم میں تھا۔ اس کی
کہی ہوئی ۳ ہزار امثال تھیں اور ۱۰۰۵ گیت تھے۔ اسے تمام مخلوق کا حال
معلوم تھا۔ لوگ دور دور سے اُسکی حکمت سننے آتے تھے۔

ہیکل کی تعمیر

سلیمان نے تمام بنی اسرائیل سے خراج کے طور پر بیگار لی اور قصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے ۴۸۰ برس بعد اپنے
مکان کی تعمیر شروع کی یہ گھر خداوند کیلئے تھا طول اسکا ۶۰ ہاتھ عرض ۲۰ ہاتھ۔ بلندی ۳۰ ہاتھ یہ

ہیکل اور ہیکل کے ساتھ اور بہت سے مکان بنائے۔ اسی میں الہام گاہ اور مذبح بھی بنایا۔ اور تمام مکان پر سونے کا ملمع کیا۔ ہیکل میں مرصع کاری کرائی۔ اور نفیس کام کرایا۔

شاہی محل

اسکے بعد سلیمانؑ نے اپنے لئے بھی محل بنوایا۔ اور اُس کی تعمیر ۱۳ سال میں ختم ہوئی۔ سلیمان نے محل بنوا کر تخت بنوایا اور عمارات تعمیر کرائیں۔ یہ سب بے نظیر اور نہایت خوشنما تھیں۔ اس نے سونے چاندی کے ظروف تیار کرائے اور اُنکو محل میں رکھوایا۔

اسکے بعد عہد کے صندوق کو منگوایا۔ اور اُسے ہیکل میں رکھوایا۔ سلیمانؑ نے مذبح کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگی اور خدا سے عہد کیا۔ خدا سے عرض کی کہ بنی اسرائیل کا ہر طور سے اور ہر حال میں یار و مددگار بنا رہ۔ اُنکی دعائیں سن۔ اُنکا حامی ہو۔ اور اُنکو فتح دے۔ دعا ختم کر کے سلیمان نے بنی اسرائیل کے لئے برکت مانگی پھر قربانیاں لیگئیں۔

ملکہ سبا کی آمد

جب سلیمان کی شہرت ملکہ سبا تک پہنچی تو وہ اُس سے مشکل سوالات کر کے آزمانے کے لئے آئی۔ وہ اپنے ملک سے بڑے کروفر اور ساز و سامان کے ساتھ چل کر یروشلم آگئی۔ اور جو کچھ اُسکے دلمیں تھا۔ اُس نے اس سے حضرت سلیمان کو آگاہ کیا۔ حضرت نے اُسکے تمام سوالات کا جواب دیا۔ کیونکہ آپ سے کوئی بات پوشیدہ نہ تھی۔ جب ملکہ نے سلیمان کی دانش۔ اُسکے گھر۔ اُسکے نوکروں اور دیگر

چیزوں کا حال معلوم کر لیا۔ تو اُس نے کہا کہ جو کچھ میں نے تیری بابت اپنے ملک میں سنا تھا وہ سچ نکلا۔ چونکہ خداوند اسرائیلیوں کو سدا پیار کرتا ہے اسی لئے اُسنے تجھے اُنپر بادشاہ مقرر کیا ہے۔ حضرت سلیمان نے ملکہ سبا کو وہ تمام چیزیں دیں جنکی اُس نے خواہش کی تھی۔ اور وہ رخصت لیکر اپنے ملک کو واپس چلی گئی۔

سات سو بیگمات

سلیمان بادشاہ بہت سی اجنبی عورتوں کو فرعون کی بیٹی کے علاوہ چاہتا تھا۔ جن قوموں کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ تم اُن کے پاس اندر نہ جاؤ۔ اور وہ تمہارے پاس اندر نہ آئیں۔ کیونکہ وہ یقیناً تمہارے دلوں کو اپنے معبودوں کی طرف مائل کرائیں گی۔ سلیمان اُنہیں سے عاشق ہوکے لپٹا۔ بائبل مقدس میں ہے کہ اِس کی سات سو بیگمات تھیں اور تین سو حرمیں۔ جب سلیمان بوڑھا ہوا تو اُسکو جوروؤں نے اُسکے دل کو اپنے معبودوں کی طرف پھیرا۔ اس کا دل خداوند کی طرف مائل نہ رہا۔ جیسا کہ اُس کے باپ داؤد کا تھا۔ اُس نے اجنبی معبودوں عستارات اور ملکوم کی پیروی خداوند کی نظر میں بدی کی۔ اُس نے اجنبی معبودوں کے لئے معبد بنائے اور اُنمیں قربانیاں کیگئیں۔

خدا کی ناراضگی

چونکہ سلیمان کا دل خداوند کی طرف سے پھر گیا۔ اس لئے اُسپر خداوند کا غضب نازل ہوا۔ اُس نے سلیمان سے کہا کہ میں تیرے بعد تیری سلطنت کو تیرے

بیٹے کے ہاتھ سے نکال لونگا۔ اِس غرض کے لئے خداوند نے ادومی ہدد کو سلیمان کے خلاف بھڑکایا۔ علاوہ ازیں خداوند نے الیدع کے بیٹے رزون کو بھی اُبھارا کہ سلیمان کا مخالف ہو جائے۔ خداوند نے یربعام کو بھی سلیمان کے خلاف کر دیا۔ اور اُس نے سلیمان کے خلاف ہاتھ اُٹھایا۔ سلیمان نے اُسے قتل کرنا چاہا۔ مگر وہ بھاگ کر مصرمیں شاہ سیساق کے پاس چلا گیا۔ اور جبتک سلیمان نے وفات نہ پائی وُہ وہیں رہا۔

سلیمان کی وفات

سلیمان کا باقی حال اور سب کچھ جو اُس نے کیا۔ اور اُس کی حکمت یہ تمام باتیں سلیمان کے احوال کی کتاب میں لکھی ہوئی ہیں۔ سلیمان نے یروشلم میں بنی اسرائیل پر پورے چالیس سال حکومت کی۔ اسکے بعد وہ فوت ہوا۔ اور اُس کی لاش اُسکے باپ داؤد کے شہر میں گاڑی گئی۔ اُس کی جگہ اُس کا بیٹا رحبعام بادشاہ ہوا۔

یہ تو ہیں وہ حالات جو مقدس بائیبل میں مرقوم ہیں۔ اب ذرا اسلامی کتب کے اقتباسات بھی ملاحظہ ہوں تاکہ اس دور کے حالات پورے طور سے روشنی میں آجائیں۔

یوشع نبی اور بلم باعور

یوشع نبی جو حضرت موسیٰ کے بھانجے تھے۔ خدا نے اُنکو پیغمبری دی۔ اور وہ بنی اسرائیل کو تیہ سے چالیس سال بعد نکال کر لائے۔ حضرت یوشع نے مخالفوں پر کئی فتوحات حاصل کیں۔ اور شہر بلقا کے بادشاہ مالق کو شکست دی۔ اس پر کافروں نے حضرت بلم باعور سے امداد چاہی کہ اُنکی فتح کے لئے دعا کریں۔ آپ نے کہا کہ یوشع پیغمبر ہیں اور اُنکا لشکر خدا کا فرستادہ ہے۔ ہمیں کیا طاقت کہ ہم اُنکے

لئے بد دعا کریں۔ اس پر بادشاہ نے بلم باعورہ کی عین بیوی کو جس پر بلم فریفتہ تھا روپیہ دیکر بہکایا کہ وہ بلم سے یوشع کے خلاف بد دعا کرائے۔ چنانچہ عورت بضد ہوئی تو بڑے پس وپیش کے بعد آپ نے بد دعا کی اور لڑائی میں یوشع کی فوج کو شکست ملی۔ اسپر یوشع نے خداوند سے زاری کی تو معلوم ہوا کہ ہزیمت بلم کی بد دعاء کا نتیجہ ہے۔ یوشع نے خدا سے عرض کی کہ بلم کی بزرگی چھین لیجائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اس کے بعد یوشع کو کافروں پر فتح ملی۔ پھر یوشع نے پانچ شہروں کے بادشاہوں کو شکست دی اور انکو دار پر کھینچا۔ مختصر کہ یوشع نے اکیس بادشاہوں کو مار کر تمام ملک فتح کئے۔ اور وہ بنی اسرائیل میں تقسیم کر دیئے۔ اور لوگوں پر احکام توریت جاری کیئے۔ کالوت کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ اور ۱۶۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔

کالوت نبی کا حال

حضرت کالوت موسےٰ کی بہن مریم کے خاوند تھے۔ یوشع کی وصیت کے مطابق آپنے بنی اسرائیل کی تمام مہمات اپنے ذمہ لیں اور شاہ بارق کو جو کافر تھا اور اسکے نیاال کو قید کیا۔ دس ہزار کافر قتل کیئے۔ بارق کے ساتھ جو ۷۰ آدمی قید میں تھے انکی انگلیاں کاٹ کر پھینک دیگئی تھیں۔ انکے سامنے روٹی کے ٹکڑے ڈال دیئے جاتے تھے اور وہ انکو کتوں کی طرح اوندھے منہ ہو کے کھاتے تھے۔ آپنے اپنے بیٹے یوساوش کو اپنا قائم مقام مقرر کیا اور انتقال کر گئے۔

حضرت قیل پیغمبر کا حال

تفسیر میں لکھا ہے، کہ حضرت قیل مردے زندہ کرتے تھے۔ آپ نے بنی اسرائیل کو

خدا کے حکم کے مطابق جہاد میں جانے کے لئے کہا۔ اُنھوں نے مرنے کے خیال سے جہاد میں شرکت سے انکار کر دیا۔ اسلئے خدا نے اُن پر طاعون کی بلا نازل کی جس سے بہت سے مرگئے۔ باقی ڈر کے مارے بھاگے۔ جب وہ ایک کوس پر پہنچے تو بھیانک آواز آئی اور سب مرگئے۔ اُنکی لاشیں میدان میں پڑی رہیں۔ حضرت حزقیل کی دعا سے خدا نے اُنکو پھر زندہ کر دیا۔ وہ اپنی میراث میں چلے گئے اور دین موسےٰ کو چھوڑ کر بُت پرستی شروع کی۔ حضرت حزقیل ہجرت کر کے بابل میں جا بسے اور وہیں انتقال کیا۔

حضرت الیاس کا ظہور

حزقیل کے بعد ایک مدت تک بنی اسرائیل میں کوئی پیدا نہ ہوا۔ چنانچہ وہ منتشر ہو کر شام۔ مصر اور دیگر ملکوں میں چلے گئے۔ اُنھوں نے رفتہ رفتہ بُت پرستی زناکاری اور فعل شنیع اختیار کیے۔ صرف تھوڑے سے اسرائیلی دین موسیٰ پر قایم رہے۔ اس کے بعد حضرت الیاس پیدا ہوئے۔ اُنکے زمانہ میں شام میں ایک بادشاہ تھا۔ جس نے تراش کر ایک بُت بنایا۔ اُسکا نام بعل رکھا۔ وہ اُسے پوجتا تھا اور دوسروں کو بھی اُسکے پوجنے کے لئے کہتا تھا۔ حضرت الیاس لوگوں کو اُسکی پرستش سے منع کرتے تھے۔ بادشاہ ایمان لایا۔ اور الیاس کو وزیر بنایا۔ مگر کچھ عرصہ بعد پھر گمراہ ہو کر بُت پرستی شروع کی۔ الیاس نے بددعا کی۔ تو تین سال تک سخت قحط رہا۔ اسکے بعد آپنے دعا کی بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔ مگر گمراہ لوگ ایمان نہ لائے۔ آپ الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے چلے گئے۔ الیسع بھی اُن لوگوں کو نصیحت کرتا رہا۔ مگر وہ مردود ہی رہے۔ الیسع کی وفات کے بعد بنی اسرائیل میں سات سو سال تک کوئی نبی پیدا نہ ہوا۔ اسکے بعد حضرت حنظلہ کا ظہور ہوا۔

حنظلہ نبی کا حال

آپ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے تھے۔ کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی کیجئے۔ ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا۔ اسپر انہوں نے آپکو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ اور بادشاہ طیفور نے حکم دیا کہ حنظلہ کو پکڑ کر ہلاک کر دیں۔ اسلیئے موت کا عذاب نازل ہوا اور دو پہر کے عرصہ میں ہزاروں آدمی مر گئے۔ اسپر بادشاہ نے ایک بلند خانہ بنایا۔ اور بارہ ہزار برج اُس میں بنا کر ہر ایک میں ایک آدمی ننگی تلوار لیکر کھڑا کر دیا۔ کہ موت آئے تو ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ مگر موت کا فرشتہ بادشاہ کے محفوظ مکان میں چلا گیا۔ اُس نے ایک دن کی مہلت مانگی۔ اور پہرہ داروں کو مار پیٹ کی کہ انہوں نے کیوں موت کو آنے سے نہ روکا۔ اسکے بعد بادشاہ اور تمام پہرہ دار مر گئے۔ لیکن جب لوگوں نے حضرت کی بات نہ مانی الغرض وہ وہاں سے چلے گئے۔

طالوت کی جالوت پر فتح

اسکے بعد طالوت بادشاہ ہوا۔ اُس کی ایک بیوی سے لڑکا پیدا ہوا۔ جسکا نام شموئیل رکھا گیا۔ اور اُسے چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔ جسے عہد کا صندوق عمالیقیوں سے واپس مل گیا۔ شموئیل نبی نے طالوت کو اپنی زرہ دی اور وہ غازیوں کے جنگ کے لیئے روانہ ہوا۔ مگر ایک نافرمانی کے باعث اسی ہزار میں سے تقریباً سب فوت ہوگئے۔ صرف ۳۱۳ زندہ رہے۔ اور وہی جالوت کے ایک لاکھ آدمیوں کے مقابلہ کے لیئے گئے۔ جالوت نے طالوت سے کہا کہ میری یہ شان نہیں کہ تمہاری سے میرا لشکر لڑے۔ اسلئے تم اطاعت قبول کرلو۔ آخر کار جالوت خود لڑنے آیا۔ اُسکے مقابلہ میں داؤد نامی آیا جسے طالوت نے زرہ پہننے کے لیئے دیدی وہ جالوت کے

مقابلہ میں گیا۔ اور اُسے ہلاک کر دیا۔ لڑائی کے بعد طالوت نے اپنی بیٹی داؤد کے ساتھ بیاہ دی۔ اور اُسے نصف سلطنت بھی دیدی۔ بعد میں داؤد کو نبوت ملی۔

سلطنت داؤد کے قبضہ میں

چونکہ لشکری داؤد سے موافقت رکھتے تھے۔ اس لئے اُسے خوف ہوا کہ داؤد کہیں اُسکی سلطنت نہ چھین لے۔ داؤد پہاڑ کے کنارے ایک مسجد میں، عابدوں سمیت عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ اس لئے طالوت اُنکے مارنے کے لئے گیا۔ مگر اُسے اور اُسکے لشکر کو نیند آ گئی۔ داؤد باہر نکلے۔ اُسکی تلوار پتھر سے دو ٹکڑے کر کے اور کاغذ کے ایک پرزہ پر تلوار توڑنے کا حال درج کیا۔ جس میں صلاح دی کہ طالوت یہاں سے چلا جائے۔ پھر دونوں ٹکڑے اور پرزہ طالوت کے سینہ پر رکھدیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو پرزہ پڑھا۔ اور پشیمان ہو کے بیت المقدس میں چلا گیا۔ مگر لوگوں کو داؤد اور عابدوں کے قتل کے لئے چھوڑ گیا۔ لوگوں نے عابدوں کو قتل کر دیا۔ مگر داؤد سلامت رہ گئے۔ اسکے بعد جنگ ہوئی۔ اور طالوت مارا گیا۔ داؤد نے اُسکی سلطنت پر قبضہ کر لیا +

چرند و پرند بیہوش

سلطنت ملنے کے بعد داؤد کو پیغمبری بھی مل گئی۔ آپ حضرت یعقوب کی اولاد میں سے تھے۔ آپکو خدا نے اسقدر طاقت دی تھی کہ کوئی بادشاہ آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اور آپکی آواز ایسی خوش الحان تھی کہ جب آپ زبور پڑھتے تھے تو پانی بہنے سے تھم جاتا تھا۔ آپ زبور کو اس طرح کے الحان سے پڑھتے تھے جن کو سن کر چرند پرند اور دیگر جانور پرواز کرتے اور زمین پر حرکت کرتے وقت ٹھہر جاتے اور بیہوش ہو جاتے تھے۔ پتیاں درختوں کی زرد ہو جاتی تھیں۔ پتھر موم ہو جاتے تھے۔

اور پہاڑ جنبش میں آجاتے تھے۔ اور داؤد کے ساتھ حمد خدا کرتے تھے۔ آپکے پڑھنے کی آوازسے کافر بیہوش اور مردہ ہوجاتے تھے۔ یہ آپکی تلاوت کا ایک معجزہ تھا۔ دوسرا معجزہ یہ تھا کہ خدا نے آپکی انگلیوں میں ایسی حرارت دی تھی۔ کہ اُن سے چھونے سے لوہا پگھل کر نرم ہوجاتا تھا۔

بلا میں مُبتلا

ایک مرتبہ داؤد نے ابراہیم۔ اسحاق اور یعقوب پیغمبروں کی بزرگیوں کا حال پڑھکر خیال کیا کہ اُنہوں نے کیا کام کیئے تھے۔ جو بڑے اور بزرگیاں پائیں۔ اُسی وقت خدا کا پیغام آیا کہ خدا نے اُنپر بلا نازل کی۔ اور اُنہوں نے صبر کیا۔ اس لئے بزرگی ملی۔ داؤد نے کہا کہ الٰہی تو مجھے بھی بلا میں مبتلا کر۔ تاکہ بزرگی حاصل کروں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اُس کی کیفیت یہ ہے کہ ایک دن آپ گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک نہایت خوبصورت پرند آگیا۔ آپنے اُسے اپنے لڑکوں کے لئے پکڑنا چاہا۔ وہ بالاخانہ پر چلا گیا آپنے تعاقب کیا تو وہ ایک باغ کے بالاخانہ پر جا بیٹھا۔ آپ تعاقب میں وہاں بھی گئے۔ وہ باغ ایک عورت بلطشا نامی کا تھا۔ جو باکرہ تھی۔ وہ باغ کے حوض میں برہنہ نہا رہی تھی۔ (قصص الانبیا) آپکی نظر اُسپر جا پڑی۔ تو اُس کے متعلق دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ عورت تاڑ گئی۔ کہ داؤد اُسکے خواہاں ہیں۔ اسلئے تمام بدن بالوں سے ڈھانپ لیا۔ اور داؤد کے دلمیں تخم محبت بو دیا۔ آپ بالاخانہ سے اُتر کر اُسکے پاس گئے۔ اور پوچھا کہ پرند کسکا ہے۔ وہ بولی بلطشا کا۔ آپنے کہا۔ کیا اُس کا شوہر ہے۔ وہ بولی چند روز ہوئے کہ میری شادی آوریا نامی شخص سے ہوئی ہے۔ مگر ابتک ہمبستری نہیں ہوئی۔ یہ سُن کر داؤد نے آوریا کو بلایا اور روپیہ پیسہ دیکر جنگ میں بھیجدیا۔ جہاں وہ مارا گیا۔ اُسکی وفات کے ایک سال بعد آپنے بلطشا سے شادی کر لی۔ آپکی ننانوے بیویاں پہلے تھیں۔ اب ایک سو

ہو گئیں۔ جب دو فرشتوں نے آپکو ایک واقعہ سنا کر بطشبا سے شادی کا واقعہ یاد دلا دیا تو آپ نادم ہوئے۔ اور اپنی خطا یعنی بطشبا سے شادی کرنے کے واقعہ پر خدا سے رو رو کر معافی مانگتے رہے۔ خدا نے آپ کو معافی دیدی۔ اس معافی کے متعلق کئی روایات ہیں۔ جو بخوف طوالت قلم انداز کر دیگئیں۔

حضرت داؤد کا انتقال

حضرت داؤد نے کئی زبردست انصاف کئے۔ قیامت کے عذاب و ثواب کا نظارہ اپنی قوم کو دکھایا۔ اس کے بعد اپنے بیٹوں کا اس غرض سے امتحان لیا کہ اُنمیں سے جو لایق ہو اُسے ولیعہد بنائے۔ اور تخت پر بٹھائے۔ اس امتحان میں آپکا فرزند سلیمان جو انصاف کے معاملات میں بھی آپکو مشورہ دیتے رہتے تھے پورے اُترے۔ اسلئے آپ نے اُنکو تخت پر بٹھا دیا۔ حضرت سلیمان آپکی اُس بیوی سے تھے جسکا نام بطشبا تھا۔ سلیمان کو تخت نشین کر کے آپنے گوشہ نشینی اختیار کیا۔ اور عبادت میں مشغول رہے۔ اور جب آپکی عمر ایک سو برس اور بعض روایات کے مطابق ایک سو بیس برس کی تھی۔ تو آپ کا انتقال ہو گیا ۔

انسان بندر بن گئے

حضرت داؤد کی زندگی سے اور دو واقعات کا تعلق ہے۔ اُنمیں سے ایک یہ ہے کہ جب آپ بلا میں مبتلا تھے تو بنی اسرائیل نے اکثر احکام توریت چھوڑ کر خلاف شرع کام کئے۔ مثلاً ہفتہ کے دن شکار کرنا اور کاروبار کرنا جو توریت میں ممنوع تھا شروع کیا۔ اسلئے اُنکی صورتیں خدا کے غضب سے مسخ ہو گئیں یعنی بدل گئیں

اور وہ بندر بن گئے۔ مشہور حکیم لقمان آپ کے دوستوں میں سے تھے۔ جن کی حکمت سے حضرت داؤد کو بھی فائدے پہنچے تھے۔ لیکن چونکہ لقمان کے حالات زندگی کا آپ کی نبوت یا ذات سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے وہ قلم انداز کئے جاتے ہیں:۔

حضرت سلیمان کے حالات

کتب جامع التواریخ اور قصص الانبیاء میں مرقوم ہے کہ حضرت سلیمان جو بطشا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے جب آپ کا تخت نکلتا تھا تو ہوا پر چلتا تھا۔ ہوا کے تمام پرند جھنڈ کے جھنڈ آ کے پروں سے سلیمان پہ سایہ کرتے تھے دائیں جانب آدمیوں کی اور بائیں جانب پریوں کی فوج ہوتی تھی اور سب کے پیچھے دیو کھڑے ہوتے اور پرند و چرند دائیں بائیں اور آگے پیچھے حلقہ باندھے چلتے تھے۔ آپکی حکومت جنات پر بھی تھی۔ آپکے تخت کو ہوا نصف دن میں ایکماہ کی مسافت پر پہنچا دیتی تھی۔

حرم سرا محل اور تخت

حضرت سلیمان نے ایک ایسا عالیشان اور پر تکلف مکان بنوایا جسکا طول اور عرض ۳۶ کوس تھا۔ اینٹیں اسکی سونے چاندی کی تھیں۔ اسمیں یاقوت زمرد جڑے ہوئے تھے۔ اسمیں سات سو مکان سات سو بیگمات اور تین سو مکانات تین سو لونڈیوں کے واسطے بنوائے۔ ایک طرف آپنے ایک اور عالیشان مکان بنوایا تھا۔ جو ۱۲ کوس لمبا تھا۔ اور اس میں ہاتھی دانت کا تخت رکھا تھا جسمیں لعل فیروزہ زمرد اور موتی جڑے ہوئے تھے۔ اسکے گرداگرد سونے کی اینٹیں لگائی تھیں چار

کونوں پر چار درخت چاندی کے تھے۔ اور اُنکی ڈالیاں سونے کی تھیں۔ پتے اُسکے زمرد کے تھے۔ ہر ڈالی پر طوطی اور طاؤس بنکے اُسکے پیٹ کے اندر مشک اور عنبر بھرا تھا۔ ڈالیوں میں خوشے انگور کے لعل و یاقوت سے لگے ہوئے تھے۔ تخت کے نیچے دائیں بائیں ہزاروں ٹہنیاں سونے چاندی کی لگائی تھیں۔ اُنپر بڑے بڑے آدمی اور پریاں بیٹھتی تھیں۔ سلیمان کی پشت پر دیو پری اور غلام کھڑے ہوتے تھے۔ تخت کے ہر جانب ایک شیر زمرد کا تھا۔ اور وہ ستون یاقوت کے۔ اور اُنپر دو کبوتر سونے کے تھے۔ جب آپ تاج شاہی سر پر رکھکر اُسپر پاؤں رکھتے تو ہیبت سے تخت حرکت میں آتا۔ اور طاؤس و طوطی اپنے پر پھیلا دیتے۔ اور اُنسے مشک و عنبر کی خوشبو نکلتی۔ اور دونوں شیر آپکے سامنے سرنگون رہتے۔ اور کبوتر ایک دوسرے ستون پر جا بیٹھتے۔ آپ تخت پر بیٹھ کر توریت پڑھتے۔ اور مخلوقات پر حکمرانی کرتے تھے۔ آپ سب کی بولی سمجھتے تھے۔

آپ کا باورچی خانہ

آپکا باورچیخانہ اتنا بڑا تھا جس میں ہر روز ستر ڈھیریاں نمک کی خرچ ہوتی تھیں۔ باوجود اس کے آپ اپنے نعمتخانہ سے کوئی چیز نہ کھاتے تھے۔ آپ زنبیل تیار کرتے۔ اُسے فروخت کر کے جو منگاتے اُسے اپنے ہاتھ سے پیس کے اور روٹی پکا کر شام کو بیت المقدس میں لیجاتے اور درویش اور غریب لوگوں کے ساتھ بیٹھکر اُسے کھاتے اور خدا کا شکر بجا لاتے۔

تمام مخلوقات کی دعوت

ایک دن حضرت نے خدا سے اجازت لیکر تمام مخلوق کی دعوت کا سامان تیار کرکے

کیا۔ جس میں جل میں تھل میں دریا میں خشکی میں پہاڑ میں رہنے والی مخلوق۔ انس
دیو۔ پری و خوش طیور۔ مور ملخ۔ مکھی۔ ہوائی کیڑے۔ مکوڑے۔ سب کو مدعو کیا
مگر جتنا کھانا پکایا گیا تھا۔ اُسے ایک مچھلی ایک ہی لقمہ میں کھا گئی۔ مگر بھوکی رہی
اُسے اتنے ہی بڑے دو اور لقمے پیٹ بھرنے کے لئے درکار تھے۔ یہ حالت دیکھ کر
آپنے سجدہ کر کے خدا کی جناب میں توبہ کی اور کہا کہ روزی دینے والا سب کو
تو ہی ہے جیسا کہ تو نے میری عرض سے پیشتر فرمایا تھا۔

چیونٹیوں کے بادشاہ سے ملاقات

ایک دن حضرت سلیمان اپنے تخت پر معہ اپنے وزیروں وغیرہ کے سوار چیونٹیوں
کے مُلک میں پہنچے۔ تو اُنکے بادشاہ نے اُنکو حکم دیا کہ بلّوں میں گھس جاؤ۔ کہیں
ایسا نہ ہو کہ پس جاؤ۔ حضرت نے اُسنے پوچھا کہ تم نے میرا کیا ظلم دیکھا کہ ایسا
حکم دیا۔ اُس نے جواب دیا کہ حکم اس لئے دیا ہے کہ اگر وہ سہواً آپکے گھوڑوں
کی ٹاپوں تلے آجائیں تو وہ مر جائینگی۔ اس کی اپنی رعایا پر یہ شفقت دیکھ کر آپ
بہت خوش ہوئے۔ پھر چیونٹی نے بات چیت میں کئی راز قدرت آپ پر کھولے۔
اور آپکی معہ ہمراہیوں کے ضیافت کی۔ صرف ٹڈی کی ایک ٹانگ لاکر آپکے سامنے
رکھی۔ جس سے آپ اور آپکا لشکر سیر ہو گیا۔ پھر بھی ٹانگ کا ایک حصہ بچ رہا۔ یہ حال
دیکھکر آپکو تعجب ہوا۔ اور آپنے خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ پروردگار۔ تیری قدرت
بے انتہا ہے۔

ملکہ بلقیس سے شادی

حضرت سلیمان کو ہُدہُد نے خبر دی کہ سبا کے ملک میں ایک حسین عورت ہے جو دیو

اور پری سے پیدا ہوئی ہے۔ وہ اُس ملک کی ملکہ ہے۔ بڑی دولت اور حشمت والی ہے۔ لیکن بُت پرست ہے۔ کیونکہ آفتاب کی پرستش کرتی ہے۔ یہہ سُنکر حضرت نے ملکہ سبا کو ایک خط لکھا۔ اور اُسے ہُدہُد کے حوالہ کیا۔ اس میں اُسے دعوت دیگئی تھی کہ وہ بُت پرستی چھوڑکر خدا پرستی اختیار کرے۔ ہُدہُد گیا تو ملکہ کو سوتے ہوئے پایا۔ اُس نے وہ خط اُسکے سینہ پر رکھدیا۔ جب بیدار ہوئی تو وہ پڑھکر وزیروں سے مشورہ کیا۔ پھر اُسنے اپنے پیغامبر روانہ کیئے۔ تاکہ وہ اُسکی بتائی ہوئی باتوں کی آزمائش کریں۔ اُس نے ایلچیوں سے کہا کہ اگر سلیمان نبی ہیں تو وہ ان تمام باتوں کی حقیقت بیان کر دینگے۔ اور یہی اُنکے معجزات ہونگے۔ چنانچہ ایلچی حضرت سلیمان کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اور ملکہ کی شرائط پیش کیں۔ آپنے تمام چیزوں کی حقیقت آشکارا کی۔ اور وہی کام کیئے جنکی آپ سے آرزو کی گئی تھی۔ ایلچیوں کا اطمینان ہوگیا۔ اور وہ اُنہوں نے واپس جاکر ملکہ سے تمام باتیں بیان کر دیں۔ ملکہ وہاں سے روانہ ہوئی۔ اور حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور حضرت کی باتیں دیکھکر معتقد ہوگئی۔ وہ خدا پر ایمان لے آئی وہ کنواری تھی حضرت اُسے نکاح میں لائے اور اُسے تمام بیگمات پر شرف دیا گیا۔

صیدون کی فتح

بلقیس کے قصہ سے فراغت پاکر حضرت سلیمان نے ملک صیدون کو تسخیر کیا جسکی کیفیت یہہ ہے کہ وہ بڑا عظیم الشان شہر تھا۔ وہاں جادو کے مخلوق تھے۔ وہ دشمن کی آمد کی خبر اپنے بادشاہ کو کر دیتے تھے۔ اور دشمن کو جادو کی چیزوں کی مدد سے ہلاک کر دیا جاتا تھا۔ حضرت سلیمان نے اُسپر غلبہ پایا۔ بادشاہ مارا گیا۔ اور اُس کی حسین کنواری لڑکی کو اپنے نکاح میں لائے اُسکے باپ کا نام عنکبود تھا۔ اور ملک صیدون کا

جادوگر بادشاہ تھا +

صورت کی پوجا

اس عورت نے کہا کہ میں تمہارے مذہب پر ایمان لا کر تم سے شادی کر لوں گی۔ مگر اس سے پیشتر باپ سے میری ملاقات کرا دو۔ چنانچہ حضرت نے اُسکے باپ کا سر اُسے دکھایا اور اُسکی تسکین ہوگئی۔ ایک دن شیطان کے بہکانے سے اُس نے حضرت سے اجازت لیکر اپنے باپ کی صورت کی مورت بنائی۔ اور اُس سے دل خوش کرنے کے بہانہ سے اُسے سامنے رکھا۔ چونکہ اُس زمانہ میں صورت بنانا شرع میں ممنوع نہ تھا۔ اس لئے حضرت نے اُسکی اجازت دیدی۔ کیونکہ حضرت اُسے بہت چاہتے تھے۔ اور اُسے تمام بیویوں سے عزیز رکھتے تھے۔ لیکن اس عورت نے خفیہ خفیہ اُس صورت کی عبادت کی۔ اس لئے حضرت سلیمان پر عتاب ہوا۔ انگشتری جدا ہوگئی تخت آپ سے چھن گیا۔ اور ماہی گیر کے یہاں ملازمت کی اور اُسکی لڑکی سے نکاح کیا۔

عذاب سے نجات اور موت

ایک دن آپنے دو مچھلیاں پکڑیں۔ جنمیں سے ایک بیوی کو پکانے کے لئے دی۔ اُسکے اندر سے انگشتری نکلی۔ جسکی روشنی سے تمام گھر روشن ہوگیا۔ اُسے آپنے پہن لیا۔ اور تمام جن و دیو و پری آپکے پھر ماتحت ہوگئے۔ گئی ہوئی سلطنت پھر مل گئی۔ اسکے بعد آپ نے داؤد کی بنائی ہوئی ہیکل میں اضافہ کیا۔ اور اس کی شان بڑھانے کے لئے اُسے مزین کیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپکا انتقال ہوگیا +

حضرت مسیح اور اُنکے حواری

حضرت سلیمان کے بعد اور بہت سے نبی اور پیغمبر ہوئے جنمیں سے بعض کے حالات مقدس بائیبل میں اور بعض کے حالات اسلامی کتب میں پائے جاتے ہیں اور اُنمیں سے چند کے کچھ حالات نذر ناظرین کرکے حضرت مسیح کے حالات ذرا تفصیل سے درج کیے جائینگے ؛؛

جیسا کہ مقدس بائیبل میں ذکر آتا ہے حضرت سلیمان کے بعد اُنکا بیٹا رجعام بادشاہ ہوا۔ اسکے بعد کئی اور بادشاہ بنی اسرائیل میں ہوئے۔ اُنپر خدا کا کلام نازل ہوا۔ اور اُنکی جنگ و جدال بھی ہوئی۔ اُن سب کے حالات بائیبل کی کتاب سلاطین دوئم میں مفصل درج ہیں۔ اِن واقعات میں سے بعض نہایت دلچسپ ہیں۔ بنوکدنضر جو یروشلم سے تمام چیزیں لوٹ کر لے گیا انکو فارس کا بادشاہ خورس وہاں سے واپس لایا اور یروشلم میں چڑھایا۔ اور بیت اللہ پھر بنایا گیا۔ اسکے بعد شاہ دارا نے بیت اللہ بنانے میں مدد دی؛

بنی اسرائیل میں جو اور نبی ہوئے ہیں اُنکے نام یہ ہیں حضرت عزرا۔ حضرت نحمیاہ۔ کرستر نبی۔ ایوب نبی۔ یسعیاہ نبی۔ یرمیاہ نبی۔ حزقی ایل نبی۔ دانی ایل نبی۔ ہوسیع نبی۔ یوائیل نبی۔ عموس نبی۔ میکاہ نبی نحوم نبی۔ حبقوق نبی۔ صفنیاہ نبی۔ حجی نبی۔ ذکریاہ نبی۔ ملاکی نبی۔ اِن تمام نبیوں پر خدا کے جو احکام نازل ہوئے۔ اور اُنکے زمانہ میں جو واقعات گزرے وہ مقدس صحائف کی شکل میں بائیبل میں درج ہیں۔ لیکن چونکہ اُنکے مختصر حالات بھی کئی سو صفحات میں آئینگے۔ اِس لئے اُنکو قلم انداز کیا جاتا ہے۔

اصطبل میں پیدائش

اب ہم حضرت مسیح کی طرف رجوع لاتے ہیں اور انکے جو حالات نئے عہدنامہ کی چاروں انجیلوں میں درج ہیں انکو ناظرین کے نذر کرتے ہیں۔

مسیح کے حالات کا معدن

حضرت یسوع مسیح کے متعلق پیشین گوئیاں تو بائیبل کی مختلف کتب میں موجود ہیں کہ وہ کس صفات والی ہستی ہوگی۔ اور کب اسکا ظہور ہوگا۔ لیکن اسکے حالات چار انجیلوں یعنی متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا میں مفصل طور سے درج ہیں۔ اور وہی ایک طور سے درج ہیں اور وہی ایک طور سے عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق مسیح کے مستند کارنامے ہیں۔

یسوع مسیح کا نسب نامہ

یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہیم کا جو نسب نامہ انجیل میں درج ہے اس سے عیاں ہے کہ آپ حضرت ابراہیم کی نسل سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل میں سے۔ چنانچہ ابراہیم سے لیکر نسلاً بعد نسلاً آپ یعقوب کے فرزند یوسف سے اور اسکی بیوی مریم سے پیدا ہوئے تھے۔ آپ حضرت ابراہیم کی ۴۲ ویں پشت میں تھے۔

یسوع کی پیدائش کس طرح ہوئی

جب آپکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پیشتر وہ (مریم) روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس مریم کے شوہر یوسف نے

جو راستباز تھا اور اُسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چپکے سے اُسکے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں پر سوچ رہا تھا کہ خداوند کے فرشتے نے اسے خواب میں دکھائی دیکر کہا کہ اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی مریم کو لے آنے سے نہ ڈر۔ کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔ وہ بیٹا جنے گی۔ اور تو اُسکا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہ اپنے لوگوں (امرت) کو اُنکے گناہوں سے نجات دیگا۔ اور یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے۔ پس یوسف نے جاگ کر فرشتہ کی بات پر عمل کیا اور اپنی بیوی کو اپنے یہاں لے آیا۔

بیت لحم کو روانگی

جس زمانہ میں مسیح پیدا ہوا اُن دنوں روم کا بادشاہ قیصر اگسٹس تھا۔ اسنے حکم جاری کیا کہ تمام سلطنت کے لوگوں کی مردم شماری کی جائے اور آئندہ اس کے مطابق محصول اور جزیہ لیا جائے۔ جن ممالک پر وہ حکمران تھا اُنمیں سے ایک فلسطین تھا۔ جسکا بادشاہ ہیرودیس قیصر روم کا باجگذار تھا۔ حکم مردم شماری سے یہودیوں میں بڑی ہلچل پڑ گئی۔ اور وہ دستور کے مطابق اپنے باپ داداوں کے علاقہ کو اسم نویسی کے لئے چلدیئے۔ چنانچہ یوسف اور مریم ناصرت سے بیت لحم کیطرف روانہ ہوئے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو سرائے میں جگہ نہ ملی اسلئے یوسف نے اصطبل کے ایک گوشہ پر جہاں گھوڑے اور خچر بندھے تھے رات گذاری اور اُسی جگہ مریم کے پیٹ سے مسیح پیدا ہوئے۔ مریم نے آپکو چیتھڑوں میں لپیٹ کر چرنی میں دھر دیا۔

مسیح کے درشن

جب مسیح پیدا ہو گیا تو مجوسی پورب سے یروشلم میں یہہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے۔ کیونکہ پورب میں اسکا ستارہ دیکھکر ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سُنکر ہیرودیس گھبرایا۔ اور اُس نے سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کرکے اُن سے پوچھا کہ مسیح کی پیدایش کہاں ہونی چاہیئے۔ اُنہوں نے کہا کہ بیت الحم میں۔ اُس نے حکم دیکر مجوسیوں سے کہا کہ اسے تلاش کرکے مجھے اطلاع دو۔ چنانچہ ستارہ کی مدد سے وہ اصطبل میں پہنچے اور مسیح کو دیکھکر سجدہ کیا۔ مگر خواب میں ہدایت پاکر وہ ہیرودیس کے پاس واپس نہ گئے۔

ناصرت میں قیام

خدا نے یوسف کو خواب میں کہا کہ اُٹھ بچے اور اُس کی ماں کو لیکر مصر کو بھاگ جا اور جب تک میں نہ کہوں وہیں رہنا۔ ہیرودیس اس بچے کی تلاش میں ہے تاکہ اسے ہلاک کر دے۔ چنانچہ یوسف مصر کو چلا گیا۔ اور جب ہیرودیس فوت ہو گیا تو وہ بیوی اور بیٹے کے ساتھ واپس آکر شہر ناصرت میں مقیم ہوا۔ اُسی جگہ قیام کے باعث مسیح کو یسوع ناصری بھی کہتے ہیں۔

۱۸ سال کا زمانہ

ہیرودیس نے مسیح کی ہلاکت کا ارادہ اس وجہ سے کیا تھا کہ کسی نے اُس سے کہا تھا کہ اسے یہودیوں کا ایک لڑکا جان سے مار ڈالیگا اسلئے اُسکے اشارے سے ہزاروں بچے ہلاک کئے گئے۔ مگر خدا کی قدرت سے یسوع سلامت رہ گیا۔

مسیح ۱۲ سال کی عمر میں ناصرت واپس آیا۔ اس کے بعد وہ یروشلم ایک عید یعنی میلہ میں شرکت کے لئے گئے۔ ناصرت کے مقام میں مسیح کا شغل کیا تھا۔ اسکی بابت کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ اور نہ اس زمانہ تک کے حالات معلوم ہوئے۔ جبکہ مسیح نے اپنے مقصد کے متعلق پرچار شروع کیا۔ اور جبکہ اس کی عمر ۳۰ سال کی تھی۔ ایک خیال ہے کہ اس عرصہ میں ناصرت سے چلا گیا۔ اور تبت و ہندوستان میں تعلیم پاتا رہا۔ چنانچہ روسی سیاح نوٹوویچ نے مسیح کی جو سوانح عمری لکھی ہے اُس میں لکھا ہے کہ اسے تبت میں ایسی سوانح عمری ملی جو مسیح کی ہے اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے زندگی کے ۱۸ سال ہندوستان و تبت میں گذارے اور وہاں بہت کچھ سیکھا۔ خیر وہ ۱۸ سال کہیں رہا۔ مگر جب اس زمانہ کے بعد وہ میدان عمل میں آیا تو سلطنت روم اور فلسطین میں ایک بڑی ہل چل پیدا ہو گئی۔

ملک کی حالت

جب مسیح کے میدان اشاعت میں قدم رکھا تو اُسکے ملک میں کئی خرابیاں پیدا ہو گئی تہیں۔ بنی اسرائیل کو بہت دُکھ دیا جاتا تھا۔ فریسی و فقیہی صدوقی فرقوں کا بڑا زور تھا۔ وہ جو چاہتے تھے کر لیتے تھے۔ کوئی اُنکی مخالفت نہ کر سکتا تھا۔ بد اخلاقی بڑھی ہوئی تھی۔ خدا پرستی مفقود ہو گئی تھی۔ زیادہ تر حکام جابر تھے۔ یہ دیکھ کر مسیح کو بڑا رنج ہوا۔ اور اُس نے حالت کی اصلاح کے لئے ارادہ کر لیا۔

یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ

"مسیح کی خوشخبری ایک بنیادل شخص یوحنا نامی دیتا پھرتا تھا۔ اور لوگوں کو ہدایت کرتا تھا کہ توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی"۔ مسیح اسکا حال سُنکر اُسکے پاس گیا

اور اُسکے ہاتھ سے پانی کا بپتسمہ لیا۔ اُس وقت آسمان سے یہ آواز آئی کہ "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔"

منادی اور شہرت

اُس وقت ابلیس مسیح کو جنگل میں لیگیا۔ تاکہ اسکی آزمائش کرے۔ وہاں مسیح نے چالیس رات اور چالیس دن فاقہ کیا۔ لیکن اُسکے بہکانے میں نہ آیا۔ جب اُس نے سُنا کہ یوحنا گرفتار کر لیا گیا تو اُس نے کفرنحوم میں جاکر یہ منادی شروع کی۔ کہ "توبہ کرو" کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔" اُس نے گلیل کے علاقہ میں منادی کی اور اپنے ساتھ کئی آدمیوں کو رکھا۔ اس نے لوگوں کی بیماری اور کمزوری کو دور کیا بدروحیں نکالیں مرگی والوں کو تندرست کیا۔ اپاہجوں کو چنگا کیا۔ یہاں سے وہ کئی اعلیٰ مقامات میں گیا۔ اور ایک جگہ بڑی بھیڑ دیکھکر پہاڑی پر گیا اور وہاں اُن سے دس احکام خدائی بیان کئے۔ جنکو "پہاڑی وعظ" کہتے ہیں۔ اس وعظ میں بہت سی باتیں بیان کی تھیں۔ اسکے ختم ہونے کے بعد لوگ اُسکی تعلیم سے حیران ہوکر کہنے لگے کہ وہ اُن کو فقیہوں کی طرح نہیں۔ بلکہ صاحب اختیار کی طرح تعلیم دیتا ہے۔

مسیح کے بعض معجزات

اسکے بعد مسیح نے ایک کوڑھی کو ہاتھ لگایا اور وہ تندرست ہوگیا۔ پھر کفرنحوم میں جاکر ایک فالج زدہ نوکر کو چنگا کر دیا۔ پھر پطرس کی ساس کو ہاتھ لگایا تو اُسکا بخار اُتر گیا۔ شام کو کئی لوگوں میں سے بدروحوں کو نکالا۔ وہ وہاں سے روانہ ہوکر کشتی میں سوار ہوا تو اُس نے آندھی کا طوفان روک دیا۔ اور پانی کو حکم دیکر تھام دیا۔ پھر اس نے کئی اور آدمیوں میں سے بدروحیں نکالیں اور اپنے شہر میں آکر ایک مفلوج سے کہا

کہ اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا۔ اور اپنے گھر چلا جا۔ چنانچہ وہ اُٹھکر گھر چلا گیا۔ پھر اُسنے ایک سردار کی لڑکی کا جو مر گئی تھی ہاتھ پکڑا اور وہ اُٹھ بیٹھی۔ اِس سے اُس علاقہ میں مسیح کی شہرت پھیل گئی۔ پھر اُس نے اندھوں کو چھوکر اُنکو آنکھیں عطا کیں ایک گونگے کو تندرست کیا۔ اسی طرح بعد میں بھی معجزے دکھلائے۔

بارہ شاگردوں کو اختیار

پھر اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلاکر اُنکو یہ اختیار دیا کہ وہ بدروحیں نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور کمزوری کو دور کریں۔ اِن شاگردوں کے نام یہ ہیں:- (۱) شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے (۲) اُسکا بھائی اندریاس۔ (۳) زبدی کا بیٹا یعقوب (۴) اسکا بھائی یوحنّا۔ (۵) فلپس (۶) برتھلمیو (۷) توما (۸) متی (۹) حلفئی کا بیٹا یعقوب (۱۰) تدی (۱۱) شمعون قنانی (۱۲) یہوداہ اسکریوتی جس نے اسے پکڑوایا تھا۔

شاگردوں کو تعلیم اور ہدایت دیکر اُنکو رخصت کیا۔ اور اپنے پروگرام میں لگ گیا۔ اور منادی کرنا پڑا شاگردوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسکے لئے بہت کام کیا۔

موت اور زندہ ہونیکی پیشین گوئی

مسیح کی طاقت واثر ترقی کرتے گئے۔ تو فریسی اور فقیہی اُس سے حسد کرنے لگے۔ کیونکہ اُسکی تعلیم سے اُنکا اقتدار کم ہوتا تھا۔ اتنے میں یوحنّا کو قتل کر دیا گیا۔ تو مسیح جنگل میں جاکر اُس کی وفات پر افسوس کرتا رہا۔ مگر لوگوں نے یہاں بھی اُسکا پیچھا نہ چھوڑا۔ ایک طرف اُسکی طاقت بڑھتی جاتی تھی۔ دوسری جانب اُس کے مخالفوں کی طاقت زور پکڑ رہی تھی۔ اسلئے مسیح نے کھلم کھلا منادی شروع کی اور

اور یروشلم جاکر کاہنوں کے سردار کو دعوت حق دی اور شاگردوں سے کہا کہ اسطرح بنی آدم بھی انکے ہاتھ دکھ اٹھائیگا۔ یہ اُسکی موت کی پیشین گوئی تھی اور جب یسوع اور شاگرد جنگل میں تھے تو یسوع نے اُنسے کہا کہ ابن آدم آدمیوں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جائیگا۔ اور وہ اُسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائیگا۔ اسپر شاگرد بہت غمگین ہوئے۔

بعض اہم واقعات

مسیح کی زندگی کے بعض اہم واقعات یہ ہیں کہ اُسنے خدا کی ہیکل میں داخل ہوکر ان سب کو نکال دیا جو وہاں خرید و فروخت کر رہے تھے۔ صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں اور کہا کہ یہ خرید و فروخت کی جگہ نہیں۔

جب وہ بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں تھا تو ایک عورت نے اُسکے سر پر عطر ڈالا۔ مسیح نے کہا کہ یہ عطر ڈالنا میرے دفن کی تیاری کے واسطے ہے۔ جب عید فسح کے دن مسیح نے شاگردوں سمیت کھانا کھایا تو کہا کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا۔ اور جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وہی مجھے پکڑوائیگا۔

فریسی اور صدوقی لاجواب ہوگئے

اب ہم یسوع کی اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس سے اُسکے مخالفوں کا اُسکے ساتھ بگاڑ ہوا۔ جب وہ بیت عنیاہ سے واپس آیا اور یروشلم میں جاکر ہیکل میں وعظ کرنے لگا تو لوگ بڑے حیران ہوئے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جو کچھ اُسکے جی میں آتا ہے کرتا ہے کاہنوں کے سردار کو خوف ہوگیا کہ کہیں مسیح زور پکڑ کر اُسکی حکومت پر ہی قبضہ نہ کرے اس لئے وہ اُسے ہلاک کرنے کی تدبیر سوچنے لگا۔ اُسنے کاہنوں سے کہا کہ تمہاری نسبت

محصول لینے والے اور کسبیاں اچھی ہیں۔ یہ کہکر اور یوحنا کا حوالہ دیکر اُس نے اُن کو لاجواب کر دیا۔ پھر اُنہوں نے اُسے بغاوت کے الزام میں پھنسانا چاہا اور پوچھا کہ بادشاہ کو جزیہ دینا مناسب ہے یا نہیں۔ مسیح نے جواب دیا کہ "جو چیز قیصر کی ہے وہ قیصر کو دو اور جو چیز خدا کی ہے اُسے خدا کو دو"۔ یہ سُن کر فریسی حیران اور شرمندہ ہو گئے۔ اسکے بعد اُسنے صدوقیوں کو جو قیامت پر یقین نہ کرتے تھے ایک معاملہ میں لاجواب کیا۔ پھر اُس نے توریت کے حکم کی بابت سوال کا فریسیوں کو جواب دیا کہ "توریت کا سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ انسان اپنے سارے دل ساری جان اور ساری عقل سے خدا سے محبت کرے اور اپنے پڑوسی سے ویسی ہی محبت رکھے جیسی کہ وہ اپنے لئے رکھتا ہے۔ فریسی شرمندہ ہو کر کھسک گئے۔ مگر شرارت کرنے لگے اور اُسکے قتل کرانے کے درپے ہو گئے۔

مسیح کی گرفتاری

فریسی اُسے گرفتار کرانے کی فکر میں رہے۔ اُسے اسکی خبر ہو گئی۔ اور اُسکا دل پھٹ گیا۔ اُسکے شاگرد یہوداہ اسکریوتی نے ۳۰ روپے لیکر اُسے گرفتار کرانے کا وعدہ کر لیا۔ اُس وقت مسیح نے خدا سے دعا کی کہ "اے میرے باپ آزمائش اور مصیبت کا یہ پیالہ اگر مجھ سے ٹلجائے تو اچھا ہے"۔ وہ دعا مانگکر شاگردوں کے پاس آیا۔ تو یہوداہ نے اُسے سلام کیا اور اُسکا بوسہ لیا۔ اور اِس طرح مسیح گرفتار کر لیا گیا۔ اور اُس کے تمام شاگرد بھاگ گئے۔

عدالت سے قتل کا حکم

گرفتاری کے بعد مسیح کو کائفا نامی سردار کے سامنے پیش کیا گیا۔ اُسنے دوسرے عمر رسیدہ

کاہنوں نے فیصلہ کیا کہ مسیح کو جان سے مار ڈالنا چاہئیے۔ تاکہ وہ کفر کے کلمات نہ کہے۔ اور ہماری طاقت کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس نے وہاں اقرار کیا کہ میں مسیح خدا کا بیٹا ہوں۔ اسپر یہ الزام لگائے گئے کہ وہ قوم کو بہکاتا ہے۔ وہ لوگوں کو خراج دینے سے منع کرتا ہے۔ وہ اپنے آپکو بادشاہ کہتا ہے۔

اسکے بعد اُسے باندھکر حاکم پلاطوس کے پاس لے گئے۔ وہ رحم دل حاکم تھا۔ مگر لوگوں سے ڈرتا تھا۔ اُس نے سوال کیا کہ مسیح کیا تو اپنے آپکو یہودیوں کا بادشاہ کہتا ہے۔ اور کیا درحقیقت اُنکا بادشاہ ہے۔ مسیح نے جواب دیا کہ یہ تو خود اپنی زبان سے کہتا ہے۔ حاکم نے اُسے قصوروار ٹھہرایا۔ انکا دستور تھا کہ عید فسح کو ایک قیدی رہا کیا جاتا تھا۔ مسیح کے ہمراہ براباّ نامی بڑا بدچلن قیدی تھا۔ حاکم نے پوچھا کہ تم اُنمیں کسکو رہا کرانا چاہتے ہو تو کہا کہ براباّ کو مگر مسیح کو زندہ نہیں دیکھ سکتے۔ اسلئے براباّ کو رہا کرکے مسیح کے قتل کا حکم لکھا گیا۔

صلیب دئیے جانے کا حکم

اسے جلادوں کے حوالہ کیا گیا۔ بہتوں نے اُسے کوڑے مارے اور قلعہ میں لیگئے۔ وہاں لوگوں نے اُسکے کپڑے اُتار لئے اور قرمزی کوٹ پہنایا۔ کانٹوں کا تاج اُسکے سر پر رکھا۔ سرکنڈا اُسکے ہاتھ میں دیا۔ اور مذاق کرنے لگے۔ کہ "اے یہودیوں کے بادشاہ سلام" پھر اُس کے منہ پر تھوکا۔ اور سرکنڈے سے اُسے مارا۔ مسیح خاموش رہا۔ ہیرودیس کے اس دربار میں اُسکی آنکھوں کے روبرو ہی مسیح کی یہ تمام ذلت ہوئی تھی۔ وہاں سے اُسکے صلیب دئیے جانے کا حکم صادر ہوا۔

دفن اور دوبارہ زندہ

چنانچہ اُسے گلگتا لے گئے۔ جو کلوری پہاڑی پر واقع تھا اور وہاں اسے صلیب دیدی

اُس وقت مسیح نے کہا کہ اے خدا۔ اے خدا تو مجھے کیوں چھوڑ گیا۔ اسکے بعد اُسکی جان نکل گئی - تو اُسے صلیب سے اوتار کر دفن کر دیا گیا۔ تیسرے دن وہ قبر میں نہ ملا۔ بلکہ زندہ ہو گیا۔ بعد میں وہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

تعلیم کے اقتباسات

جو اہم واقعات مسیح کے متعلق انجیلوں میں درج ہیں اُنکا ضروری خلاصہ اوپر درج کر دیا گیا۔ باقی واقعات بخوف طوالت قلم انداز کر دیئے گئے۔ شایقین اسے انجیلوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ مگر اَب ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ مسیح کی تعلیم کس قسم کی تھی۔ اسکے سلسلہ میں ہم اُسکی تعلیم کے چند اقتباسات ہدیۂ ناظرین کرینگے ؛

زرین نصیحت

مسیح نے ایک موقع پر لوگوں کو کیا خوب دلپسند نصیحت کی تھی کہ "جو لوگ مجھے صرف اے خداوند اے خداوند کہنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں یاد رکھو کہ انہیں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا - بلکہ اس اعزاز کا مستحق صرف وہی شخص ہے جو آسمانی باپ کے حکم پر چلتا ہے یا جو پرماتما کی آگیا پالن کرتا ہے ؛

مسیح کا پہاڑی وعظ

آپنے ایک دفعہ ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر خلقت کو جو تعداد میں ہزاروں ہی تھی ایک لیکچر دیا۔ جسکا ایک حصہ یہ ہے ؛-

"مبارک ہیں وہ لوگ جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ روحانی بادشاہت اُنکا ہی حق ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں

کیونکہ زمین کی وراثت اُنکا ہی حق ہے۔ مبارک ہیں وہ جو سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔ مبارک ہیں وہ جو دل میں رحم رکھتے ہیں۔ کیونکہ اُن پر بھی رحم کیا جائیگا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو سچائی کے لیے ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے۔ دوستو! تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون مت کرو۔ کیونکہ جو کوئی خون کریگا وہ عدالت کی سخت سزا کا مستحق ہوگا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصّہ ہوگا وہ عدالت کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ اور جو اپنے بھائی کو احمق کہیگا وہ جہنّم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔ دوستو! اگر تم سے کوئی قربانگاہ کے سامنے نذر گذارتا ہو اور وہاں یاد آئے کہ اس کے بھائی کو اس سے کوئی شکایت ہے تو اپنی نذر وہاں ہی چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کرے تب آکر اپنی نذر دے۔ تم زنا کے بارہ میں سُن چکے ہو کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرو۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا۔ اگر تمہاری دہنی آنکھ تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اُسے نکالکر پھینک دینا چاہئے کیونکہ اُسکے اعضاء میں سے ایک کا جاتے رہنا اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہ اس کی بدولت جہنّم کی آگ میں ڈالا جائے۔

مسیح نے جب اپنے شاگردوں کو اشاعت کیلئے روانہ کیا تو اُنکی روانگی کے وقت اُن کے فرائض سے آگاہ کیا اور کہا کہ:-

دو شاگردوں کو ہدایت

دوستو! مذہب کی اشاعت کا کام بڑا مشکل ہے۔ دیکھو میں تمکو جو بھیڑوں کی مانند ہو

اُن لوگوں میں ہدایت کیلئے بھیجتا ہوں جو بھیڑیوں سے کم نہیں ہیں۔ تمہیں چاہیے کہ اُن لوگوں سے سانپوں کی طرح ہوشیار رہو۔ لیکن سانپوں کی طرح تکلیف دہ نہ بننا۔ بلکہ کبوتروں کی مانند بھولے رہنا اور کسیکو آزار نہ دینا۔ یاد رکھو کہ جن لوگوں میں تم اشاعت کیلئے جاتے ہو وہ میرا نام سنتے ہی اپنے عبادتخانوں میں تمہارے کوڑے ماریں گے اور تمکو وہاں سے نکال دینگے۔ وہ تمکو گرفتار کر کے عدالت میں لیجائیں گے۔ مگر تم گھبرانا نہیں۔ تم دیکھوگے کہ بھائی کو بھائی قتل کے لئے حوالہ کریگا۔ بیٹا باپ کو اور باپ بیٹے کو قتل کے لئے دیگا۔ اور اولاد ماں باپ کو مروا ڈالنے کے لئے کوشش کرے گی۔ میرے نام کی وجہ سے سب لوگ تمہاری مخالفت کرینگے۔ تمہیں خوب ستایا جائیگا۔ تمہیں چاہیے کہ جب ایک شہر میں ستلائے جاؤ تو دوسرے میں بھاگ جاؤ اور وہاں دھرم پرچار کرو۔ تمہیں اپنے کمر بندمیں نہ سونا رکھنا چاہیے اور نہ چاندی۔ راستہ کے لئے نہ تو جھولی لینا۔ نہ دو کرتے نہ جوتیاں اور نہ لاٹھی۔ جس گاؤں میں جاؤ پہلے دریافت کر لینا کہ اس میں نیک شخص کون ہے اور جبتک اُس گاؤں سے کوچ نہ کرو اُس کے ہی گھر میں قیام کرنا۔ اگر کوئی تم کو قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سنے تو اُسکے گھر یا شہر سے باہر نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد کو جھاڑ دو۔

مسیح کی تعلیم کا خاصہ

مسیح کی تعلیم بنی اسرائیل کے سدھارنے کے لئے تھی۔ وہ ان خرابیوں اور جبر کو دور کرنا چاہتا تھا۔ جو یہودیوں میں پائی جاتی تھیں۔ وہ فریسیوں۔ فقیہوں صدوقیوں محصول لینے والوں اور جبر پسند حکام کو راہ راست پر لانے کا خواہاں تھا۔ اسکی تعلیم قطع نظر اس سے کہ وہ خدا کا بیٹا تھا یا نہیں۔ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے اصلاح عظیم تھی۔ جن لوگوں کے اقتدار میں اسکی تعلیم سے فرق آتا تھا وہی اُسکے دشمن ہوگئے اور

اُن ہی کی کوشش سے مسیح کو گرفتار کیا گیا۔ مسیح کی تعلیم خدا پرستی اور روحانیت کا مخزن تھی۔ وہ امن پسندی کا شائق تھا۔ اسی لئے عیسائی مذہب میں اسے شاہزادہ امن کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

چار انجیلیں

مسیح کی ہدایات کا کام اور تبلیغ کے متعلق کئی اناجیل تیار کی گئیں تھیں۔ مگر انیں سے صرف چار کو مستند مانا گیا۔ اور انکو بائیبل میں شامل کر لیا گیا۔ علاوہ ازیں مسیح کے شاگردوں کے خطوط جو اشاعت کے سلسلہ میں لکھے گئے تھے اُنمیں بھی مسیح کی تعلیم کا ذکر ہے وہ بھی اناجیل کی مانند مستند اور مذہبی مانکر بائیبل میں "نئے عہدنامہ" نامی میں شامل کئے گئے ہیں۔

سب سے بڑا معجزہ

عیسائیوں نے اور نیز مسلمانوں نے اپنی مذہبی کتب میں مسیح کے نام کے ساتھ بہت سے معجزوں کو منسوب کیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ وہ معجزے سچے تھے یا جھوٹے کیونکہ اُنکے ماننے نہ ماننے سے مسیح کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ مسیح کا ہمارے خیال سے سب سے بڑا معجزہ یہ تھا کہ اُس کی تقریر سُنکر لوگ دنگ رہ جاتے تھے۔ اور اُسپر ایمان لے آتے تھے۔ وہ اپنی تقریر کے ذریعہ سینکڑوں اور ہزاروں دلوں کو کھینچ لیتا تھا۔ اور اسکی باتیں دور دور سے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو اُسکی طرف کھینچ لاتی تھیں۔

اب مسیح کے متعلق اسلامی کتب سے کچھ حالات دیئے جاتے ہیں:-

تولید بی بی مریم

حضرت سلیمان کی اولاد میں ایک شخص عمران نامی تھا۔ اس کی بیوی حنّہ سے بی بی مریم پیدا

ہوئیں حنہ نے خدا سے عرض کی تھی۔ کہ اگر بیٹا پیدا ہوا۔ تو تیری خدمت کیلئے نذر کردوں گی لیکن پیدا ہوئی لڑکی۔ جس سے حنہ کو افسوس ہوا۔ اس لئے حنہ نے حضرت زکریا کے پاس لے جا کر حال بیان کیا۔ اور لڑکی حضرت کے پاس رکھی گئی۔ جو بڑی عبادت گذار تھی۔ ایک دن حضرت اسے حجرہ میں بند کر کے چلے گئے۔ جب تین دن بعد یاد آئی۔ تو فوراً آ کے حجرہ کھولا۔ بی بی مریم عبادت میں مشغول تھیں۔ اور طرح طرح کے کھانے آپ کے پاس رکھے ہوئے جو بہشت سے آئے تھے۔ اسطرح خدا نے آپ کو تمام عورتوں سے زیادہ برگزیدہ کیا۔

تولید حضرت عیسےٰ علیہ السلام

روایت ہے کہ جب بی بی مریم چودہ برس کی ہوئیں۔ اور پہلے ہی حیض سے فارغ ہو کر غسل کیا تو ایک اجنبی خوبصورت جوان کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھا۔ وہ حضرت جبرائیل تھے۔ آپ اس جوان کو دیکھکر ڈریں۔ جبرائیل نے کہا کہ میں روح اللہ ہیکر آیا ہوں۔ تا کہ دے جاؤں تجھے ایک خوبصورت بیٹا۔ مریم بولیں کہ میرے بیٹا کہاں سے ہوگا۔ مجھے تو آدمی نے چھوا تک نہیں۔ اور نہ میں نے کبھی بدکاری کی۔ جبرائیل نے کہا کہ تیرے رب نے فرمایا۔ کہ اس کے نزدیک بیٹا دینا آسان ہے۔ اور خدا نے اسے اپنی قدرت کی نشانی قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت آدم کی چھینک جبرائیل نے خدا کے حکم سے مریم کے گریبان میں ڈالدی ایک اور روایت یہ ہے کہ مریم کے پیٹ میں جبرائیل نے ہوا پھونکی تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ جب ہوا یا چھینک مریم کے پیٹ میں جبرائیل نے پھونکی۔ وہ رحم تک نہ پہنچی تھی۔ کہ آواز آئی کہ خدا واحد ہے۔ اور میں اس کا بندہ ہوں۔ بعد اس کے حضرت مریم مسجد اقصےٰ میں جا کے عبادت میں مشغول ہوئیں۔ ایک روایت ہے کہ جب بی بی مریم کو جبرائیل نظر آئے۔ تو وہ ڈریں۔ کہ وہ شاید یوسف نجار ہے۔ جو فاسق و فاجر مشہور تھا۔ لیکن جبرائیل نے کہا کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں۔ یہ حالات قصص الانبیا میں درج ہیں۔

بیت المقدس میں مراجعت

جب حضرت مریم بیت المقدس میں عبادت کرتی تھیں ۔ تو آپ نے اپنی حقیقت کسی پر ظاہر نہ کی ۔ دن رات روتیں اور کہتی تھیں ۔ کہ یارب جو حادثہ مجھ پر ہوا کسی پر نہ ہو ۔ میں بے گناہ لوگوں میں رسوا ہوتی ہوں ۔ اور میرے ماں باپ بھی میرے سبب خلق میں رسوا ہوئے ہیں ۔ پس چند روز کے بعد یہ راز بنی اسرائیل میں ظاہر ہو گیا ۔ کہ مریم باکرہ حمل سے ہیں ۔ تب یہودی بی بی مریم کو تہمت دینے لگے اور نصیحت و ملامت کرنے لگے ۔ کہ اے مریم حمل کہاں سے لائی ۔ مریم اس کا کچھ جواب نہ دیتی تھیں ۔ خاموش ہو جاتی تھیں ۔ جب حمل نو ماہ کا ہوا ۔ تو حسب الہام الٰہی بیت المقدس سے نکلکر ایک میدان کی طرف گئیں ۔ اور خشک درخت خرمہ کے نیچے جا بیٹھیں ۔ کہتے ہیں کہ پہلے جو شخص بی بی مریم کے حمل سے واقف ہوا ۔ وہ یوسف نجار تھا اور بی بی کا خلیرا بھائی ۔ اس نے مریم سے کہا کہ اے مریم تیری پارسائی اور زہد میں مجھ کو کچھ شبہ ہے ۔ یہ حمل تو کہاں سے لائی ۔ تب حضرت مریم صادقہ نے اس سے ساری حقیقت اپنے حمل کی بیان کی ۔ اور جب وقت ولادت حضرت عیسےٰ کا قریب ہوا تو حسب الہام الٰہی مریم نے یوسف مذکور کو لے کر بیت المقدس سے نکلکر وہاں سے چھ کوس بیت اللحم ایک گاؤں میں گئیں ۔ وہاں جاتے ہی درد زہ سے بیقرار ہوئیں ۔ اور ایک درخت کھجور کی جڑ میں پشت لگا کر بیٹھ گئیں ۔ وہیں حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے ۔ وہ درخت خرما فوراً خدا کی عنایت سے تازہ ہو کر اس میں کھجوریں لگیں ۔ اور اس کے نیچے ایک چشمہ جاری ہوا ۔ فرشتوں نے آب کوثر لاکر جسم حضرت عیسےٰ کا دھلایا ۔ اور بہشت کا پیرہن پہنا کر عیسےٰ کو مریم کی گود میں دیا (قصص الانبیا) اس کے بعد آپ حکم خدا سے بیت المقدس مع حضرت عیسےٰ کے چلی گئیں ۔

عیسےٰ کی زبان سے گواہی

بیت المقدس میں یہودیوں نے آپ کے لڑکا پیدا ہونے کا حال پوچھا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ لڑکے سے پوچھو۔ چنانچہ انہوں نے اس سے پوچھا۔ تو حضرت نے جواب دیا۔ کہ میں بندہ ہوں اللہ کا۔ اس نے مجھکو کتاب دی ہے۔ اور مجھکو نبی کیا۔ اور بنایا مجھے برکت والا تاکید کی مجھے نماز اور زکوٰۃ کی۔ میں مر کر قبر سے زندہ جی اٹھوں گا۔ یہودیوں نے یہ کلام سنا۔ تو تعجب سے کہا۔ کہ یہ نبی ہوگا۔ بی بی مریم جب تک کہ حضرت عیسےٰ نابالغ تھے ان کو پرورش کرتی رہیں۔

مردہ زندہ کرنا

کتاب کعب الاحبار میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت عیسےٰ بیابان شام سے جا رہے تھے رستہ میں ایک بوسیدہ سر کی ہڈی ملی۔ آپ نے خدا سے عرض کی کہ یا خدا تو اسے زندہ کر دے۔ تا کہ میں اس کے حالات سے واقفیت حاصل کروں۔ خدا کا جواب آیا۔ کہ عیسےٰ اس سر ہی سے حال دریافت کرو۔ چنانچہ حکم خدا سے اس کھوپڑی نے اپنے تمام حالات سنائے۔ کہ وہ بادشاہ تھا۔ اور اس کا نام جمجاہ تھا۔ اس نے اپنی شان و شوکت عیش و آرام۔ موت۔ دوزخ کے عذاب وغیرہ کے حالات سنائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے خدا اسے زندہ کر دے۔ تا کہ وہ دنیا میں عبادت کرے۔ چنانچہ وہ زندہ ہو گیا۔ اور اسی سال تک عبادت کر کے فوت ہوا۔ اس کے حالات گو دلچسپ ہیں۔ مگر بہت طویل۔ اسلئے مجبوراً ان کو قلم انداز کر دیا گیا۔

بی بی مریم کی وفات

جب حضرت اپنی والدہ کو لے کر بیت المقدس سے شام کو جاتے تھے تو راستہ میں وہ بیمار

ہوگئیں۔ آپ ان کے کہنے سے بیج گیاہ تلاش کرنے گئے۔ تو ان کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا بہشت سے حوروں نے آکران کو غسل دیا۔ اور بہشت کے کپڑے سے کفنایا۔ اور اسی جگہ دفن کر کے چلی گئیں۔ جب عیسےٰ واپس آئے۔ تو والدہ کو نہ پایا۔ آواز یہ دی تو جواب ملا۔ کہ وہ بہشت بریں میں ہیں۔ یہ جواب سنکر آپ بیت المقدس میں واپس آگئے

عیسےٰ کو ہلاک کرنیکا منصوبہ

جو آپکی تبلیغ سے ناخوش ہو گئے تھے۔ وہ آپ کے مار ڈالنے کی فکریں لگے رہے۔ حواریوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ نبی ہیں مردوں کو زندہ کرتے ہیں مادرزاد اندھوں کو آنکھیں دیتے ہیں۔ کوڑھیوں اور لنگڑے لولوں کو اچھا کرتے ہیں۔ اخود آپ نے یہہ تمام معجزات دکھائے اور لوگوں کو راہ خدا پر لانے کے لیے ہدایت کرتے رہے۔ ان تمام باتوں کے باعث یہودیوں نے حضرت عیسےٰ کو مار ڈالنے کا ارادہ کر لیا اور کہا کہ اگر عیسےٰ زندہ رہیگا تو دین موسےٰ کو باطل و منسوخ کر دیگا۔ آپکے حواریوں نے آکر اطلاع دی تو آپنے جواب دیا مت ڈرو۔ خاطر جمع رکھو۔

آسمان پر چلے گئے

حاصل کلام یہ کہ آپ اپنے حواریوں کو لیکر ایک مکان پر گئے۔ یہودیوں نے جاکر اس مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت خدا نے جبرائیل کو بھیجا۔ اور وہ اس مکان کی چھت میں شگاف کر کے حضرت عیسےٰ کو چوتھے آسمان پر لے گئے اور آپ کو فرشتوں کی صحبت میں رکھا۔ جب یہودیوں کا سردار شمعون اور یہودی اندر گئے۔ تو وہاں حضرت عیسےٰ ان کو نہ ملے۔ عنقریب قیامت آپ نازل ہو کر اور امام مہدی کے ساتھ ملکر سب کافروں کو مشرق سے مغرب تک اور دجّال کو مار دینگے۔ اور لوگوں کو دین محمدی میں لائیں گے اور خود بھی دین محمدی میں رہیں گے۔

رُوم اور کارتھیج میں عیسائیوں پر ظلم

عیسائیوں کی اپنے مذہب سے محبّت

حضرت مسیح کے صلیب دیئے جانے کے واقعہ کا عیسائیوں کے دلوں پر کچھ حوصلہ شکن اثر نہیں پڑا۔ بلکہ ان کی اپنے مذہب سے محبت اور عقیدت زیادہ بڑھ گئی۔ اور وہ مصیبت برداشت کرنے کی خاطر مسیح کے نقش قدم پر چلنے کے لئے بالکل مستعد ہو گئے۔ اور ان کے حوصلے دوبالا ہو گئے۔ ان کے مخالفوں کی یہ کوشش رہی۔ کہ انکو مسیح کے عقیدہ سے گرا کر اور منحرف کر کے بت پرستی پر مائل کیا جائے۔ اس تدبیر کے سلسلہ میں عیسائیوں پر سخت ظلم کئے گئے۔ سب سے زیادہ سختیاں روم اور کارتھیج میں کی گئیں۔ کیونکہ مسیح کے بعد والے زمانہ میں ان ہی سلطنتوں اور ملکوں میں عیسائیوں کی آبادی زیادہ تھی۔ اور ان کا مذہب ترقی کر رہا تھا۔ اسلئے ان کے جو تشدد عیسائیوں پر ہوئے۔ انکے حالات ناظرین کی دلچسپی اور واقفیت کے لئے ذیل میں نذر کئے جاتے ہیں۔

قیصر نیرو کے عہد میں ظلم

قیصران روم میں سے سب سے پہلا حکمران جس نے عیسائیوں پر تشدد کیا۔ قیصر نیرو تھا۔ وہ طبعاً بڑا ظالم اور جابر تھا۔ تاریخ کے صفحات اسکے مظالم کی داستانوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اس نے اپنے استاد سینکا فلسفی اور مشہور فاضل۔ اپنی ماں۔ اپنے بھائی اور دو بیویوں کو علاوہ اور لوگوں کے بے گناہ قتل کرایا۔

شہر روم میں آتشزدگی

نیرو کے زمانہ کا سب سے مشہور واقعہ جسے "رومۃ الکبریٰ کی آتشزدگی" کہتے ہیں یہ ہے کہ

شہر روم میں تباہی اور آگ لگی۔ جس سے شہر کا تقریبًا تمام آباد شاندار اور بارونق حصہ خاک سیاہ ہو گیا۔ یہ نیرو اس قدر سنگدل اور سخت دل واقع ہوا تھا۔ کہ شہر کو آگ کے شعلے خاک سیاہ کر رہے تھے۔ مگر نیرو پاس ہی ایک پہاڑی پر بیٹھا ہوا بانسری بجا کر آنند لے رہا تھا۔ ہزاروں مردوں عورتوں بچوں کی گریہ وزاری اور دل شگاف چیخوں سے آسمان تک لرز رہا تھا۔ مگر نیرو بانسری بجانے میں مصروف رہا۔ اور شہر کی تباہی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا +

عیسائیوں پر الزام

نیرو کی لاپروائی اور سنگدلی کے باعث یہ افواہ گرم ہوئی کہ شہر کو تباہ کرنے اور تباہ شدہ حصہ میں اپنے لئے نہایت شاندار محل تعمیر کرانے کی خاطر نیرو نے خود شہر میں آگ لگائی ہے اس افواہ کا اسکے کانوں تک پہنچنا تھا۔ کہ اسکے غصہ کی حرارت کا پارہ چڑھ گیا۔ اور اس نے خود یا اپنے بعض خاص مشیروں کے مشورہ سے اس افواہ اور آتشزدگی کا تمام الزام عیسائیوں کے سر تھوپ دیا۔ لوگ جو عیسائیوں سے نفرت کرتے تھے۔ وہ ان کے مخالف ہو گئے۔ پہلے بعض وہ لوگ گرفتار کئے گئے۔ جنہوں نے اقرار کیا۔ کہ وہ مسیحی ہیں۔ ان کی شہادت پر مسیحی بڑی تعداد میں پکڑے گئے۔ اور بڑی بے عزتی اور ذلت کے ساتھ قتل کئے گئے +

ہولناک سزائیں

نیرو کے زمانہ میں ان گرفتاران بلا کی جانیں طرح طرح کے سخت عذابوں کے ذریعہ لی گئیں۔ بعض کو جنگلی جانوروں کے چمڑے پہنا کر کتوں سے پھڑوایا گیا۔ بہتوں کو خونخوار درندوں کے آگے ڈالدیا گیا۔ جو ان کو چیر پھاڑ کر کھا گئے۔ سینکڑوں کو صلیب پر کھینچا گیا۔ سینکڑوں کے جسموں پر آتشگیر مصالحہ لگا کر اور شاہی باغ میں ستونوں سے قطار در قطار باندھا گیا۔ اور رات کو تماشائیوں کو خوش کرنے غرض سے اُن میں آگ لگا دی گئی

پطرس حواری کا قتل

نیرو کے آخری ایام حکومت میں پطرس حواری قتل کیا گیا جس کی کیفیت یہ ہے کہ موت سے کچھ عرصہ پہلے اسکے دوستوں نے اسے مشورہ دیا۔ کہ وہ جان لیکر بھاگ جائے جب وہ بصد مشکل شہر روم سے روانہ ہوا۔ تو کہتے ہیں کہ مسیح کانٹوں کا تاج پہنے، اور اپنی صلیب اٹھائے ہوئے شہر کی جانب جاتا ہوا دکھائی دیا۔ پطرس نے اس سے پوچھا کہ "خداوند تو کہاں جاتا ہے" تو مسیح نے جواب دیا کہ "میں رومہ کو پھر (تیرے عوض) مصلوب ہونے جاتا ہوں"

جب پطرس نے یہ کلمات سنے۔ تو شرمندگی سے قدمبوسی کے لئے جھکا۔ مگر جونہی کہ آنکھ اوپر اٹھائی تو وہاں کسی کو بھی نہ دیکھا۔ اس لئے سمجھ گیا۔ کہ یہ رؤیا میرے ہی لئے ہے۔ اور یہ کہ مجھے رومہ واپس جاکر مسیح کی خاطر جان دینی چاہیئے۔ چنانچہ وہ شہر میں واپس آگیا چند دن بعد قید میں ڈالا گیا۔ اور نیرو کے حکم سے اسے صلیب دیدی گئی +

پولوس رسول کا قتل

جس روز پطرس کو قتل کیا گیا۔ اسی روز نیرو کے حکم سے مسیح کے مشہور حواری "پولوس" کا جسے مسیحی "رسول" کے نام سے یاد کرتے ہیں، سر کلہاڑی سے کاٹا گیا۔ اور عیسائیوں کی جماعت جس میں پطرس کی بیوی بھی شامل تھی بڑی بے رحمی اور بیدردی کے ساتھ تہ تیغ کی گئی +

کڑھاؤ میں ابالا گیا

نیرو کے بعد کئی اور حکمراں روم میں ہوئے۔ جن میں سے طیطس نے مسیحیوں پر ظلم کیا۔ اسکے بعد قیصر ڈومیشین ۹۵-۹۶ء میں تخت نشین ہوا۔ یہ بڑا شکی تھا۔ یہودیوں کی اس تہمت نے کہ مسیحی دنیاوی بادشاہی کے خواہاں ہیں۔ اور مسیح کو دوسرا بادشاہ بنانا چاہتے ہیں اسکے دل پر بڑا اثر کیا۔ اس نے اپنا لقب "خدا" رکھا۔ مگر عیسائیوں نے

جب یہ لقب قبول نہ کیا۔ تو وہ ان کا دشمن جانی بن گیا۔ کہتے ہیں کہ اسنے یوحنا کو جسے عیسائی مسیح کا رسول کہتے ہیں ابلتی ہوئی کڑھائی میں ڈالدیا۔ اور وہ چار گھنٹے تک ابلتا رہا۔ مگر ہلاک نہ ہوا۔ تو اُسے جلاوطن کر دیا۔ اور اس نے عیسائیوں کی ایک بڑی جماعت کو تہ تیغ کرایا +

شیروں سے پھڑوایا گیا

سنہ ۱۱۵ء میں قیصر طراجن جب انطاکیہ جا رہا تھا۔ تو تباہی اور بھونچال آیا۔ بت پرستوں نے یقین کیا۔ کہ ہمارے بت جو مسیحیوں سے ناخوش ہیں۔ انہوں نے عذاب کے طور پر زلزلہ بھیجا ہے۔ اسلیئے وہ مسیحیوں کو تلاش کر کے قیصر کے روبرو لے گئے۔ اس نے حکم دیا۔ یا تو مسیحی بتوں کی پرستش کریں ورنہ انکو قتل کیا جائے۔ چنانچہ وہ قتل کئے گئے۔ جب انطاکیہ کا بشپ "اگناشیس" قیصر کے روبرو پیش کیا گیا۔ تو اس نے بڑے فخر کے ساتھ مسیحی ہونے کا اقرار کیا۔ اسلیئے وہ پابزنجیر روم کو بھیجا گیا۔ جہاں رومیوں کی عید کے دن اسے دو بھوکے خونخوار شیروں کے سامنے ڈالا گیا۔ شیر چند ہی منٹ میں اسکا گوشت کھا گئے۔ صرف ہڈیاں رہگئیں۔ جنکو اسکے چند وفادار آدمی وہاں سے لے گئے۔ اور انطاکیہ میں دفن کر دیا +

ماں اور سات بیٹے ہلاک

جب انٹونابس جو دیندار کے نام سے مشہور ہے قیصر بنایا گیا۔ تو وہ لوگوں کے اس کہنے پر مسیحیوں کو قتل کرانے لگا۔ کہ مسیحیوں کے سبب سے ہمارے بتوں نے ہم پر وبا نازل کی ہے۔ اسکے زمانہ میں جو مشہور عیسائی ہلاک کئے گئے۔ ان میں سے یہ بھی تھے۔

سمرنا کا بشپ پولیکارپ۔ ہراپلس کا بشپ پاپیاس، اینتھی کا بشپ سیلیوس۔ اسکے زمانہ میں شہر روم میں ایک بیوہ خاتون تھی۔ جس کے سات بیٹے تھے، ان کی وجہ سے بہت لوگ عیسائی ہو گئے۔ اسلیئے ان کو قیصر کے سامنے پیش کیا گیا۔ مگر انہوں نے باوجود بار بار کہنے

کے بت پرستی قبول نہ کی اس لئے اس طور سے ہلاک کرائے گئے۔ کہ دو بیٹوں کو ایسے تسموں سے جن میں شیشے کے ٹکڑے بندھے ہوئے تھے، مار مار کر ہلاک کیا گیا۔ دو کو لاٹھیوں کی ضربات سے ہلاک کیا۔ ایک کو بلند مقام سے گرایا گیا۔ تین کے سر اڑائے گئے اسکے بعد ان کی والدہ کا سر بھی قلم کیا گیا +

بہادر پیر مرد

دوسری صدی عیسوی کے وسط میں یوحنا کے شاگرد بشپ پولیکارپ کو پکڑ کر کونوال شہر کے سامنے پیش کیا۔ اس نے بہتیرا سمجھایا۔ کہ "یہ کہنے میں کوئی ہرج نہیں کہ قیصر ہمارا رب ہے۔ اور اسے قربانی دونگا" مگر پولیکارپ نے یہ بات نہ مانی۔ پھر اسے صوبیدار کے روبرو پیش کیا گیا۔ اس نے بھی بہت کچھ سمجھایا۔ مگر پولیکارپ پر کوئی اثر نہیں ہوا نہ وہ درندوں کی سزا سے ڈرا۔ اور نہ آگ کی سزا سے۔ اسلئے صوبیدار نے ناخوش ہو کر حکم دیا۔ کہ اسے آگ میں ڈال کر جلادو۔ چنانچہ یہ عیسائی خوش خوش نذر آتش ہو گیا +

آگ میں کباب کی گئی

قیصر مرقس کے زمانہ میں ملک گال (فرانس) میں عیسائیوں پر بڑا ظلم کیا گیا کیونکہ گال قیصر کے ماتحت تھا۔ وہاں ایک بہادر لونڈی "بلدینہ" نامی اور تین عیسائیوں کے ساتھ حاکم کے روبرو پیش کی گئی۔ حاکم نے کہا کہ "میں تمہیں موت سے بچانا چاہتا ہوں اس لئے تم رومی دیوتاؤں کے آگے سجدہ کرو قربانی گذارو، اور قیصر کے نام کی قسم کھاؤ" مگر انہوں نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ پہلے تینوں مردوں کے سر قلم کئے گئے۔ پھر لونڈی کو ایک ستون میں لٹکایا گیا۔ تاکہ درندے اسے کھا جائیں، مگر کہتے ہیں۔ کہ درندوں نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اسپر کئی دن تک قید خانہ میں اسے طرح طرح کے عذابوں کا نشانہ بنایا گیا۔ آخر کار اسے لوہے کی گرم کی ہوئی کرسی پر بٹھایا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا جسم کباب ہو گیا۔ پھر اسے ایک بڑے جال میں لپیٹ کر سانڈ کے سامنے ڈالا گیا

اس نے اپنے سینگوں سے اسے بری طرح پھاڑ ڈالا۔ مگر اس سے بھی اسکی جان نہ نکلی۔ تو تلوار سے اس کا کام تمام کیا گیا +

طرح طرح کے عذاب

۱۶۱ء میں قیصر مرقس اوریلیئس تخت روم پر جلوہ افروز ہوا۔ تو اس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ مسیحی دین کو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا ڈالے۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس نے مختلف وسائل اختیار کئے۔ اور یہ حکم جاری کیا کہ "جو شخص دین مسیحی سے انکار کرے۔ جان و مال کی امان پائے، باقی سب قتل کئے جائیں، اور ان کی تمام جائداد ضبط کی جائے" یہ حکم صادر ہوتے ہی بت پرست لوگ عیسائیوں کو ہلاک کرنے لگے، چنانچہ کسی کو پتھراؤ کیا گیا۔ کسی کو شکنجہ میں کھینچا گیا۔ کسی کو جلایا۔ کسی کو تلوار کے گھاٹ اُتارا کسی کو لوہے کی گرم و سرخ کرسی پر بٹھایا۔ کسی کو ستون سے باندھ کر جنگلی درندوں سے پھڑوایا

ایک فیلسوف کا قتل

ان عیسائیوں میں سے ایک فیلسوف جسٹن نامی تھا۔ اسے ارسطو، اور افلاطون کے خیالات کی پیروی سے کوئی اطمینان نہ ہوا۔ آخر کار ایک بزرگ کی ہدایت سے وہ عیسائی ہو گیا۔ ایک دن ایک عیسائی کے قتل کا فتوی دیا گیا۔ تو ایک شخص نے کہا۔ کہ تم ایسے شخص کے قتل کا فتویٰ کیوں دیتے ہو۔ جس نے نہ چوری کی۔ اور جو نہ کسی اور جرم میں گرفتار کیا گیا۔ حاکم نے اس سے پوچھا۔ کیا تم بھی عیسائی ہو؟ اس نے اقبال کیا۔ اس پر دونوں کو قتل کرایا گیا۔ جسٹن نے ان دونوں کی حمایت کی۔ تو خود بھی گرفتار بلا ہوا۔ اسے اور اسکے چھ شاگردوں کو روما کے حاکم اسٹیکس کے روبرو لایا گیا۔ اسکے حکم کے خلاف جسٹن نے بت پرستی سے انکار کر دیا۔ پھر اسکے شاگردوں سے پوچھا گیا کہ کیا تم عیسائی ہو؟ انہوں نے بھی اقبال کر لیا۔ کہ ہاں! وہ عیسائی ہیں۔ اسلئے حاکم نے جبکہ وہ ان کو بار بار سمجھا کر بت پرستی پر مائل کرنے میں کامیاب نہ ہوا۔ تو حکم سزا صادر کر دیا۔ اور اُن کو اول

گرزوں کی مار ماری گئی۔ اسکے بعد ان کے سر کاٹے گئے +

قیصر کا فرمان

اوریلیس نے حکم جاری کیا۔ کہ ہم نے سنا ہے کہ "وہ لوگ جو ہمارے زمانہ میں اپنے کو مسیحی کہتے ہیں قربانی کرتے ہیں۔ اور اس ملک کے بتوں کی پرستش نہیں کرتے۔ اسلئے ان کی گرفتاری ضروری ہے۔ چاہئے کہ وہ رومی معبودوں کے سامنے قربانی چڑھائیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو انہیں سخت سزا دی جائے"

۱۷۴ء میں قیصر نے فوج لیکر ایک چڑھائی کی۔ فوج ایک موقعہ پر گھر گئی۔ اور پیاس سے سخت بیتاب ہوگئی۔ اسوقت فوج کے ایک دستہ نے جو مسیحی تھا۔ خدا سے بارش کے لئے التجا کی۔ ایسے زور کی بارش ہوئی کہ تمام فوج نے پیاس بجھائی۔ اسلئے قیصر نے اب عیسائیوں کی ایذا رسانی بند کردی۔ مگر ۱۷۷ء میں بت پرستوں نے پھر ظلم شروع کردیا۔ اور بہت سے عیسائی اور مارے گئے۔ غلاموں پر بیحد سختی کی گئی۔ تاکہ وہ اپنے آقاؤں کو گرفتار کرائیں۔ غلاموں نے سخت ترین عذابوں میں مبتلا رہ کر بھی آقاؤں کا پتہ نہ بتلایا۔ بلکہ اپنی جانیں دیدیں +

ایک اور بشپ پر عذاب

ان دنوں ایک شہر لیونس کے بشپ "پوتائنس" کو گرفتار کیا گیا۔ حاکم کے سوال پر اس نے اقبال کیا کہ وہ عیسائی ہے۔ جونہی کہ لوگوں نے اسکی زبان سے بت پرستی کی مذمت سنی۔ تو اس پر ٹوٹ پڑے، اسے چاروں طرف گھسیٹتے رہے۔ اور لات گھونسوں سے پیش آئے، پھر بڑی بیدردی سے اسے تازیانے لگائے۔ اور ادھموا کرکے قید خانہ میں ڈالدیا۔ جہاں وہ زخموں اور ضربوں کی تکلیف سے دو دن بعد فوت ہوگیا +

دیوی کو سجدہ نہ کرنیکا نتیجہ

۱۷۷ء میں سیبلی دیوی کی عید پر بڑا جلوس نکالا گیا۔ تمام لوگوں نے اسے سجدہ

کیا۔ مگر سمفورین نامی جوان دیوی کے آگے نہ جھکا۔ اسے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا جہاں اس نے اپنے عیسائی ہونے کا اقرار کیا۔ اس لئے اسے قتل کا حکم دیا گیا۔ جب اسے لوگ مقتل کی جانب لے جا رہے تھے۔ تو اس کی والدہ نے اسے مستقل مزاج رہنے کی ہدایت کی۔ آخرکار جب وہ مقتل پہنچا۔ اور اپنے دشمنوں کے لئے دعائے خیر کر رہا تھا تو اس کا سر قلم کر دیا گیا +

رال کے گرم کڑھاؤ میں اُبالی گئی

قیصر ٹلبنیس سویرس کے عہد میں سنہ ۲۰۵ء میں ایک عورت پوٹانیہ نامی کو ہلاک کیا گیا۔ اگرچہ یہ عورت خستہ حال اور لونڈی تھی۔ مگر اسے خدا نے خوب سیرتی اور خوبصورتی کی دولت عطا کی تھی۔ ہر امیر اس پر جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا بت پرست آقا بھی اسے چاہتا تھا۔ لیکن اس مسیحی عورت نے اسے صاف جواب دیدیا۔ اس پر اس کمبخت آقا نے حاکم سے مدد چاہی۔ اور اسے اس شرط پر بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا۔ کہ پوٹانیہ کو اس کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرے۔ اگر وہ نہ مانے۔ تو اسے جان سے مار دیا جائے، حاکم نے عورت کو بلایا۔ اور اسے ایذا رسانی کے تمام آلات دکھا کر دھمکی دی۔ کہ اگر وہ اپنے آقا کی خواہش پوری نکرے گی۔ تو ان آلات سے عذاب دے کر ماری جائیگی۔ پوٹانیہ نے اسے بھی خشک جواب دیا۔ حاکم نے اسے پھر کئی بار سمجھایا۔ مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آئی۔ اس سے حاکم کو رنج پہنچا۔ اور حکم دیا۔ کہ رال کا ایک کڑھاؤ آگ پر رکھوایا جائے، اور جب اس میں جوش آجائے۔ تو پوٹانیہ کو اس میں ڈالدیا جائے، عورت نے حاکم سے کہا۔ کہ مجھے کڑھاؤ میں ایکدم نہ ڈالو۔ بلکہ آہستہ آہستہ۔ تاکہ مجھے اور زیادہ تکلیف ہو۔ یہ درخواست منظور کر لی گئی۔ اور اسے آہستہ آہستہ کڑھاؤ میں سرکایا گیا اور اس وقت تک اس کی جان نہ نکلی جب تک اُبلتی ہوئی رال اس کی گردن تک نہ پہنچ گئی۔ اسی روز اسکی والدہ مارسیلہ بھی آگ میں زندہ جلائی گئی +

باپ اور بیٹے کی محبت بھی اثر نہ کر سکی

دوسری صدی میں جب قیصر سویرس مالک تاج و تخت تھا۔ تو ایک جوان و حسین عورت پرپٹوا نامی اپنے چار رفیقوں سمیت گرفتار کر کے قید میں ڈالی گئی۔ اس کا باپ مسیحی نہ تھا۔ بلکہ بت پرست۔ اس کی خواہش تھی۔ کہ بیٹی مسیح کا انکار کر کے موت سے بچ جائے۔ باپ اس کے پاس قید خانہ میں گیا۔ اور اس کے بیٹے کو بھی ساتھ لے گیا۔ اس نے پرپٹوا سے کہا کہ "اے بیٹی! مجھ پر تیرا بڑا احسان ہوگا۔ کہ خود کو مسیحی بنا کر اور اس طور سے جان دیکر مجھ پر بدنامی اور شرمندگی کا دھبہ نہ لگائے"۔ یہ کہہ کر باپ روتا ہوا بیٹی کے پاؤں پر گر پڑا مگر پرپٹوا اپنے مذہب سے نہ پھری۔ دوسرے دن پرپٹوا اور اسکے رفیقوں کو حاکم کے سامنے پیش کیا گیا۔ حاکم نے بھی سمجھایا۔ مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آئی۔ اس پر حاکم نے اسکے بوڑھے باپ کو اس خیال سے کوڑے لگوائے کہ پرپٹوا دیکھ کر اپنے مذہب کو خیر باد کہدیگی مگر اس کا خیال درست نہ نکلا۔ اسلئے اسنے اور اسکے رفیقوں کو قید خانہ میں بھجوادیا۔ جہاں ان کو سخت اذیتیں دی گئیں۔ جن کے باعث ایک رفیق تو قید ہی میں مر گیا۔ دوسرے دن پرپٹوا اور اسکے رفیق تماشہ گاہ میں حاضر کئے گئے۔ جہاں پرپٹوا اور ایک کنیز کو ایک ہی جال میں لپیٹا گیا۔ اور ان کے پامال کرانے کے لئے ایک جنگلی گائے اُن پر چھوڑ دی گئی۔ مگر اس حالت میں بھی پرپٹوا نے چلا کر اپنے بھائی سے کہا "گھبراؤ نہیں۔ ہم جلد ابدی خوشی اور آرام میں داخل ہوں گے"۔ یہ سن کر سب کو بڑی حیرت ہوئی۔ اسکے بعد شمشیر باز اکھاڑے میں اتارے گئے۔ اور ان سب مسیحیوں کو بڑی ایذا دہی کے ساتھ قتل کیا گیا۔

عیسائیوں کے خلاف فرمان

سنہ ۱۹۳ء میں قیصر سویرس تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ تو اس نے عیسائیوں پر کوئی سختی نہیں کی۔ مگر رفتہ رفتہ اسکے خیالات بدل گئے۔ سنہ ۲۰۲ء میں اس نے لوگوں کو یہودی اور

مسیحی عقیدہ قبول کرنے سے منع کیا۔ اور قیصر مرقس کی طرح یہ فرمان جاری کیا۔ کہ جو لوگ اپنے کو مسیحی کہتے ہیں وہ ہمارے معبودوں کے دشمن اور ان کی ناراضی کا اصل باعث ہیں۔ ان کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ اگر وہ ہمارے دیوتاؤں کے آگے قربانیاں چڑہائیں۔ اور قیصر کی مورت کی قسم کھائیں۔ تو آزاد کئے جائیں۔ ورنہ طرح طرح کا عذاب کر کے مارے جائیں"+

اعلان جاری ہونا تھا۔ کہ عیسائیوں پر چاروں طرف عذاب ہونے لگا۔ خاصکر شمالی افریقہ میں تو عذاب حد برداشت سے گذر گیا

فانی انسان کی پرستش سے انکار

ایک دفعہ عیسائیوں کا ایک گروہ گرفتار کر کے حاکم کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور اسکے خلاف یہ الزام لگایا گیا۔ کہ وہ قیصری اعلان کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ حاکم نے ان لوگوں سے کہا کہ اگر خدا سے باز آکر ہمارے معبودوں کیطرف رجوع لاؤ۔ تو تمہیں ضرور معافی ملے گی۔ اور تم کو شادمانی کی زندگی نصیب ہوگی۔ اس کا ان مسیحیوں نے یہ جواب دیا۔ کہ جناب عالی! ہم قیصر کی مورت کے سامنے ملکی امور کے باعث قربانی چڑہانے سے انکار نہیں کرتے، بلکہ ہمارا مذہب اس امر کی مخالفت کرتا ہے۔ کہ ہم کسی فانی شخص کے سامنے قربانی چڑہائیں" حاکم نے ان کو بہت کچھ سمجھایا۔ کہ وہ فرمان قیصری کو مان کر اسپر عمل کریں۔ اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ مگر وہ رضامند نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ جواب دیا "کہ ہم پرستش صرف اپنے خداوند کی جو تمام قوموں کا خدا ہے۔ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہی صرف غیر فانی اور لاثانی ہے"۔ حاکم نے یہ دیکھ کر کہا۔ کہ تمہیں ایک دن کی مہلت دی جاتی ہے۔ اگر مان گئے۔ تو معافی ملے گی۔ ورنہ سزا۔ دوسرے دن وہ حاکم کے روبرو پیش کئے گئے۔ ان سے سوال ہوا "کیا ارادہ ہے" جواب دیا۔ کہ وہی سابقہ فیصلہ! اس لئے ان کو قتل گاہ میں پہنچایا گیا۔ جہاں جلاد نے ایک ایک کر کے ان کے سر قلم کئے +

آنکھیں نکلوائی گئیں

قیصرڈیشیس کے زمانہ میں جو سختیاں مسیحیوں پر ہوئیں۔ ویسی اس سے پیشتر کبھی نہ ہوئی تھیں۔ اس نے ۲۵۰ء میں تمام صوبوں کے حکام کے نام یہ فرمان جاری کیا۔ کہ تمام عیسائیوں کو بت پرستی سکھائیں۔ اگر وہ نہ سیکھیں۔ تو ان کو ہلاک کیا جائے۔ اس قیصر کو مسیحی کلیسیا کی روزافزوں ترقی سے بڑا افسوس ہوتا تھا۔ اسلئے اس نے سلطنت روم سے ان کا نام ونشان مٹانے کا عزم کر لیا تھا۔ اُسکے عہد میں جو سزائیں عیسائیوں کو دی گئیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔ آنکھیں نکلوائی گئیں۔ بوٹی بوٹی کیئے گئے۔ شکنجہ میں کسے گئے۔ پانی میں غرق کیئے گئے۔ صلیب پر چڑہائے گئے۔ ہڈیاں توڑی گئیں۔ درندوں سے پھڑوائے گئے۔ تازیانے لگواکر آگ میں ڈالے گئے۔

دلیر بیمار کی موت

اس زمانہ ظلمرانی میں اسکندریہ (مصر) میں ایک شخص جولین نامی سخت بیمار تھا۔ وہ کھڑا بھی نہ ہوسکتا تھا۔ نہ بیٹھ سکتا تھا۔ اس سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا تم مسیحی ہو اور رومن قوم کے بتوں کی پرستش سے انکاری ہو؟ اس نے جواب دیا۔ کہ "ہاں"۔ اسے حاکم نے بہت کچھ سمجھایا۔ کہ "خواہ مخواہ موت کا طالب نہ بن"۔ اس نے جواب دیا۔ کہ گو میں بیماری کے باعث اتنا کمزور و ناتواں ہوں۔ کہ میرے لئے کھڑا ہونا یا حرکت کرنا محال ہے۔ مگر میرے ہوش و حواس بجا ہیں۔ میں موت کی طرف نہیں جا رہا ہوں" بلکہ زندگی کی طرف۔ کاش! آپ بھی حقیقی زندگی سے جو ہر ایک کے لئے مفت موجود ہے واقف ہوتے۔ اور اسے قبول کر کے ابدی خوشی اور سعادت پاتے"۔ یہ الفاظ سنکر حاکم بڑے طیش میں آگیا۔ اور حکم دیا کہ جولین کو آگ میں جلایا جائے۔ یہ حکم سن کر اس نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر بت پرست حملہ آور ہوئے۔ اور شور مچاتے ہوئے اسے باہر لے گئے۔ اور جب تک کہ وہ ادھ موا نہ ہوا۔ اُسے سڑکوں پر گھسیٹتے پھرے۔

اس کے بعد اسے آگ میں ڈالدیا گیا - اور ذرا ہی دیر بعد اسکی زندگی کا خاتمہ ہوگیا +

قبرستان میں مردے دفن کرنے کی مخالفت

سنہ ۲۵۳ء میں قیصر ویلیرین نے سلطنت اپنے ہاتھ میں لی - تو وعدہ کیا کہ عیسائیوں کو ہر طرح آرام دیا جائیگا - لیکن اسکے جادوگر مشیر لکبرنس نے اسے عیسائیوں کے خلاف کردیا اور اس سے کہا کہ تمام بشپوں اور دیگر خادمان دین سے مسیح کا انکار کرائے - اگر وہ نہ مانیں - تو قتل کئے جائیں - نہ بانس ہوگا - نہ بانسری بجے گی، اس مصری جادوگر کے کہنے سے قیصر نے یہ فرمان جاری کیا - کہ تمام بشپ اور خادمان دین شریر سمجھے جائیں دربار شاہی سے بیعزتی کے ساتھ نکالے جائیں - انکا مال لوٹا جائے - ان کی تمام عبادت گاہیں بند کی جائیں - اور ان کے مردوں کو قبرستان میں جگہ نہ دی جائے اگر اسپر بھی وہ مسیح کا انکار نہ کریں تو سخت عذاب میں مبتلا کرکے مارے جائیں" شاہی گھرانوں اور معزز خاندان کی عورتوں کے پاؤں میں زنجیریں ڈال کر غلام بنایا جائے" حکم جاری ہوتے ہی کئی مسیحی بزرگ ہلاک کئے گئے +

دلیر لڑکے کا ایمان

ان ایام ایذارسانی میں ایک لڑکا سرل نامی جو اسکندریہ کا باشندہ تھا - اسے اسکے باپ نے مسیحی ہونے باعث سخت زدوکوب کرکے گھر سے نکالدیا - آخرکار وہ حاکم کے سامنے لایا گیا - حاکم نے اسے ترغیب دی کہ وہ مسیحی ہونیسے منکر ہوجائے - مگر اس نے حاکم کی بات نہ مانی - حاکم نے حکم دیا - کہ اُس کے بازو باندھ کرلے جاؤ - اور آگ میں ڈال دو" حاکم کا خیال تھا - کہ وہ آگ دیکھ کر ارادہ بدل دیگا - مگر اس دلیر لڑکے نے آگ اور تلوار دونو کو دیکھا - لیکن خوف نہ کھایا - اسے پھر ترغیب دی گئی کہ وہ مسیح سے انکاری ہوجائے، مگر اس کی نیت میں کوئی فرق نہ آیا - اس لیئے اس کا سر قلم کیا گیا +

جلاوطنی قتل اور غلامی

سنہ ۲۵۲ء میں قیصر ویلرین تخت نشین ہوا۔ شروع میں تو وہ عیسائیوں کی ایذارسانی سے باز رہا۔ مگر سنہ ۲۵۷ء میں اس نے حکم دیا۔ کہ مسیحی لوگ عبادت کے لئے ایک جگہ فراہم نہ ہوں اور ان کے مذہبی خدام خصوصاً بشپوں کو کہیں دور دراز بھیجدیا جائے۔ قیصر کو یقین تھا۔ کہ جب جماعتوں سے بشپ الگ کر دیے گئے۔ تو ضعیف گروہ خود بخود مٹ جائیں گی۔ مگر یہ خیال غلط نکلا۔ کیونکہ بشپوں اور کلیساؤں میں ربط و ضبط قایم رہا۔ اور بشپ ان میں زیادہ ہر دلعزیز ہو گئے۔ ایک سال بعد قیصر نے یہ حکم جاری کیا۔ کہ تمام بشپ اور خادمان دین فوراً قتل کئے جائیں۔ ملک کے مدبر معزز اشخاص اور مشہور بہادر بےعزت کئے جائیں۔ ان کی جائدادیں ضبط کی جائیں۔ اگر اسپر بھی وہ مسیحی رہیں۔ تو ان کے سر کاٹے جائیں۔ شاہی گھرانوں کی جو خواتین مسیحی ہونے کا اقرار کریں اُن کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالکر اُن کو غلامی میں بھیجدیا جائے۔ اور جو سرکاری ملازم بھی اقرار کر چکے ہیں۔ یا اب کریں۔ انکو پابزنجیر کر کے ان مقامات میں بھیجدیا جائے۔ جہاں سرکاری کام جاری ہوں۔ اور ان سے سخت محنت لی جائے۔ اس حکم کے صادر ہوتے ہی بہت سے بشپ، خادمان دین، اور دیگر مسیحی ایذائیں دیکر مارے گئے +

کارتھیج کے بشپ کا قتل

کارتھیج میں بشپ سپریان تھا، جو وہاں کے حاکم کے پاس حاضر کیا گیا۔ اور اس سے کہا گیا۔ کہ وہ رومی معبودوں کی پرستش کرے۔ مگر اس نے اس سے انکار کر دیا۔ حاکم نے بہت کچھ سمجھایا۔ مگر وہ اپنے ارادے سے ایک انچ نہ ٹلا۔ اسپر اسے کارتھیج سے ۸ میل کے فاصلہ پر جلاوطن کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد نیا حاکم آیا۔ اس نے سپریان کو اپنے پاس بلایا اور قیصر کا فرمان یاد دلایا گیا۔ اور حاکم نے بھی اسے بہت کچھ سمجھایا۔ لیکن اس پر مطلق اثر نہ ہوا۔ حاکم نے آخر کار یہ کہا۔ کہ اگر تو مطلوبہ عبادت اور قربانی نہیں کرتا۔ اور مذبح پر صرف

صرف تھوڑا سا بخور ڈال دیا کرے۔ تو میں تجھے چھوڑ دونگا۔ سیریان نے یہ بھی منظور نہ کیا۔ اسلئے ۱۴ ستمبر ۲۵۸ء کو اسے قتل کر دیا گیا +

مسیحی پلٹن کا قتل

۲۸٦ء میں قیصر اگنس کے حکم سے ایک مسیحی پلٹن جس میں چھ ہزار جوان تھے مغرب میں روانہ کی گئی۔ اسے وہاں جاکر معلوم ہوا۔ کہ قیصر نے اسے اس غرض سے بھیجا ہے کہ اسکے ہاتھوں سے عیسائیوں کو قتل کرایا جائے۔ اس لئے فوج کے لوگوں نے آگے جانے سے انکار کر دیا۔ اسپر دوسری پلٹن بلا کر مسیحی فوج کے لوگوں کو قتل کرا دیا +

تیل ڈالکر آگ لگادی

قیصریہ میں ایک زمیندار عیسائی بروکاپیس نامی تھا۔ اسے حاکم نے بلاکر تاکید کی۔ کہ وہ فرمان قیصری کی تعمیل میں رومی بتوں کی عبادت کرے۔ اس نے انکار کر دیا اسلئے اسے قتل کرائے اور بہت سے عیسائیوں کو طرح طرح کی سزائیں دی گئیں۔ اور ان کو قتل کرایا گیا۔ اور ایک نوجوان کے پاؤں میں چیتھڑے لپیٹے گئے۔ ان پر تیل ڈالا گیا۔ اور آگ لگادی گئی۔ جب وہ ادھ موا ہو گیا تو اسے سمندر میں غرق کر دیا گیا۔

دہیمی آگ پر کباب

قیصریہ میں عیسائی کلیسا کا ایک ممبر پمفیلس نامی تھا۔ اسکی موت کا حاکم نے فتوےٰ دیا۔ ایک نوجوان پارفری نے حاکم سے درخواست کی کہ مقتول کی لاش دفن کی جائے تو حاکم نے اس سے پوچھا۔ کیا تو بھی عیسائی ہے؟ اس نے اقرار کیا۔ کہ ہاں! وہ عیسائی ہے اسلئے حاکم نے اسے شکنجہ کی سزا دلائی۔ اس کے بعد دہیمی آگ پر کباب کیا گیا +

پادری کو پناہ دینے پر تازیانے

قیصروں کے زمانہ میں انگلستان میں بھی جہاں روم کی حکومت تھی بہت سے عیسائی ہلاک کرائے گئے۔ ان میں سے ایک کا نام البین تھا۔ اس نے ایک پادری

کو اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔ اور بعد میں اسکے خیالات و وعظ سے متاثر ہو کر مسیحی بن گیا تھا۔ جب سپاہی اس کے گھر پادری کو گرفتار کرنے آئے۔ تو اس نے پادری کو اپنے کپڑے پہنا کر وہاں سے بھگا دیا۔ اور خود پادری کے کپڑے پہن لئے۔ وہ اسے پادری سمجھ کر حاکم کے سامنے لے گئے۔ حاکم یہ سن کر کہ وہ پادری نہیں ہے بلکہ البن ہے جس نے پادری کو پناہ دی۔ بہت ناراض ہوا۔ اور حکم دیا کہ اسکے تازیانے لگا کر اسے قتل کیا جائے۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی ✤

عبادتخانہ سمیت نذر آتش

۲۸۴ء میں بوڑھا ڈایوکلیشن قیصر بنایا گیا۔ چند سال بعد اس نے اپنے ساتھ سلطنت میں میکسیمن۔ گلیبریس اور کانسٹن ٹائن کو بھی شامل کر لیا۔ ان میں سے آخر الذکر عیسائیوں سے کوئی مزاحمت نہیں کرتا تھا۔ لیکن میکسیمن خصوصاً گلیریس کو عیسائیوں سے نفرت تھی۔ اسلئے پہلے پہل عذاب فوج میں شروع کیا گیا۔ بت پرستی سے انکار کرنے والوں کے عہدے توڑے گئے۔ وہ برخاست کئے گئے۔ ۳۰۲ء میں گلیریس نے جو ڈایوکلیشن کا داماد تھا۔ اسے بہکایا۔ اور ظلم رانی شروع کی نکو میڈیا کا گرجہ جو شہر کے بیچوں بیچ بلند مقام پر تھا۔ اس کے دروازے توڑے گئے۔ مذہبی کلیسا جلائی گئی ؟ عمارت مسمار کی گئی۔ پھر حکم دیا گیا۔ کہ "مسیحی مذہبی جماعتیں ایک جگہ فراہم نہ ہوں۔ عبادت خانے مسمار کئے جائیں۔ کلیساؤں کی جائدادیں ضبط کی جائیں جو لوگ مسیحی اصول پر ثابت قدم رہیں۔ وہ شہروں کے اور آزادی کے حقوق سے محروم کئے جائیں۔ اور مسیحی غلام آزاد نہ کئے جائیں" چنانچہ اس حکم کی تعمیل بڑی سختی سے کی گئی۔ جب فریگیہ کے قصبہ میں شاہی فوج عبادتخانے مسمار کرنے گئی۔ تو شہر کے مسیحی عبادتخانہ میں چلے گئے۔ اور عہد کیا۔ یا تو عبادتخانہ بچائیں گے۔ یا اس کے ساتھ جان دیدینگے۔ اُن کو گرجہ سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ جب وہ نہ نکلے۔ تو گرجہ میں آگ لگا دی گئی۔ اور جو مرد عورت بچے اس کے اندر تھے وہ آگ سے گرجہ سمیت جل کر خاکستر ہو گئے ✤

آرے سے چروائے گئے

افریقہ میں ایک مرتبہ چند مسیحی کسی عیسائی کے گھر کتاب پڑھنے اور عشائے ربانی
پینے کے لئے جمع ہوئے۔ وہ عبادت میں مشغول تھے۔ کہ ان کو گرفتار کرکے حاکم کے
حضور میں پہنچایا گیا۔ ان سب نے اقرار کیا۔ کہ وہ مسیحی ہیں۔ ان میں سے اکثر شکنجہ میں کسوا
کر اور اکثر آرے سے چروا کر ہلاک کئے گئے۔

آنتیں نظر آنے لگیں

اسی قیصر کے زمانہ میں نہراس کے پایہ تخت ہراکلیہ میں بشپ فلپ رہتا تھا۔ وہ
دوستوں کے کہنے پر بھی وہاں سے نہ بھاگا ۳۰۴ء میں ایک دن کلیسا میں عیسائیوں
کو صبر و توکل پر وعظ دے رہا تھا۔ تو ایک سپاہی نے حاکم شہر یاسس نامی کے حکم سے ان
کو گرجہ سے نکال دیا۔ اسپر فلپ گرجا سے باہر آن کر وعظ سناتا رہا۔ اس لئے سب کو حاکم کے
سامنے پیش کیا گیا۔ اور جب وہ قیصر کے نام کی قسم بھی کھانے کو تیار نہ ہوا۔ تو اسے سخت ایذا دی
گئی۔ اس کے مددگار ہرمیس نے کہا۔ کہ ہم لوگ گمراہ نہ ہوسکیں گے۔ تو ہرمیس کو تازیانے لگوائے
گئے۔ پھر قید خانہ میں ڈالدیا گیا۔ چند دن بعد نئے حاکم نے ان کو اپنے روبرو بلایا۔ اور
بت پرستی کے لئے حکم دیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ تو ہدایت کی گئی۔ کہ ان کو اس قدر
تازیانے لگائے جائیں۔ کہ اُن کی ہڈیاں اور آنتیں نظر آنے لگیں۔ اس حکم کی
تعمیل کی گئی۔ اس کے بعد ان کو مقتل میں لے جا کر آگ میں جلایا گیا۔ ان کے
ساتھیوں کو طرح طرح کی تکالیف دیکر قتل کیا گیا۔

لاش آگ میں جلانے کا حکم

اسی قیصر نے تین احکام مسیحیوں کو نیست نابود کرنے کے لئے جاری کئے تھے۔ جن کے
سلسلہ میں ان کو ایسی وحشیانہ سزائیں۔ جن کا نام سنکر خوف سے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ قتل ہونے والے عیسائیوں میں سے ایک نوجوان وحسین لڑکی تھیوڈورہ نامی تھی۔ جو

اسکندریہ کے ایک معزز خاندان سے تھی۔ حاکم شہر نے اسے بت پرستی کے لئے ترغیب دی۔ مگر وہ اسپر آمادہ نہ ہوئی۔ پھر غور کرنے کے لئے ۳۔ دن کی مہلت دی گئی۔ اس کے بعد حاکم نے پھر سمجھایا جب وہ رضامند نہ ہوئی۔ تو حاکم نے کہا۔ کہ کیا تو ایک ایسے شخص پر ایمان رکھتی ہے۔ جو خود اپنے کو صلیب کی شرمناک موت سے نہ بچا سکا۔ لڑکی نے جواب دیا۔ کہ ہاں! میرا ایمان اسی مصلوب یسوع مسیح پر ہے۔ جس نے سب کی نجات کے لئے اپنی جان دیدی۔ میں اسی شفیع کی خاطر اپنی جان دینے پر رضامند ہوں اسپر حکم دیا گیا۔ کہ اسے ایک کسبی کے مکان میں بھیجدو۔ جب وہ اس مکان میں پہنچ گئی تو دیدمیس نامی ایک شخص وہاں گیا۔ اور اس نے لڑکی سے کہا۔ کہ میرے کپڑے پہن کر یہاں سے نکل جا، لڑکی نے ایسا ہی کیا۔ جب دیدمیس کو ایک سپاہی نے زنانہ بباس میں دیکھا۔ تو حاکم کو خبر کردی۔ حاکم نے اسے بلا کر کہا۔ کہ اگر اب بھی تو ہمارے معبودوں کے آگے قربانی چڑہائے۔ اور لڑکی کا پتہ بتائے۔ تو آزاد کیا جائیگا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں آگ کی بھٹی میں ڈالا جاؤں۔ تو بھی ایسا نہ کرونگا۔ اور لڑکی مذکور کا مجھے کوئی علم نہیں۔ یہ سنکر حاکم نے حکم دیا۔ کہ پہلے اس کا سر قلم کیا جائے۔ پھر اس کی لاش آگ میں جلائی جائے۔ جب دیدمیس کو مقتل کی جانب لئے جا رہے تھے۔ تو وہ لڑکی آگئی۔ اور دیدمیس نے اس سے کہا۔ کہ "اے خاتون! تاج شہادت میرا ہے۔ کیونکہ موت کا حکم میرے لئے ہوا ہے" تھیوڈورہ نے جواب دیا۔ کہ اے بھائی! میری مرضی تھی۔ کہ تو میری عصمت بچائے مجھے بدنامی اور تیرے کام سے نفرت تھی۔ مگر موت کا مجھے کچھ خوف نہ تھا۔ اگر تو نے مجھے تاج شہادت سے محروم رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو تجھے دھوکا دیا ہے۔ حاکم نے یہ باتیں سنیں۔ تو حکم دیا۔ کہ دونوں کو قتل کیا جائے۔ چنانچہ انکے سر قلم کئے گئے۔ اور لاشیں آگ میں جلادی گئیں +

آگ میں زندہ جلائی گئی

بویریہ کے شہر آگسبرگ میں ایک بت پرست عورت آفرا نامی تھی۔ وہ سخت بدچلن تھی۔ اور شہر کے نوجوانوں کا چلن بگاڑتی تھی۔ اتفاقاً کسی وجہ سے وہ مسیحی ہوگئی۔ اور دیندارانہ زندگی بسر کرنے اور عیسائیوں کی خدمت کرنے لگی۔ وہ بھی گرفتار ہو کر حاکم شہر کے روبرو پیش کی گئی۔ اس نے بت پرستی سے انکار کر دیا۔ حاکم نے اسے بہت سمجھایا۔ اور لالچ دیا۔ مگر وہ ترغیب میں نہ آئی۔ اسلئے اسے زندہ آگ میں جلایا گیا۔

سر منڈوایا گیا

قیصر ڈایوکلیشن کے زمانہ میں ۳۰۴ء میں افریقیہ میں ایک معزز خاندان کی عورت کرسپینہ نامی گرفتار کر کے انولنس نامی حاکم کے روبرو پیش کی گئی۔ حاکم جب اسے بت پرستی پر راغب و آمادہ کرنے سے تھک گیا۔ تو حکم دیا۔ کہ اس کا سر منڈوایا جائے۔ اگر پھر بھی نہ مانے۔ تو اس کا سر کاٹا جائے۔ اسنے دونوں سزائیں بڑی خوشی سے قبول اور گوارا کرلیں۔

کانٹوں پہلو پھاڑے گئے

لکوینہ کے شہر اکونیم میں ایک شریف زادی پولتیہ نامی رہتی تھی۔ وہ بڑی حسین تھی۔ اسے گرفتار کر کے اس کا تمام مال و اسباب ضبط کیا گیا۔ مگر اس نے مسیح کا انکار نہ کیا۔ اسے خوف دلا کر مسیح سے منحرف ہونے کے لئے حاکم شہر نے اسکے تین سالہ بچے کو زمین پر اس زور سے پٹکا۔ کہ اسکا سر پھٹ کر اسکا مرغ روح پرواز کر گیا۔ یہ دیکھ کر پولتیہ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ تو حاکم کے حکم سے آہنی کانٹوں سے اسکے پہلو چیرے گئے۔ اور ابلتی ہوئی رال اسکے پاؤں پر گرائی گئی۔ مگر وہ ثابت قدم رہی۔ اسلئے اس کا سر قلم کیا گیا۔

سخت گرم پانی میں اُبالی گئی

قیصر سویرس نے اسکندریہ اور کارتھیج میں عیسائیوں کا نام ونشان مٹانے کے لئے جن لوگوں کو مقرر کیا تھا۔ ان میں سے ایک کا نام اکولہ تھا۔ اس کے روبرو اسکندریہ کے دولتمند رئیس کی لونڈی پوٹومینیا پیش کی گئی۔ اسکے خلاف مسیحی ہونے اور قیصر روم کی تحقیر کرنے کا الزام لگایا گیا۔ اسپر طرح طرح سے ایذا کی گئی۔ اسے سخت عذابوں کا تختہ مشق بنایا گیا۔ تاکہ جو الزام اسکے خلاف لگایا گیا ہے۔ وہ اس سے منحرف ہو جائے اسے مسیحی ایمان سے پھیرنے کے لئے بڑے بڑے وعدے کئے گئے۔ لیکن سب بے سود ثابت ہوئے۔ اس لئے عدالت کے کمرہ کے پاس ہی گرم پانی کا ایک حوض تیار کرایا گیا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ اگر وہ مسیحی ایمان کا انکار نہ کرے۔ تو اس حوض میں برہنہ کرکے ڈالی جائے"

یہ بہادر لڑکی موت سے تو بالکل نہیں ڈرتی تھی۔ لیکن اسے اس خیال سے بڑی پریشانی ہوئی کہ اسے لوگوں کے سامنے برہنہ کرکے کھولتے پانی میں ڈالا جائیگا۔ اس لئے اس نے اکولہ سے بہ منت درخواست کی۔ کہ اسے برہنہ کرنا ایک غیر ضروری بات ہے اسے یہ ندامت انگیز تکلیف نہ دیجائے۔ اس نے رقت آمیز آواز سے کہا۔ کہ "میرے کپڑے نہ اتروائے جائیں، مگر تکلیف جیسا ہو دے لو" مجھے کپڑوں سمیت ہی گرم پانی میں ڈلوایا جائے" اکولہ نے اس عورت کی یہ درخواست منظور کرکے بسیلیڈس کو جسکا اس روز عدالت میں پہرہ تھا۔ حکم دیا۔ کہ وہ پوٹومینیا کو گرم پانی میں ڈلوا دے +

جب اسے کھولتے ہوئے پانی میں آہستہ آہستہ ڈالا گیا۔ تو اس نے سپاہی کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ وعدہ کرتے ہوئے جان دیدی۔ کہ "میں خداوند سے تمہارے لئے دعا کروں گی" اسے دیر تک ابلتے ہوئے سخت گرم پانی میں اُبالا گیا۔ جس سے اسکی روح کو حد درجہ تکلیف ہوئی۔ باوجود اسکے اسنے ہنستے ہوئے جان دی +

بت پرستی کا منکر

اسی ظالم حاکم اکولہ کی عدالت میں اسکندریہ کے مشہور رئیس آریجن کا باپ
لیونیڈس بھی پیش کیا گیا۔ اسپر گورنر نے بڑی بڑی سختیاں کرائیں۔ اور ایذاؤں کا تختۂ
مشق بنایا۔ مگر وہ مسیحی مذہب سے منکر نہ ہوا۔ اور نہ اس نے بتوں کے سامنے سجدہ کیا۔
اسلئے گورنر اکولہ نے اس سے کہا۔ کہ وہ تھوڑا سا بخور ہی اس مذبح پر ڈال دے۔ جو عدالت
گاہ کے پاس ہی تھا۔ لیکن لیونیڈس نے یہ ذراسی بات بھی نہ مانی۔ اگر وہ یہ بات مان
لیتا۔ تو اسکی جان بچ جاتی۔ لیکن ایمان کے مقابلہ میں جان کو اس نے ہیچ سمجھا۔

جب اکولہ نے دیکھا کہ لیونیڈس اپنے ارادے سے ایک انچہ بھی نہیں ہٹا۔ تو حکم دیا
کہ اسے جیل میں بھیج کر اسپر تمام سختیاں کی جائیں۔ اس نے ان اذیتوں کو خوشی سے
برداشت کیا۔

قید اور عذابوں کے زمانہ میں اس کا مسیحی بیٹا آریجن اس کی ہمت بڑھاتا رہا۔
جب لیونیڈس کے قتل کا وقت نزدیک آیا۔ تو بیٹے نے اسے اس مضمون کا خط پہنچایا
"پیارے باپ! خبردار!! کہیں ہماری خاطر اپنا ارادہ نہ بدل لیں"
اس نے باپ کو اس خیال سے کہ کہیں بیوی اور بچوں کی خاطر وہ ایمان سے
نہ گرجائے اسی چٹھی میں مسیح کا یہ قول بھی یاد دلایا۔ کہ "جو کوئی اپنے باپ، یا ماں، یا
بیوی، یا بچوں کو مجھ سے زیادہ چاہے۔ وہ میرے لایق نہیں"
آخرکار مقررہ وقت آیا۔ تو لیونیڈس کو مقتل میں پہنچایا گیا۔ اور بڑے عذاب
کے ساتھ قتل کیا گیا۔ مگر اس نے خوشی خوشی موت کو گوارا کیا۔

بہادر ظریف کا انجام

رومی قیصروں کے دربار میں بعض ایسے ظریف اور مسخرے تھے۔ جو مسیحیوں
کی نقلیں اتار کر بت پرستوں کو خوش کیا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک "جینیسس"

تھا۔ وہ ایک نقل کر کے اور عذاب کی مصنوعی سزا کا حکم پانے کے بعد قیصر ڈایوکلیشن کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں نے پہلے جو کچھ کیا۔ وہ تو نقل تھا۔ مگر جب بپتسمہ دینے کی رسم نقل میں کی گئی۔ تو میرا دل بدل گیا۔ اور میں مسیحی بن گیا اب میں مسیح کا بندہ ہوں" قیصر نے کہا کہ اس سے بت پرستی کرائی جائے۔ مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ قیصر نے حکم دیا۔ کہ اسے ڈنڈوں سے پیٹا جائے" وہ پٹتا رہا۔ مگر یہی کہتا رہا۔ کہ میں مسیحی ہوں۔ آخر کار قیصر کے حکم سے اس کا سر قلم کیا گیا +

مسیحیوں کو کامل امن

تین صدی تک قیصران روم۔ ان کے حکام اور بت پرستوں کی طرف سے عیسائیوں پر مظالم ہوتے رہے۔ اور بہت سے عیسائی مارے گئے۔ مگر جب قسطنطین نے جو "اعظم" کے لقب سے ملقب تھا۔ اپنے حریف پر نمایاں فتح حاصل کی۔ اور روما کے باشندوں نے اسکے اپنے شہر میں داخل ہونے پر بڑی خوشی منائی۔ اور اسے اپنا قیصر مان لیا۔ تو اس نے اقبال کیا۔ کہ وہ مسیحی ہے۔ یہ سنہ ۳۱۲ء کا واقعہ ہے۔ مارچ سنہ ۳۱۳ء میں وہ مشہور اعلان جاری کیا جو "فرمان میلان" کہلاتا ہے۔ اسی کے ذریعہ مسیحیوں کو کامل امن نصیب ہوا۔

رومی سلطنت سے باہر بھی عیسائیوں پر اور مقامات میں بھی مظالم ہوئے مگر چونکہ ان کے حالات بہت طویل ہیں۔ اسلئے وہ قلم انداز کر دیئے گئے +

جنگِ صلیب

صلیبی جنگوں کا آغاز

جس مذہبی جنگ کا سلسلہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان تقریباً تین صدی تک جاری رہا۔ اسے جنگ صلیب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی ایک ہی جنگ نہ تھی۔ بلکہ اس کے سلسلہ میں تقریباً ۱۲ مرتبہ جنگ ہوئی۔ اور اُن تمام معرکوں میں لاکھوں مسلمان اور عیسائی تلوار کے گھاٹ اتارے گئے۔ کئی مقامات تباہ و برباد گئے۔ اور بہت سے خاندان بے چراغ ہو گئے اگرچہ زیادہ تر تو وہ صلیبی جنگیں مشہور رہیں۔ جن میں نور الدین اور اسکے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی اور یورپ کے مسیحی حکمرانوں میں مقابلہ ہوا تھا۔ لیکن صلیبی جنگوں کا آغاز سلطان صلاح الدین کے برسرِ حکومت آنے سے بہت پیشتر ہو چکا تھا۔ دراصل ان کی بنیاد اسوقت پڑ چکی تھی جبکہ بغداد میں عباسی خاندان کا خلیفہ مستظہر حکمران تھا۔ یہ ۱۰۹۵ء کا واقعہ ہے۔ ان صلیبی جنگوں میں بڑی ہولناکی، بےحد ظلم، سخت وحشیانہ پن، کشت و خون اور بربادی کا منظر پیدا کیا۔ گویا ان میں تین صدی تک مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے رہے۔ لیکن ان کا خاتمہ آخر کار عیسائیوں کی ناکامی پر ہوا۔ ان جنگوں کا خاص انجام یہ ہوا کہ لاکھوں آدمی مارے گئے۔ لاکھوں بیماری کا شکار ہوئے۔ اور لاکھوں ہی فاقہ کشی سے مرے۔

جنگ کی اصلی وجہ

تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گو یروشلم پر حضرت عمر کے زمانہ میں مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ مگر معاہدہ کے مطابق وہاں عیسائیوں کو ہر طور کی مذہبی آزادی حاصل تھی۔ شہر کا

ایک حصہ اسقف اعظم (سب سے بڑا پادری) اور اسکے دیگر پادریوں کیلیئے وقف تھا جس سے مسلمان
ان کو بے دخل نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن عیسائیوں کو ستاتے رہتے تھے۔ یروشلم کو جسے مسلمان بیت
المقدس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ خود مقدس سمجھتے تھے۔ لیکن عیسائیوں کی نگاہوں میں وہاں
مسلمانوں کی موجودگی قدر تاً خار کی طرح کھٹکتی تھی۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ مسلمان یہاں سے چلے
جائیں۔ اور یروشلم پر عیسائیوں کا بلاشرکت غیرے قبضہ ہے۔ کچھ تو جنگ کی وجہ عیسائیوں
کی یہ آرزو تھی۔ کہ مسلمان یہاں سے نکل جائیں۔ اور کچھ ایک اور خیال تھا۔ وہ یہ کہ دسویں
صدی عیسوی کے آخر میں عیسائیوں میں یہ عام خیال پیدا ہو گیا تھا نزول مسیح (مسیح کی
دنیا میں دوبارہ آمد) کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ کیونکہ شروع ہی سے عیسائیوں کا یہ خیال تھا
کہ مسیح صلیب دیئے جانے سے ایک ہزار سال بعد دنیا میں پھر آیگا۔ اور خلیفہ مستظہر کا زمانہ
تقریباً ایک ہزار سال عیسوی تھا +

پوپ کا حکم

نزول مسیح کے امید میں عیسائیوں کے گروہ کے گروہ یروشلم میں آنے شروع ہوئے۔ اور
گیارہویں صدی عیسوی میں تو ان کی تعداد خطرناک حد تک پہنچ گئی۔ اسوقت فلسطین
میں جس کا ایک حصہ یروشلم ہے ایک ترکمان خاندان کی حکومت تھی۔ اجنبی عیسائیوں کی کثرت
اور ان کا جوش جاہل ترکمانوں کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اور وہ کبھی کبھی عیسائیوں سے سخت بد
سلوکی کر بیٹھتے تھے۔ چنانچہ جب ترکمانوں کا یروشلم پر قبضہ تھا۔ تو شہر کے حکام عیسائیوں کو نفرت
کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ وہ ان کو بلا وجہ بت پرست سمجھتے تھے۔ اور ہر طرح اُن کی توہین کرتے
تھے۔ ایک دفعہ سب سے بڑے پادری کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا۔ اور اس کے بعد جیل میں
ڈال دیا گیا۔ علاوہ بریں عبادتوں میں رخنہ ڈالا گیا۔ یاتریوں کو ستایا اور قتل بھی کیا گیا۔ یروشلم
کی یاترا خطرناک بن گئی۔ تجارت کو خطرہ پیش آیا۔ وغیرہ وغیرہ
جب بدسلوکیوں کی مبالغہ آمیز داستانیں مغربی رنگ میں رنگی ہوئی یورپ میں پہنچیں۔ تو

فرانس والوں کے خون میں حرارت پیدا ہوگئی ۔ ماہ مارچ ۱۰۹۵ء میں پوپ اربن دوم نے پلاسیٹینہ میں ایک کونسل کی اور اسی سال دوسری کونسل نومبر میں کلیر مونٹ میں منعقد کی گئی ۔ اس میں پوپ نے جہاد کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ "ان کافروں سے جہاد کرو جو خداوند یسوع مسیح کی خانقاہ پر قابض ہیں ۔ اور عیسائیوں میں سے جو اس جہاد میں شامل ہوگا ۔ اسکے تمام گذشتہ گناہ بخشدونگا ۔ اور جو جنگ میں مارا جائیگا ۔ اسے بہشت میں جگہ دونگا" اس جنگ کا نام انگریزی میں کروسیڈ ہے ۔ جس کا اصل محرک مذہبی جوش تھا ۔ مگر جس کے ساتھ نئے ممالک کی فتح اور مال و دولت کا حصول جیسی اغراض بھی وابستہ تھیں ۔ اس طور سے پہلی صلیبی جنگ کا آغاز ہوا ۔ اور خانئہ مسجد عمر میں آگ لگانے اور یہودیوں کے قتل پر ہوا ۔

جہادیوں کے اول دو گروہ

جب ایک کروسیڈر (جہادی یعنی عیسائی سپاہی) صلیب پہن لیتا تھا ۔ تو وہ سب قرضوں اور ٹیکسوں سے بری کیا جاتا تھا ۔ اس کی ذات خاص مذہب کی حفاظت میں آجاتی تھی ۔ دنیاوی فواید کے علاوہ اسکے گناہوں کو معاف کیا جاتا تھا ۔ اسے یہ وعدہ دیا جاتا تھا ۔ کہ اگر وہ جہاد میں مارا گیا ۔ تو اسے رتبہ شہادت ملے گا ۔ اور بہشت میں ابدی زندگی نصیب ہوگی ۔ جہادیوں کا پہلا دستہ والٹر پینی لیس (کنگال) کے ماتحت روانہ ہوا ۔ اسے بلغاری عیسائیوں نے فنا کر دیا ۔ پھر چالیس ہزار مرد عورت اور بچوں کا دوسرا گروہ انگلستان کے پیٹر ہرمٹ کی سرکردگی میں روانہ ہوا ۔ جب وہ ملیویل پہنچا ۔ تو اس نے پہلے دستہ کا انتقام لینے کے لئے شہر پر حملہ کرکے سات ہزار باشندوں کو تہ تیغ کیا ۔ اور ہر قسم کی خرمستی کی ۔ پیٹر کی جماعت نے ہنگری اور بلغاریہ کو ویران کر دیا ۔ یہ گروہ ۱۰۹۶ء میں روانہ ہوا تھا ۔ اس کی تعداد اور ترتیب یہ تھی ۔ کہ ۲۰ ہزار آدمی وامن کے علاقہ سے پیٹر کی سرکردگی میں گولون میں انکے کئی حصے کئے گئے ۔ کیونکہ اُن کی تعداد بڑھ

گئی تھی۔ پہلی جماعت جس میں تھوڑے سوار اور ۱۵ ہزار پیادے تھے۔ والٹر کی ماتحتی میں روانہ ہوئی دوسری جماعت میں ۲۰ ہزار جرمن پیٹر کی ماتحتی میں۔ گارڈ سچاں کی ماتحتی میں کسانوں کی جماعت پھر ۱۰ لاکھ عام آدمی۔

الکسیس قیصر روم نے اس گروہ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ بلکہ جہازوں میں سوار کرکے باسقورس کے پار اتار دیا۔ ایشیا میں داخل ہو کر اس گروہ نے دل کھول کر مظالم کئے چنانچہ مچاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایسے جرایم کئے کہ قضا و قدر کانپ اٹھی۔ گود سے بچے چھین کر ذبح کئے۔ اور ان کے اعضا کاٹ کر ہوا میں اچھالے۔ اسی طرح ظلم کرتے ہوئے وہ نائیس کی دیواروں تلے جا پہنچے۔ سلطان نے ۱۵ ہزار فوج سے اس گروہ پر حملہ کیا۔ اور مسلمان مورخ لکھتے ہیں کہ جہادیوں کا سردار رجنالڈ چند ہمراہیوں سمیت مسلمان ہو گیا۔ اور باقی معدوم ہو گئے۔

ڈوا اور گروہ

تیسرا جہادی گروہ ایک جرمن راہب گاڈسچاں کی سرکردگی میں روانہ ہوا۔ یہ حسبقدر بدترین لوگ تھے۔ ان کی بابت مچاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ "وہ غلط کاریوں میں یہانتک خود فراموش ہوئے۔ کہ قسطنطینہ اور یروشلم ہی کو بھول گئے۔ جہاں سے گذرے۔ لوٹ مار۔ قتل و غارت کو بطور یادگار چھوڑتے گئے۔ وہ زانی و شرابخور تھے۔ اہل ہنگری نے تنگ آکر ان کا مقابلہ کیا۔ بلگریڈ کے میدان جہادیوں کی ہڈیوں سے پٹ گئے۔ صرف چند آدمی باقی بچے۔ جنہوں نے اس حادثہ جانکاہ کی وطن میں خبر دی۔ جہادیوں کا چوتھا گروہ انگلستان، فرانس، فلانڈرس اور لورین سے روانہ ہوا۔ ملز صاحب اسکو وحشی اور جاہل لوگوں کا گروہ" کہتے ہیں۔ چونکہ ترک بہت دور تھے۔ اس لئے گروہ نے یہودیوں کو ہی قتل کرنا شروع کر دیا۔ لاکھوں اور ہزاروں یہودی قتل کئے گئے۔ ہزاروں لوٹے گئے۔ دیار راین اور موسیل کے کنارہ والے شہروں سے بھی یہی سلوک کیا گیا۔ صرف جرمنی

کے شہر منٹس میں [illegible] یہودی ہلاک کئے گئے۔ ئیمسی برگ پھر ہنگری کی فوج نے اس گروہ کا خاتمہ کر دیا۔

پانچواں گروہ

دوسرے سال یعنی ۱۰۹۷ء میں یورپ کے چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے سابق کی نسبت زیادہ باضابطہ گروہ تیار کیا۔ مگر مشرق کی طرف جاتے ہوئے اس نے بھی وہی قتل وغارت کا بازار گرم کیا۔ بوتون کے گاڈفرے کی ماتحتی میں یہ گروہ قسطنطنیہ پہنچا۔ تو قیصر روم الکسس نے ان کو جہاز میں سوار کر کے باسفورس کے پار اتار دیا۔ سات لاکھ آدمیوں کا یہ گروہ ماہ مئی میں نائسس کے میدان میں جمع ہوا۔ اور سلطان سلجوقی کے پایۂ تخت نائسس کا محاصرہ کر لیا۔ اور شہر کو تباہ کرنے کی دھمکی دی۔ شہر اس ترکیب سے بچا لیا گیا کہ الکسیس نے اسے سلجوقی بادشاہ سے لیکر اس پر اپنا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ جہادی گروہ انطاکیہ کی طرف چلا گیا۔ اور راستہ میں قتل و بربادی کا منظر پیدا کرتا گیا۔ نو ماہ تک انطاکیہ کا محاصرہ رہا۔ ملز صاحب لکھتے ہیں کہ جہادی رسد کی کمی کے باعث مردار حیوانوں کا گوشت تو کھلم کھلا کھاتے تھے۔ مگر انسانی گوشت چھپا کر۔ مردوں کی اعضا تراشی ان کی دل لگی تھی۔ ترکوں نے باہر نکل کر جہادیوں پر حملہ کیا۔ جس میں ۱۲ ہزار ترک مارے گئے۔ جہادیوں نے ان کے سر کاٹ کر بعض کے سروں کی نمائش کی۔ اور بعض کے سر کیمپ کے گرداگرد لکڑیوں اور نیزوں پر بلند کئے۔ کچھ سر شہر کے اندر پھینک دیئے۔ ایک اور موقع پر انہوں نے عربوں کی قبریں کھود کر لاشیں نکالیں۔ اور انکے پندرہ سو سر شہریوں نے کھائے۔ مچاڈ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اہل بابل کی تمام برائیاں خداوند مسیح کی خانقاہ کے ان آزاد کرانے والوں میں پائی جاتی تھیں۔

جہادیوں کا ظلم

جب یہ لوگ شہر انطاکیہ کے حدود میں داخل ہوئے۔ تو بڑھاپا کمسنی اور عورتوں کے حسن و کمزوری پر ان کو رحم نہ آیا۔ کوئی مکان ان کی دستبرد سے نہیں بچا۔ مسجد تباہ کی۔

سنگ مرمر کے محلوں سے لیکر ادنیٰ جھونپڑی تک مسمار کر دی - بازاروں اور گلی کوچوں میں ان کا خون پانی کی طرح بہنے لگا - اندازاً دس ہزار آدمی تہ تیغ کئے گئے عربوں کا قتل کر کے وہ بدترین برائیوں میں مصروف ہو گئے - پھر شہر عراۃ النعمان فتح کیا - جہاں ایک لاکھ آدمی تہ تیغ کئے گئے - قتل و غارت کا دور دورہ تھا - پھر بوہمنڈ نے جو جہادیوں کا سردار تھا قیدیوں کا معاینہ کیا - بوڑھے اور کمزور تلوار کے نذر کیے گئے - مردم خوری کی نوبت پہنچ گئی - عیسائی کیمپ میں انسان کا گوشت کھلے طور پر فروخت ہوتا تھا -

یہاں سے جہادی بڑھے - اور انہوں نے دھاوا کر کے یروشلم فتح کیا - اور دل کھول کر کشت و خون کیا - وہ ۱۵ جولائی ۱۰۹۹ء کو داخل ہوا - نماز کے بعد وہ تمام قیدی جو قتل سے بچ رہے تھے اور وہ لوگ جو زر فدیہ کے لالچ میں زندہ چھوڑ دیے گئے تھے بیرحمی سے قتل کئے گئے - عربوں کو کوٹھوں اور برجوں پر سے سر کے بھل گرایا گیا - یا زندہ آگ میں جلایا گیا - عورتوں کی آہ و زاری اور بچوں کی چیخ و پکار پر بھی رحم نہ کیا گیا مغلوب لوگوں کو کشاں کشاں پبلک جگہوں میں لا کر قتل کیا گیا - چوک اور گلیاں لاشوں سے پٹ گئیں - شہر میں ۷۰ ہزار آدمی تلف ہوئے ☆

جوڈیشل فیصلہ کا طریقہ

یہودیوں سے زیادہ بدسلوکی کی گئی - ان کو ان کی عبادتگاہوں میں جمع کر کے آگ لگائی گئی - اور وہ سب لوگ شعلوں کی نذر ہو کر ملک عدم کو روانہ ہو گئے - جو لوگ زندہ بچ رہے - وہ غلام بنائے گئے - کشت و خون ایک ہفتہ جاری رہا - گاڈفرے یروشلم کا بادشاہ بنایا گیا - ایک سال بعد اس کی جگہ بالڈون بادشاہ ہوا - قیصریہ کو فتح کر کے قتل عام کیا گیا - اور باقی چیزیں برباد کر دیں - مسجد، کتب خانہ، کالج وغیرہ تباہ کئے گئے اور اس طور سے پہلی مشہور صلیبی جنگ کا خاتمہ ہوا ☆

دوسری مشہور صلیبی جنگ

قتل وکشت وخون کے بعد گاڈفرے کو اتفاق رائے سے یروشلم کی نئی ریاست کا
حکمراں مقرر کیا گیا۔ مگر اس نے بادشاہ کا لقب اختیار نہ کیا۔ ایک سال بعد وہ فوت
ہوگیا۔ تو اس کا جانشیں اس کا بھائی بالڈون ہوا۔ جس کی مختصر حکومت کے زمانہ میں
سلطان مصر کو شکست دی گئی۔ ۱۱۰۹ء میں عیسائیوں نے ٹانکریڈ کے زیر کمان غارت
گری کی۔ تمام فلسطین اور شام کا کچھ حصہ جہادی عیسائیوں کے قبضہ میں آگیا۔ یہاں
ان فرانسیسیوں نے اپنے آبائی قوانین رائج کیئے۔ خود جاگیر دار بنے۔ اور مسلمان کاشتکار
بنائے گئے۔ جڈیشل تحقیقات یا تو باہمی جنگ کے ذریعہ کی جاتی۔ یا آزمایش کے
ذریعہ۔ آزمایش کا طریقہ یہ تھا۔ کہ ملزم سے کہا جاتا تھا کہ ابلتے ہوئے تیل میں ہاتھ ڈالے
اگر ہاتھ نہ جلتا۔ تو وہ بے قصور سمجھا جاتا تھا۔ ورنہ قصوردار۔ اسی طرح لوہے کی گرم
سیخیں ہاتھوں میں دی جاتی تھیں۔ جہادیوں کے خوف سے لوگ اپنے شہروں کو
چھوڑ کر بغداد میں چلے گئے۔ ۱۱۱۴ء کے شروع میں بالڈون نے موصل اور دمشق تک
تاخت وتاراج کیا۔ کئی اسلامی حکمرانوں نے متفقہ فوج سے فرانسیسیوں کا مقابلہ کئی
مقامات پر کیا۔ اور جنگ طبریہ میں ان کو شکست ہوئی۔ مگر عیسائی جہادیوں کے لئے
یورپ سے برابر کمک آتی رہی +

عیسائیوں پر زنگی کی فتوحات

۵۱۱ھ میں سلطان محمد سلجوقی فوت ہوگیا۔ اور خلیفہ مستظہر بھی چل بسا۔ سلطان
کا جانشیں اس کا بیٹا محمود ہوا۔ اس کے زمانہ میں ایک مسلمان سورما عمادالدین زنگی
میدان میں آیا۔ جس نے موصل میں اتابک خاندان کی بنیاد ڈالی۔ خلیفہ نے اسے
بالائی موصل وغیرہ کی حکومت عطا کی تھی۔ اس زنگی نے نہ صرف فرانسیسیوں کے حملہ
ہی کو روکا۔ بلکہ چپہ چپہ زمین کے لئے خون پانی ایک کرکے فرانسیسیوں کو اسلامی ممالک

سے خارج کر دیا۔ اس نے کئی مقامات سے عیسائی جہادیوں کو خارج کر کے سنہ ۱۱۴۹ء میں حلب پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد حماۃ پر قبضہ کر کے اس نے جہادیوں کو ارسارپ میں شکست دیکر اس شہر و قلعہ کو بھی فتح کیا۔ اس کے بعد اس نے قلعہ قیصریہ، مضافات برین۔ اڈیسہ فتح کئے۔ اڈیسہ میں جو ایک لاٹ پادری کا صدر مقام تھا۔ زنگی نے ہتھیار بند آدمیوں، راہبوں، اور پادریوں کے سوا کسی اور کو قتل نہ کرایا۔ جو مرد عورت اور بچے گرفتار ہوئے تھے۔ رہا کر دیئے۔ ان کا مال و اسباب بھی ان کے حوالہ کر دیا۔ اور شہر میں مضبوط فوجی دستہ مقرر کر کے وہ آگے بڑھا۔ مگر جب وہ قلات جابر کے محاصرہ میں مشغول تھا۔ تو اسے کسی نے قتل کر دیا۔

ایک اور جہادی مہم

حلب کے تخت پر زنگی کے بیٹے نورالدین کی رونق افروزی کے تھوڑے ہی دنوں بعد اڈیسہ کے عیسائی جوسلین کی سرکردگی میں فرانسیسیوں کی مدد سے بغاوت پر کمربستہ ہوگئے تھے۔ اور وہ شہر کے مسلمانوں کو قتل کر چکے تھے۔ نورالدین نے ان پر حملہ کر کے جوسلین کے سپاہیوں کو دار پر کھینچ دیا۔ جو ارمنی جہادیوں کی جاسوسی کرتے تھے۔ وہ شہر بدر کئے گئے۔ اور شہر کی فصیل گرائی گئی۔ اڈیسہ کے دوبارہ ہاتھ سے نکل جانے پر تمام یورپ غیظ و غضب میں آگیا۔ اور کلیرواکس کے سینٹ برنارڈ نے مسلمانوں کے خلاف ایک اور جہاد کرنے کی ضرورت پر لیکچر دیا۔ سنہ ۱۱۴۷ء میں کونارڈ سوئم شاہ جرمنی اور لوئیس ہفتم نے اس جہاد میں مدد دینے کا بیڑہ اٹھایا۔ شام اور فلسطین کے عیسائیوں کی مدد کے لئے نو لاکھ آدمی ان کے جھنڈے تلے جمع ہوگئے۔ لوئیس اپنے ملکہ سمیت مہم کے ساتھ روانہ ہوا۔ اسکی دیکھا دیکھی اور عورتیں بھی مہم میں شامل ہوگئیں۔ اور عورتوں کی اچھی فوج نیزوں اور ڈھالوں سے مسلح جرمنوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار جا رہی تھی۔ اسی طرح فرانسیسیوں کے ہمراہ بھی کچھ کم عورتیں نہ تھیں۔ ان کی ہمراہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ

جہادیوں میں شیطانی افعال کا زور ہوگیا۔ ان دونوں عیسائی فوجوں کو مسلمانوں نے تباہ کردیا۔ اور دونوں کو سخت ناکامی ہوئی۔

دوسرے جہاد کا خاتمہ

جب لوئیس انطاکیہ کے پاس پہنچا۔ تو اس کی فوج کا صرف ایک چوتھائی حصہ سلامت تھا۔ اس وقت شہر کی چار دیواری کے اندر کئی خوبصورت و معزز خواتین موجود تھیں۔ مثلاً کاؤنٹیس لوئیوز، کاؤنٹیس پلوئیس، فلانڈرس کی حسینہ سابل، موراعیل، جو کاؤنٹیس آف روسی تھی۔ ڈچس بوٹون، مگر ان سب میں زیادہ حسین ملکہ الیونر آف گینی تھی۔ جو لوئیس ہفتم کی بیوی تھی۔ انطاکیہ میں صلیب کے بہادر گوناگوں خرابیوں میں مبتلا ہوگئے۔ اور ریمنڈ کی دعوتوں نے کئی رسوم قبیحہ کا آغاز کردیا۔ ملکہ الیونر کے چلن اور کھیل کھیلنے نے ہر شخص کو شرم و حیا سے محروم کردیا۔ جب جہادی انطاکیہ میں کافی آرام کرچکے۔ تو اُن کی متفقہ فوج نے پھر دمشق کی طرف بڑھ کر اس کا محاصرہ کرلیا۔ مگر وہاں سے سخت مقابلہ کے باعث وہ محاصرہ اٹھا کر فلسطین کی طرف واپس ہٹ آئے۔ اسکے بعد کونراڈ اور لوئیس یورپ چلے گئے۔ اور دوسرے جہاد کا خاتمہ ہوگیا+

فرانسیسیوں پر چڑھائی

اب نورالدین محمود نے فرانسیسیوں پر چڑھائی کی۔ اور ان کا مشہور قلعہ العریمہ لے کر چند ماہ بعد ان کو عزہ میں شکست دی۔ ایک لڑائی میں انطاکیہ کا حکمران ریمنڈ ہلاک ہوا۔ اس کی بیوی نے دوسرا خاوند کرلیا۔ وہ بھی لڑائی میں مارا گیا۔ ۵۴۴ھ میں نورالدین نے اپامیز فتح کرکے ۲ سال بعد جوسلین کے مقابلہ میں شکست پائی۔ مگر اسکا بدلہ جوسلین کی گرفتاری کی شکل میں مل گیا۔ اور فرانسیسیوں کے کئی قلعے فتح کرکے ولوق کی لڑائی میں سخت شکست ملی ۔ ۵۶۹ھ میں محمود فوت ہوگیا جہادیوں نے عسقلان فتح کرکے دمشق پر حملہ کیا۔ مگر منہ کی کھائی نورالدین کی نمایاں فتوحات پر خلیفہ نے اسے ملک العادل کا خطاب دیا۔ جس کا وہ ہر طور سے حقدار تھا۔

نورالدین کے زمانہ میں جو مصر کے ہوئے۔ اُن پر عیسائیوں پر بیرحمانہ مظالم ہوئے۔ اور وہ ہزاروں کی تعداد میں مارے گئے ؛

مصر میں عیسائیوں کی شکست

نورالدین نے مصر کو مہم روانہ کی جس کی وجہ یہ تھی کہ مصر میں خاندان فاطمیہ کا ایوان منزلزل ہو رہا تھا۔ آخری خلیفہ العضد بیمار تھا۔ اختیارات وزیر شاور کے ہاتھ میں تھے۔ وہ سازش کے باعث وزارت سے محروم ہو کر نورالدین کے پاس مدد کے لیئے دمشق میں آیا۔ اس نے وعدہ کیا۔ کہ وہ جہادیوں کے مقابلہ میں مصری فوج سے مدد دینے کے علاوہ فلاں فلاں علاقہ اور بڑا خراج بھی دیگا۔ نورالدین نے اسدالدین شیرکوہ کو جو صلاح الدین کا چچا تھا۔ بڑی فوج لیکر مصر بھیجا۔ مگر احسان فراموش شاور نے بحال ہوتے ہی آنکھیں پھیر لیں۔ اور شیرکوہ کو مصر خالی کرنا پڑا۔ اگست سنہ ۱۱۶۴ء میں نورالدین پر فرانسیسیوں اور یونانیوں نے متفقہ حملہ کیا۔ آخر ان کو شکست دی۔ اور فرانسیسیوں کے بڑے بڑے سردار بوہمنڈ والی انطاکیہ، رینڈ حاکم طرابلس، جوٹیلین ثانی اور یونانی جنرل ڈیوک کلیمر گرفتار ہوئے۔ نورالدین کے ہاتھ کئی مقامات آگئے سنہ ۱۱۶۷ء میں شیرکوہ پھر مصر گیا۔ شاور نے فرانسیسیوں کو مدد کے لئے بلایا۔ اماوری نے جو تخت یروشلم پر متمکن تھا۔ ملک کے لالچ میں شاور کے مدد کے لئے لشکر جرار بھیجدیا۔ مگر شیرکوہ نے سب کو سخت شکست دی۔ عیسائی فوجیں واپس چلی گئیں۔ شیرکوہ نے شاور سے معاہدہ کے ذریعہ قاہرہ میں اپنا ریزیڈنٹ مقرر کیا۔ اور بعض شہروں پر فوجی قبضہ رکھنے کا حق حاصل کر لیا اور ایک لاکھ دینار کا خراج مقرر کرایا ؛

صلاح الدین کا عروج

کچھ عرصہ بعد عیسائیوں کا رویہ اس قدر ظالمانہ ہوگیا۔ کہ مصر کے خلیفہ العضد نے شاہ نورالدین سے مدد مانگی۔ تو شیرکوہ کو پھر مصر معہ فوج بھیجا گیا۔ اسکے آتے ہی جہادی ملک سے

نکل گئے۔ شیرکوہ ۱۱۶۹ء میں قاہرہ میں داخل ہوگیا۔ خلیفہ نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور شاور کو پھانسی دی گئی۔ اور شیرکوہ کو اسکی جگہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ اس کی خدمات پر اس کا بھتیجا صلاح الدین مقرر کیا گیا۔ یہ وہی صلاح الدین ہے جس نے آگے چل کر جہادوں میں عیسائیوں کو بڑی بڑی شکستیں دی ہیں +

صلاح الدین بادشاہ

صلاح الدین گو خود کو العضد کا وزیر کہتا تھا۔ مگر دل میں وہ اپنے کو نورالدین کا نائب سمجھتا تھا۔ اس نے اپنی فیاضی اور انصاف سے سب کے دل میں گھر کر لیا۔ العضد کو بیماری کے ایام میں صلاح الدین نے مصر میں عباسی خلیفہ کا روحانی اقتدار بحال کر دیا ۱۱۷۱ء میں مستنجد خلیفہ بغداد کی جگہ اس کا بیٹا مستقی کے نام سے خلیفہ ہوا۔ جب فاطمیہ خلیفہ مصر کا انتقال ہوگیا۔ تو صلاح الدین ملک کا اصلی بادشاہ بن گیا۔ تاہم نورالدین محمود کی وفات تک اسکے نائب کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ مگر اسکی وفات کے بعد صلاح الدین نے تمام مصر، توبیا کا ایک حصہ، حجاز، اور یمن پر قبضہ کر لیا۔ اور کھلے طور پر مصر کا بادشاہ بن گیا۔

صلاح الدین دمشق کا بادشاہ

اپنے مربی اور آقا نورالدین کی وفات کی خبر سنکر صلاح الدین نے اس کے بیٹے ملک الصالح کو پیغام تعزیت مع تحائف کے بھیج کر اپنی وفاداری کا اظہار کیا۔ اور اس کی بادشاہی کو تسلیم کر کے نورالدین کے جانشین کا نام سکہ اور خطبہ میں جاری رکھا۔ مگر خورد سال بادشاہ کو دیکھ کر درباری اور سردار خود غرضی میں مبتلا ہو گئے۔ صلاح الدین نے ان کو دھمکی آمیز خط لکھا۔ کہ اگر وہ راہ راست پر نہ آئے۔ تو وہ اپنے بادشاہ کے حقوق کی حفاظت کے لیے خود دمشق آئیگا۔ خط کا اثر یہ ہوا کہ ایک افسر گمشتگین بادشاہ کو حلب لے گیا۔ اور دمشق فرانسیسیوں کے حملہ کے لئے بے حفاظت چھوڑ گیا۔ جہادی ایسے موقعہ کو کب ہاتھ سے جانے دیتے تھے۔ فوراً انہوں نے دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ صلاح الدین ان باتوں سے ناخوش ہو کر اور چند ممتاز لوگوں

کے بلانے سے ، ہزار سواروں سمیت دمشق کی طرف آیا - اور دمشق پر قابض ہوگیا - اس نے نوجوان بادشاہ کو خط لکھ کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا - جواب میں اسپر نمک حرامی کا الزام لگایا گیا - اس بات پر برنجیدہ ہوکر وہ بادشاہ سے گفتگو کرنے حلب گیا - بادشاہ نے گمشتگین کے دہوکہ میں آکر اہل شہر سے کہا - کہ "جو نمک حرام (صلاح الدین) باہر کھڑا ہے - اس سے مجھے بچاؤ" اہل شہر اسلحہ لیکر صلاح الدین کے مقابلہ میں آگئے - صلاح الدین نے کہا - کہ "میں لڑنے کے ارادہ سے نہیں آیا - لیکن اگر تم لڑائی چاہتے ہو - تو مجھے عذر نہیں" آخر لڑائی ہوکر حلب کی فوج کو شکست ملی - تو نوجوان بادشاہ کے وزیر نے جہادیوں سے مدد مانگی - پھر لڑائی ہوئی - بادشاہ کو شکست ملی - اور صلاح الدین نے حلب کا محاصرہ کرلیا - جہاں معاہدہ ہوا کہ دمشق قطعی طور پر نور الدین کو مل گیا - ملک صالح کا نام شام - حجاز اور مصر کے منبر سے خارج کیا گیا - اور خلیفہ نے صلاح الدین کو خود مختار بادشاہ تسلیم کر کے سلطان کا خطاب دیدیا

صلاح الدین کے قتل کی سازش

قبل اس کے کہ سلطان صلاح الدین کے دیگر معرکوں کا ذکر کیا جائے - یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ملک الصالح وغیرہ نے صلاح الدین کے قتل کی سازش کی - اور اسکے پیچھے حشیشیوں یعنی حسن بن صباح کے فدائیوں کو لگا دیا - انہوں نے عزاز کے ایام محاصرہ میں صلاح الدین پر حملہ کر دیا - جبکہ وہ کیمپ کو جا رہا تھا - ایک نے سلطان کے سر پر چھری سے وار کیا - سر تو خود کے باعث محفوظ رہا - مگر رخسار پر کسی قدر زخم آگیا - سلطان نے اسے زمین پر گرا دیا - اور اسکے ایک خادم سیف الدین نے آگے بڑھ کر فدائی کا کام تمام کر دیا - پھر دوسرا فدائی حملہ آور ہوا - جسے ایک امیر نے روکنا چاہا - ایک سپاہی نے اسے اس قدر زخمی کر دیا - کہ وہ تیسرے دن فوت ہوگیا - پھر تیسرے فدائی کی باری آئی - اور وہ بھی قتل کیا گیا - چوتھا فدائی بھاگ نکلا - اسے لوگوں نے تعاقب کر کے ہلاک کیا - پھر سلطان کیمپ میں آگیا - جہاں اسکی مرہم پٹی کی گئی - اس واقعہ کے بعد سلطان نے یہ احتیاط کی - کہ وہ اپنے

لشکر میں کبھی نہ کسی مشتبہ آدمی کو آنے دیتا۔ اور نہ خود تنہا لشکر سے باہر جاتا۔

فدائیوں کے قلعہ پر قبضہ

جب صلاح الدین کو حلب اور موصل کی طرف سے اطمینان حاصل ہوگیا۔ تو اس نے اسماعیلیوں اور فدائیوں کا قلع قمع کرنے کی ٹھان لی۔ تاکہ دنیا کو ان کی شرارتوں سے نجات حاصل ہوجائے۔ اس نے ان کے قلعہ مضیات کا جوان کا ہیڈ کوارٹر ہے رخ کیا۔ وہ ان کا سب سے زیادہ مستحکم اور مضبوط قلعہ مانا جاتا تھا۔ جس پر ان کو بڑا ناز تھا۔ سلطان نے اس کا محاصرہ کر کے اسکے گرد بہت سی منجنیقیں نصب کردیں۔ دوسرے ہی دن "سنان" حاکم قلعہ نے صلح کا پیغام بھیجا۔ سلطان نے جواب دیا کہ وہ لوگ قلعہ سے اپنا اثر ہٹالیں۔ انہوں نے اثر ہٹالیا۔ اور سلطان کا جھنڈا قلعہ پر نصب کردیا گیا۔

مصر میں واپسی

چونکہ مصر کی ضرورتیں صلاح الدین کو بلا رہی تھیں۔ اسلئے وہ دمشق میں اپنے بھائی کو چھوڑ کر ۵۷۲ھ میں مصر گیا۔ جہاں اس نے قاہرہ کی شہر پناہ تعمیر کرائی۔ اسی سال سلطان نے بغرض جہاد عسقلان کا رخ کیا۔ اور رملہ کے معرکہ میں اسے ایک اتفاقی اور عارضی شکست ہوئی۔ اور اس کی فوج وہاں سے ہٹ آئی۔ اس شکست کے بعد عیسائیوں نے حماۃ پر دو مرتبہ حملہ کیا۔ مگر دونو بار اُن کو ناکامی ہوئی۔ اسوقت سلطان مصر سے واپس آرہا تھا اور دمشق جاتے ہوئے حمص کے قریب پہنچ چکا تھا۔

کئی مقامات فتح

سنہ ۱۱۸۲ء کے خاتمہ تک مغربی ایشیا کے تمام مسلمان حکمرانوں نے صلاح الدین کی سرپرستی اور حمایت منظور کر کے وعدہ کیا۔ کہ وہ بوقت ضرورت میدان جنگ میں اس کے جھنڈے تلے لڑنے مرنے پر تیار رہیں گے۔ اس وقت یروشلم کا بادشاہ اموری مرچکا تھا۔ اس کے تخت پر اسکی بیٹی سبئیل اور اسکے دوسرے خاوند لوسگنان کا قبضہ ہوچکا تھا۔

رینالڈ جس نے ریمنڈ کی بیوہ سے شادی کی تھی۔ ایک مدت کی قید کے بعد ملک الصالح
نے اسے قید سے رہا کیا تھا۔ جب رینالڈ نے ایک اور بیوہ سے شادی کی۔ تو اسے کرک
اور مینٹریل کے علاقے مل گئے۔ سنہ ۱۱۸۶ء میں اس نے معاہدہ کی خلاف ورزی میں
ایک مالدار مسلمان قافلہ کو لوٹا۔ اور اسکے بہت سے آدمی قتل کر ڈالے۔ جب اس نے
اس لوٹ کا تاوان نہ دیا۔ تو صلاح الدین خود گوشمالی کے لئے گیا۔ اور اس نے کرک
کا محاصرہ کر لیا۔ عیسائیوں نے مقابلہ کے لئے فوج فراہم کی۔ ۲۔ جولائی سنہ ۱۱۸۷ء کو مقابلہ
ہوا۔ جس میں لوسگنان کی بادشاہت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ دس ہزار عیسائی قتل ہوئے
یا گرفتار کر لئے گئے۔ قیدیوں میں یہ بھی شامل تھے۔ گیوڈی لوسگنتان۔ اسکے بھائی
جیافری، جنگ کا بانی رینوڈ، نولب ہگ، لوگنتان سے تو رحیمانہ سلوک کیا گیا۔ مگر
رینوڈ کو معاہدہ شکنی کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔ سلطان نے اس فتح کے بعد عیسائیوں کو سنبھلنے
نہ دیا۔ بلکہ ایک ایک کر کے قلعہ طبریہ، عکّہ، ارمیلی، بیروت وغیرہ فتح کر لئے۔ ساحل پر طایر
اور عسقلان کے شہریوں نے اطاعت مان لی۔ ان معرکوں میں لاکھوں عیسائی مسلمان
فوج نے تلوار کے گھاٹ اتار دیئے۔ اس طور سے دوسری مشہور صلیبی جنگ کا خاتمہ ہوا۔

یروشلم میں داخلہ

اسکے بعد صلاح الدین سنہ ۱۱۸۷ء میں یروشلم کی طرف متوجہ ہوا۔ جہاں عیسائی باشندوں
کے علاوہ ۶۰ ہزار عیسائی فوج تھی۔ سلطان نے پیغام بھیجا۔ کہ شہر بلا جنگ حوالہ کر دو۔ مگر
عیسائیوں نے مقابلہ کی ٹھان لی۔ لیکن چند ہی دن بعد صلح کی درخواست کی۔ صلح ہوئی
اور یروشلم ۹۰ سال کی عیسائی حکومت کے بعد پھر ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔ اور تمام
عیسائیوں کے لئے ماتم کدہ اور مصیبت خانہ بن گیا۔ جو لوگ وہاں رہنا چاہتے تھے۔ ان کو
اجازت دی۔ فوج کے سپاہیوں اور دیگر لوگوں کو ۴۰ دن کی مہلت دیکر کہا گیا۔ کہ وہ فدیہ
دے کر معہ مال و اسباب چلے جائیں۔ ہیگم سبٹیل کے ہمراہ عورتوں کی ایک بڑی تعداد گود میں

بچوں کو لئے ہوئے شہر سے نکلی۔ ان کو آزاد کر دیا گیا۔ عیسائی یروشلم سے انطاکیہ کی طرف چلے گئے۔ ان میں سے بہت سے شام میں آوارہ پھرتے ہوئے بھوک پیاس سے ہلاک ہوئے اسکے بعد رجب ۵۸۳ھ میں صلاح الدین یروشلم میں داخل ہوا۔ اسکے بعد صلاح الدین نے کئی اور شہر فتح کئے۔ اس نے لوسگنتان کو اس شرط پر رہا کر دیا۔ کہ فوراً یورپ چلا جائے مگر آزاد ہوتے ہی وعدہ خلافی کر کے اور فوج فراہم کر کے عکہ کا محاصرہ کر لیا۔

عکّہ پر سب سے بڑی جنگ

یروشلم کی فتح سے تمام یورپ میں ہل چل مچ گئی۔ پادریوں نے لوگوں کو طیش دلایا ۱۱۸۹ء میں طایر کے آرچ بشپ ولیم کے مشورہ سے یورپ کے بادشاہوں اور نوابوں نے بھی ایک اور جہاد کا ارادہ کیا۔ شاہ ہنری دوم انگلستان اور شاہ فلپ آگسٹس فرانس ان کے سرغنہ بنے اور تیسرے مشہور جہاد کا آغاز ہوا۔ طایر اور عکّہ کے کیمپوں میں عیسائیوں کی کمک پر کمک پہنچنے لگی۔ یورپ کے تین بڑے بادشاہ شاہ فریڈرک، باربروسہ قیصر جرمنی فلپ آگسٹس شاہ فرانس اور رچرڈ شیر دل شاہ انگلستان اس جہاد میں جان و مال سے شامل ہوئے۔ اس مشہور محاصرہ میں رچرڈ کو یورپ سے برابر فوج اور سامان کی مدد ملتی رہی۔ یورپ میں یروشلم کا اسقف اعظم ایک تصویر لئے پھرتا تھا جس میں مسیح کو زخمی اور ایک عرب کو اسپر حملہ آور دکھایا گیا تھا۔ اس ترکیب سے فلسطین کے فرانسیسیوں کو یورپ سے بڑی امداد آتی رہی۔ عورتیں بھی جہادی فوج میں داخل ہوگئیں۔ تری اور خشکی کے راستہ سے فوجیں آ آ کر طایر میں جمع ہوگئیں۔ اور انہوں نے ۲۹۔ اگست ۱۱۸۹ء کو عکّہ کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان فوج لیکر مسیحی فوج کے سامنے خیمہ زن ہوا۔ اسے بھی کئی ممالک سے فوجی مدد پہنچ گئی۔ چونکہ سلطانی فوج کئی اور مقامات میں اشد ضرورتوں سے موجود تھی۔ اسلئے جہادیوں کے مقابلہ میں اس کی تعداد کم تھی۔ معرکہ ہوا جس میں دس ہزار آدمی کام آئے۔ ان کے باعث ہوا زہریلی ہوگئی۔ اور سخت وبا نمودار ہوئی۔ سلطان

کیمپ اُٹھاکر خرد یہ چلا گیا۔ اور عیسائیوں نے پھر عکہ کا محاصرہ کرلیا۔ اور خندقیں کھود کر اونچی دیواریں بنالیں۔ تاکہ شکست کی حالت میں ان کو پناہ مل سکے۔

صلاح الدین خرد یہ میں

صلاح الدین نے موسم سرما خرد یہ میں گذارا۔ ۱۱۹۰ء کے موسم بہار میں وہ پھر عکہ آیا ایک دمشقی انجینئر نے رال کے گولوں میں آگ لگاکر لکڑی کے دو مینار جلادئے جن میں فرانسیسی سپاہی حملہ کے لئے موجود تھے۔ یہ مینار متحرک تھے۔ اسوقت عراق اور مصر سے بھی صلاح الدین کے لئے کمک آگئی۔ فریڈرک، باربروسہ قیصر جرمنی کی فوج آگئی مگر وہ عکہ تک نہ پہنچی۔ کیونکہ سلوشیہ کے نزدیک دریا میں ڈوب گئی۔ اور اس کی فوج بددل ہوکر جرمنی کو واپس لوٹ گئی۔ موسم بہار میں فرانسیسی مورچوں سے نکل کر مقابلہ میں آئے۔ مگر شکست کھائی۔ جہادیوں کی ہمت میں کچھ فرق آگیا۔ مگر اتنے میں کانڈر ہنری کی ماتحتی میں جو ہنری شاہ انگلستان کی سوتیلی بہن کا بیٹا تھا۔ کمک آگئی۔ جس مدد سے سلطان پر حملہ کا ارادہ کیا گیا۔ مگر سلطان پھر خرد یہ کی طرف کھلے میدان میں ہٹ گیا۔ تاکہ اچھی طرح مقابلہ کیا جائے۔ عیسائیوں نے محاصرین کی محاصرہ کی کلیں اگ کی نذر کردیں۔ ہنری نے محاصرہ کو ناکہ بندی میں بدل دیا۔ ہنری کے پاس اور کمک آگئی۔ اس نے سلطان سے مقابلہ کیا۔ فرانسیسی ہٹ کر اپنے مورچوں میں چلے گئے اس کے بعد فلپ شاہ فرانس اور فوج لے کر آگیا۔ پھر شاہ انگلستان بیس جہازوں میں فوج وغیرہ لے کر جا پہنچا۔ شاہ انگلستان بڑا بہادر تھا۔

شہر عیسائیوں کے حوالہ

اب عکہ کا محاصرہ نہایت زور شور سے شروع ہوا۔ سلطان محاصرہ نہ توڑ سکا۔ دو سال کی لڑائی۔ بیماری اور قحط سے تنگ کر محصورین جنگ کے قابل نہ رہے۔ اس وقت شہر کا حاکم فلپ کے پاس آیا۔ اور کہا کہ ہم انہی رعایات پر شہر تیرے حوالہ کرتے ہیں۔ جو ہم نے

اس پر قبضہ کرتے وقت عیسائیوں کو دی تھیں۔ فلپ نے جواب دیا کہ جب تک تم یروشلم اور وہ تمام شہر جو جنگ طبریہ کے بعد تم نے لئے ہیں۔ واپس نہ کروگے۔ میں کسی سپاہی یا شہری کو زندہ نہ چھوڑونگا۔ بلکہ سب کو بلا دریغ تہ تیغ کر دیا جائیگا"۔ حاکم پیچ و تاب کھاتا ہوا واپس گیا۔ اور ایک سال تک محاصرہ اور جنگ جاری رہی۔ سلطان فوج کی کمی کے باعث کوئی فدیہ ادا نہ کرسکا۔ آخر کار محصورین نے اس وعدہ پر کہ کوئی جان تلف نہ کی جائے گی۔ شہر عیسائیوں کے حوالہ کر دیا۔ مسلمانوں نے اصلی صلیب کی لکڑی، ۱۶۰۰ جنگی قیدی اور ۲ لاکھ دینار دینے کا وعدہ کیا۔ یہ تاوان دینے میں ذرا دیر ہوگئی تھی۔ کہ انگلستان کے شیر دل بادشاہ رچرڈ نے مسلمان سپاہیوں کو شہر سے باہر نکالا۔ اور ان کے بھائی بندوں کے سامنے ان کو قتل کرادیا۔

عسقلان کی بربادی

اس شہر کے فتح کرنے میں جہادیوں کے ۶ ہزار آدمی ضایع ہوئے۔ مجاہد صاحب لکھتے ہیں کہ "جہادیوں نے شہر ٹولمیس میں وہ گلچھرے اڑائے۔ کہ شام میں آئیسے پیشتر کبھی خواب میں بھی نہ دیکھے تھے۔ امن کے مزے۔ خوراک کی کثرت، قبرس کی شراب، گرد و نواح کے جزیرہ کی عورتیں، ان سب چیزوں نے ان کو یہ بھی یاد نہ رہنے دیا۔ کہ وہ کس غرض سے آئے ہیں" جب خوب رنگ رلیاں کر چکے۔ تو جہادی رچرڈ شیر دل کے زیر کمان عسقلان کی طرف روانہ ہوئے۔ صلاح الدین ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ ۱۵۰ میل کی مسافت میں ۱۱ لڑائیاں ہوئیں۔ رسوف کی لڑائی میں صلاح الدین کے ۸ ہزار نبرد آزما کام آئے۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ اس کی فوجیں اس قدر کمزور ہوگئی ہیں کہ فلسطین کے محفوظ ترین شہر کو بھی جہادیوں کی دستبرد سے نہیں بچا سکتیں۔ تو وہ جلد جلد عسقلان کی جانب روانہ ہوا۔ اور لوگوں کو شہر سے نکال کر اسکی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ عیسائی معززین کو تہ تیغ کیا گیا۔ اور اسلامی فوج نے لوٹ سے خوب ہاتھ رنگے،

جب رچرڈ وہاں پہنچا۔ تو کوئی آدمی وہاں نظر نہ آیا۔ البتہ بڑے قلعے اور شہر کے کھنڈرات موجود تھے۔ لیکن ایک اَن تھک انسان مقابلہ کے لئے کھڑا تھا۔

صلح کی ناکام کوشش

صلاح الدین کی مستعدی اور ہوشیاری کا رچرڈ کے دل پر ایسا گہرا اثر ہوا کہ وہ صلح کرنے پر مائل ہوگیا۔ وہ اس جنگ سے تنگ بھی آگیا تھا۔ اور اپنی سلطنت میں جس کی حالت خطرناک ہو چکی تھی جانے کا خواہاں تھا۔ چنانچہ اس نے صلح کے لئے تحریک کی۔ مگر اسکی شرطیں ایسی پیش کی گئیں۔ جنکو رچرڈ کے لئے قبول کرنا ناممکن تھا۔ رچرڈ کی اس روش سے ناخوش ہوکر مارکوئیس مانٹ فراٹ نے قاصد کے ذریعہ صلح کی درخواست کی۔ اس شرط کے ساتھ کہ اگر سینڈون اور بیروت کا علاقہ مجھے دیدیا جائے۔ تو میں صلح کے لئے تیار ہوں، سلطان نے یہ شرط منظور کرلی۔ مگر کہا کہ پہلے وہ اپنے سابقہ وعدے پورے کرے۔ مارکوئیس کی تجویز دیکھ کر رچرڈ نے پھر صلح کے لئے کوشش کی۔ جس کے ساتھ کچھ شرائط پیش کیں۔ اور معاہدہ ان شرائط کے ساتھ منظور کیا گیا۔ کہ رچرڈ کی بہن جو شاہ سسلی کی بیوہ ہے ملک العادل سے بیاہی جائے۔ رچرڈ وہ تمام شاہی مقامات جن پر اس کا قبضہ ہے اپنی بہن کے جہیز میں دیدے۔ اور سلطان وہ تمام شہر اپنے بھائی کو دیدے۔ جو اسکے قبضہ میں ہیں۔ یروشلم ملک العادل اور اس کی بیوی کے زیر نگیں رہے۔ اور دونو مذاہب یعنی عیسائیت اور اسلام کے لوگوں کی سکونت کے لئے اس شہر میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ طرفین کے اسیران جنگ کا تبادلہ کیا جائے۔ اصلی صلیب عیسائیوں کو دیدی جائے۔ اور ہاسپٹیلرز اور ٹیمپلرز کو سابقہ رعایات حاصل رہیں۔ (ہاسپٹیلرز وہ لوگ تھے۔ جو جہاد کے دنوں میں بیماروں اور زخمیوں کی خبر گیری کرتے تھے۔ اور ٹیمپلرز مخلوط مذہبی اور فوجی عہدہ دار تھے۔ یہی وہ لوگ تھے۔ جو یروشلم میں صلیب کی حفاظت کے لئے مقرر ہوئے تھے) سلطان نے یہ دیکھ کر کہ ان شرائط کی بدولت دونو متشغول پیکار مذاہب کے لوگوں میں صلح اور دوستی ہو جائے گی۔ فوراً منظور

کر لیا۔

پادریوں کی رخنہ اندازی

اگر رچرڈ کے پادری اس معاہدہ کی تکمیل ہوجانے دیتے۔ تو غالباً اسلام اور عیسائیت کا تفرقہ مٹ جاتا۔ مگر پادریوں نے ایک عیسائی شہزادی کی ایک مسلمان بہادر کے ساتھ بیاہے جانے کی تجویز پر شور قیامت برپا کر دیا۔ انھوں نے رچرڈ کو مذہب سے خارج کرنے کی دھمکی دی۔ رچرڈ ڈر گیا۔ اور قاصد بھیجکر ملک العادل سے درخواست کی۔ کہ وہ اپنا مذہب بدل لے۔ مگر ملک العادل کے لیے یہ درخواست قبول کرنا ناممکن تھا۔ اس اثنا میں مارکویس کی طرف سے نئے قاصد پہنچے۔ اسپر رچرڈ نے ناخوش ہوکر فدائیوں کے سردار سے جوڑ توڑ کیا۔ کہ مارکویس کونراڈ کا کام تمام کر دے۔ چنانچہ اسے فدائیوں نے ربیع الثانی ۵۸۸ھ میں قتل کر ڈالا۔

رچرڈ کے ساتھ شرائط میں جو شرط اس کی بہن کی ملک العادل کے ساتھ شادی اور اسپر رچرڈ کی رضامندی کے متعلق ہے۔ وہ مسلمان مورخوں کی کتب میں پائی جاتی ہے۔ مگر ہماری نظر سے یوروپین مورخوں کی کتب میں اس کا کہیں ذکر نہیں گذرا۔ اسلیئے ہم اسکے متعلق نہ تو یقین کر سکتے ہیں۔ نہ اسے معتبر مان سکتے ہیں۔

رچرڈ سے صلح ہوگئی

رچرڈ نے فوج لے کر پھر یروشلم پر حملہ کر دیا۔ مگر منہ کی کھائی۔ وہ اور بھی گھبرا گیا اور فلسطین سے روانگی کی فکر کرنے لگا۔ اس نے نئی شرائط کے ساتھ قاصد کو بھیج کر صلح کی خواہش کی۔ اور لکھا۔ کہ میں اس ملک پر حکومت کرنے کا خواہاں نہیں۔ میں نے مقبوضہ علاقہ اپنی بہن کے بیٹے کاونٹ ہنری کو جس سے سبئل نے لوسگنتان کی وفات پر عقد کیا تھا۔ دیدیا ہے۔ میں ہنری کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، وہ آپ کے حکم پر چلتا ہوا مشرقی مہموں میں آپ کا ہمرکاب رہے گا۔ میں آپ سے صرف یروشلم کا گرجا چاہتا ہوں، اور بس،، سلطان نے مشیروں سے مشورہ کر کے ملک میں امن قایم کرنے اور فوج کو آرام

دینے کی خاطر جواب باصواب دیا۔ پھر ایک قاصد رچرڈ کی طرف تحایف لیکر سلطان کے کیمپ میں آیا۔ اور کہا کہ ہم یروشلم کے متعلق تمام دعاوی سے دستبردار ہوتے ہیں۔ صرف عسقلان اروم اور غزہ کے علاقے سرسبز اور حالت امن میں رکھنا چاہتے ہیں۔ سلطان نے جواب دیا۔ کہ میں انطاکیہ کے گورنر سے الگ صلح کروں گا۔ عسقلان کی جگہ میں لیڈا کا علاقہ رچرڈ کو دیدونگا۔ باقی دونوں شہر ہرگز نہ دونگا۔ اتنے میں معلوم ہوا کہ جہادی بیروت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے سلطان نے یافہ کو فتح کرلیا۔ مگر رچرڈ نے یہ قلعہ اس سے خلاص کرالیا۔ رچرڈ نے پھر صلح کے لئے خواہش کی۔ تو سلطان نے طایر سے قیصریہ تک علاقہ رچرڈ کو دینا منظور کرلیا۔ رچرڈ نے بریانہ اور عسقلان حاصل کرنے کی درخواست دی۔ صلاح الدین یافہ دینے کے لئے راضی ہوگیا۔ مگر عسقلان دینے سے اس نے صاف انکار کردیا۔ آخرکار رچرڈ نے اس کے متعلق مطالبہ چھوڑ دیا۔ اور طرفین میں صلح کا معاہدہ ہوگیا۔

عکہ سے رچرڈ کی واپسی

اعلان کیا گیا۔ کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں صلح ہوگئی۔ دونوں مذاہب کے ممالک میں جنگ وجدل موقوف کی جائے۔ دونو مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے ملک میں بلا روک ٹوک جاسکتے ہیں"۔

طرفین میں بڑی خوشی منائی گئی۔ جو فوجیں دور ودراز ممالک سے آئی تھیں۔ وہ واپس روانہ ہوئیں۔ اس طرح سے تیسرے جہاد کا خاتمہ ہوا۔ جس کی خاطر لاکھوں جانیں ضایع گئیں۔ مشرق اور مغرب میں ہزاروں گھر برباد ہوئے۔ جرمنی ایک عالی شان قیصر سے محروم ہوگیا۔ فرانس وانگلستان کے کئی بہادر مارے گئے۔ ان تمام قربانیوں کا نتیجہ کیا نکلا؟ "صرف عکہ کی فتح" جب رچرڈ عکہ سے جہاز پر سوار ہوا تو اس نے مڑکر ساحل کی طرف دیکھا۔ اور اپنے بازو پھیلا کر بلند آواز سے کہا۔ کہ نہایت مقدس ملک! میں تجھے خداوند قادر مطلق کے حوالہ کرتا ہوں۔ وہ مجھے زندگی بخشے، تاکہ میں پھر واپس آؤں، اور تجھے کافروں کے جوئے تلے سے رہائی

دلاؤں"

صلاح الدین کی وفات

رچرڈ کی روانگی کے بعد صلاح الدین نے یروشلم میں چند دن قیام کیا۔ جس کے بعد رسالہ فوج کے ساتھ ساحل کے دورہ اور قلعوں کے معاینہ و مرمت کے لئے روانہ ہوا۔ پھر وہ دمشق چلا گیا۔ اور اپنی وفات تک اپنے بال بچوں کے ساتھ رہا۔ آخر ۴ مارچ ۱۱۹۳ء کو اس دار ناپائیدار سے رخصت ہوگیا۔ اسکی وفات کا دن اسلام اور مسلمانوں کے لئے نہایت منحوس خیال کیا جاتا ہے۔

سب سے بڑا جہاد

عکہ میں جو جہاد ہوا۔ وہ سب سے بڑا جہاد تھا۔ جو سلطان صلاح الدین کی زندگی میں ہوا۔ اس کے متعلق حسب ذیل امور قابل بیان ہیں۔

یورپ کے صلیبی لشکر اور مسیحی جہادی ایک دوسرے کے بعد لگاتار عکہ کے میدان میں اترنے لگے۔ فرانسیسی اور انگریزی اور فلیمش فوجیں جو شہنشاہ رچرڈ اور شہنشاہ فلپ سے پیشتر ہی عکہ کی طرف روانہ ہوگئی تھیں وہ مشہور سپہ سالار جیفوس کی لیڈری میں میدان حرب و ضرب میں اتر چکی تھیں۔ ان کے بعد پیساز، وینس، جیفوا، اور اٹلی کے جہادیوں کی سپاہ آگئی۔ اس جہاد میں کئی خاص باتیں دیکھنے میں آئیں۔ اس میں نہ صرف جنوبی و مغربی یورپ کے جہادی شریک ہوئے۔ بلکہ شمالی یورپ نے بھی خاص طور پر حصہ لیا۔ روپیہ دیا۔ دوسروں سے دلایا۔ خود تلوار اٹھائی۔ اور عکہ کے محاصرہ میں شامل ہوئے۔ رچرڈ اور فلپ کے پہنچنے سے کچھ ہی پیشتر ۸۰ ہزار سے زاید فوج عکہ میں جمع ہوگئی تھی۔ جس نے عکہ پر حملے شروع کردیئے تھے۔

ہر فرقہ اور مذہب کے مورخوں کا اس بات سے اتفاق ہے کہ یہ جہاد پہلے دو جہادوں سے ہر طور سے ممتاز تھا۔ کیونکہ پہلے جہادیوں میں تمام عیسائی اور دوسرے تیسرے درجہ کے

رئیس اور نواب شریک تھے۔ لیکن اس جہاد میں یورپ کے بڑے بڑے خود مختار اور باہیبت شہنشاہوں، باعزت بادشاہوں، صاحبِ ثروت امیروں اور نوابوں نے حصہ لیا۔ یہاں تک کہ یورپ کی سب سے بڑی تین حکومتوں کے بادشاہ اپنی جرار فوجوں سمیت شامل ہوئے۔ ان حکومتوں میں سے انگلستان، فرانس، اور یونان بھی تھے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ یورپ کی تمام طاقت و قوت عکہ کے چھوٹے سے علاقہ پر سمٹ کر آ گئی۔ اس دفعہ سلطان صلاح الدین کو بذات خود تمام یورپ کی طاقت و قوت اور تقریباً تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ان تمام باتوں سے عیاں ہے کہ سلطان کے مقابلہ میں عیسائیوں کی فوج بہت زیادہ تھی +

عیسائی عورتوں کی شرکت

اس جہاد میں ایک خاص بات یہ تھی کہ تین سو نازک اندام اور نازنین عورتیں الجزایر سے آئی تھیں۔ جو لوگوں کو اپنے ناز و انداز سے نہ صرف جنگ پر بلکہ نامناسب حرکات پر بھی مائل کرتی تھیں۔ وہ اپنا حسن و جمال اور اپنی ذات جنگ کے لئے وقف کر چکی تھیں۔ ایک باوقار مسیحی رئیسہ ایک جہاز میں آئی۔ وہ اُن ۳۰۰ سے بھی زیادہ منچلی تھی یہ عورتیں ہتھیار لگائے ہوئے گھوڑوں پر سوار تھیں۔ ان کا زرق برق لباس نہایت دلفریب ہوتا تھا۔ وہ عیسائی جہادیوں کے پاس جاتی۔ اور اپنی اداؤں سے ان کے دل بڑھاتی تھیں۔ اور آتش زبانی سے انکو مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کرتی تھیں +

فلک نما برجوں کی تباہی

عیسائیوں نے گذشتہ جنگوں کی طرح اس جنگ میں بھی سر بفلک برج بنائے جن میں تباہی آور کلیں رکھی گئیں۔ ہر برج ۶۰ گز سے زیادہ بلند تھا۔ ان برجوں کی مدد سے عیسائیوں کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ سلطان نے ان کی تباہی کے لئے انعام مشتہر کیا۔ چند روز بعد ایک شخص جو دمشق کا رہنے والا تھا۔ اور جس کا نام علی بن عریف

تھا۔ سلطان کے پاس آیا۔ اور اس نے چند اشیار فراہم کئے جانے کی درخواست کی۔ وہ چیزیں اسے دیدی گئیں۔ اس نے وہ چیزیں رال میں پکائیں۔ اور دیگچی میں بند کرکے اسے برج پر پھینکا۔ اس کا برج میں گرنا تھا۔ کہ برج میں آگ لگ گئی۔ اس طرح سے تمام برج تباہ کردیئے گئے +

تین اطراف میں لڑائی

جب مصر سے وہ جنگی جہاز آگئے۔ جن کا سلطان کو انتظار تھا۔ تو سلطان نے تین طرف سے عیسائیوں پر حملہ کیا۔ ایک حملہ تو خشکی سے کیا گیا۔ دوسرا حملہ اہلِ عکّہ نے کیا۔ اور تیسرا حملہ مصری جہادیوں نے کیا۔ اس طرح ایک ہی وقت میں تین ہنگامے شروع ہوئے۔ ان معرکوں میں طرفین کا نقصان تو ضرور ہوا۔ مگر زیادہ نقصان عیسائیوں کا ہوا +

برج جلانیکی کوشش

جب تک عکّہ میں رسد پہنچ سکتی تھی۔ تب تک اس کا فتح کرنا دشوار تھا۔ اسلئے رسد بند کرنے کی تدبیر عیسائیوں نے یہ سوچی۔ کہ برج ذبان کو جو سمندر میں تھا۔ بڑی مشعلیں جلاکر اس میں مقیم مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے۔ اور اسپر قابض ہوکر رسد کا بند کیا جائے۔ چنانچہ انھوں نے ایک جہاز میں بڑا اونچا برج بنایا۔ اور جہاز کو مینار کے قریب لاکر اس میں آگ لگانے کی کوشش کی۔ ہوا کا رُخ بدل گیا۔ اور آگ خود جہاز اور دوسرے جہازوں میں لگ گئی۔ اس سے عیسائی حواس باختہ ہوکر جان بچانے کے لئے سمندر میں کود پڑے۔ ان میں سے صرف اسٹریا کا ڈیوک تیرتا ہوا بڑی مشکل سے ساحل پر پہنچ سکا +

مختصر یہ کہ عکّہ پر یہ جہاد اپنے واقعات اور خصوصیّات کے اعتبار سے بینظیر ہے +

سلطان کے بعد جہاد

صلاح الدین چل بسا لیکن اس کی زندگی کے ساتھ ہی جہادوں کا خاتمہ نہ ہوسکا بلکہ جہاد اس کے بعد بھی جاری رہے۔ اس نے اپنی زندگی میں جانشینی کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اسکئے اسکی وفات پر اس کے بیٹے اور دیگر رشتہ دار مختلف علاقوں پر قابض ہوگئے۔

صلاح الدین کی وفات سے دو سال بعد پوپ سلسٹین سوم نے پھر جہاد کے لئے لوگوں کو اشتعال دلائی۔ لیکن یہ جہاد اور بعد والی مسلم عیسائی لڑائیاں زیادہ خطرناک نہ تھیں سلطان سے معاہدہ ہوا تھا۔ اسے بالائے طاق رکھکر جہادیوں کا بڑا لشکر ساحل سے اتر کر بیروت پر قابض ہوگیا۔ مقابلہ کے لئے ملک العادل روانہ ہوا۔ جہادی ایک مقام کے محاصرہ میں مشغول تھے۔ تو عادل نے یافہ فتح کر لیا۔ محاصرہ میں عیسائیوں کو بالکل کامیابی نہ ہوئی۔ اور تین سال کے لئے جنگ ملتوی کی گئی۔ اس کے متعلق معاہدہ ہوگیا۔

عیسائی فوج کی فراہمی

معاہدہ کے ۳ سال بعد پوپ انوسنٹ سوم نے پھر جہاد کے لئے کوشش کی۔ جسمیں رچرڈ شامل نہ ہوا۔ تاہم بڑے عیسائی فوج جمع ہوگئی۔ لیکن یہ مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ یہ فوج شام کی طرف جانے کی جگہ قسطنطینہ پر حملہ آور ہوئی۔ اور وہاں بربادی کا منظر پیش کر دیا۔ اور قسطنطینہ کا تین میل علاقہ آگ سے خاکستر کیا گیا۔ جہادیوں نے شہر پر قابض ہوکر یونانیوں کو چن چن کر قتل کیا۔ قسطنطینہ کے اندر باہر کشت و خون کیا۔ غارت گری کا نظارہ دکھایا۔ لاشوں سے سڑکیں پٹ گئیں۔ جہادیوں نے گرجے سے مقدس پیالے نکال لئے اور ان کو جام شراب بنایا۔ عبادت کی مقدس چیزوں کو پاؤں تلے روندا۔ جن میزوں پر مسیح اور مریم کی مورتیں رکھی تھیں۔ ان پر جوا کھیلا۔ سنہری جھالروں کی خاطر عبادت گاہ کا قیمتی پردہ پھاڑ ڈالا۔ ٹٹو اور خچر سونے چاندی کی چیزوں سے لادے گئے

چھٹے جہاد کا انجام

سنہ ۱۲۱۶-۱۷ء میں پوپ انوسنٹ نے چھٹے جہاد کا اعلان کیا۔ عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے، اندھے، لولے، لنگڑے، اور کوڑھی تک بھی جہادی فوج میں شامل ہو گئے۔ ہنگری آسٹریہ بمویریہ اور یونان کے بادشاہ اور نیز جرمنی کے تمام نواب اپنی فوجوں سمیت شامل ہوئے۔ اس طرح دو لاکھ پچاس ہزار جہادی پہلے تو شام میں گئے۔ پھر ساحلی علاقہ کو برباد کرتے ہوئے مصر میں داخل ہو گئے۔ اور ۱۸ ماہ کے محاصرہ کے بعد دمیاط فتح کر لیا۔ اور شہر میں داخل ہو کر قتل عام کیا۔ انہوں نے ان تمام علاقوں کے واپس لینے کی طرف۔ توجہ نہ کی۔ جو صلاح الدین نے فتح کیئے تھے۔ لیکن ان کو ناکامی ہوئی۔ کیونکہ مسلمانوں نے نیل کے پشتے توڑ کر سیلاب پیدا کر دیا۔ جہادی منتشر ہو گئے۔ کیمپ میں قحط اور اسکے بعد بیماری کا ظہور ہوا۔ عیسائیوں نے اس شرط پر دمیاط خالی کرنے کا وعدہ کیا۔ کہ ان کو سمندر تک سلامتی کے ساتھ پہنچا دیا جائے۔ زائرین کو کچھ رعایات دی جائیں۔ اور اصلی صلیب کا (فرضی) ٹکڑا ان کو دیدیا جائے۔

سنہ ۱۲۲۹ء میں جرمنی کے شہنشاہ فریڈرک نے جو اپنے طور پر جہاد کے لئے تیاریاں کر رہا تھا۔ شام میں فوجیں پہنچا دیں۔ نامہ و پیغام کے بعد دس سال چھ ماہ دس دن کے لئے معاہدہ کیا گیا۔ جس کے مطابق یروشلم اور وہ تمام شہر جو یافہ او عکہ کے درمیان تھے فریڈرک کو مل گئے۔ اور مسلمانوں کو حوالہ کردہ شہروں میں فرائض مذہبی ادا کرنے کی اور یروشلم کی مسجد عمر ان کے قبضہ میں رہنے کی اجازت مل گئی۔ یہ ساتواں جہاد تھا۔

سنہ ۶۳۷ھ میں والی خراسان نے یروشلم کو عیسائیوں سے فتح کر کے اس کی فصیلیں گرا دیں۔

آٹھواں جہاد

جب ملک الصالح شام میں مصروف کار تھا۔ تو فرنگی اٹھویں جہاد کے لئے بلائے

بے دریا کی طرح مصر پر ٹوٹ پڑے ۔ یہ جہادی لوئیس ہفتم شاہ فرانس کے ماتحت تھے ۔ لوئیس وسباط میں اترا۔ تو مسلمان شہر خالی کر گئے ۔ لوئیس نے مساجد کے گرجے بنائے ۔شہر میں سکونت اختیار کی۔ دمیاط پر قابض ہو کر عیسائی بڑے خراب افعال میں مبتلا ہو گئے ۔ امیر تو جشن کرتے تھے ۔ اور عام جہادی بدترین عیاشیوں میں غرق ہو گئے ۔ ان جہادیوں کے متعلق مچاڈ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "قمار بازی کا بھوت سرداروں سے لیکر سپاہیوں تک کے سر پر سوار تھا۔ روپیہ پیسہ ہارنے کے بعد وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کو بھی بازی پر لگاتے تھے ۔ صلیب کے جھنڈے تلے جہادی ہر قسم کی حیوانی حرکات کرتے تھے ۔ امیر غریب چھوٹا بڑا سب عیاشی میں ڈوبے ہوئے تھے ۔ عیش و عشرت منانے کے لئے وہ دھینگا مشتی سے بھی کام لیتے تھے ۔ فوجی افسر اُن تاجروں کو لوٹ لیتے تھے ۔ جو کیمپ میں سامان خوراک وغیرہ پہنچاتے تھے ۔ ان پر بھاری محصول عاید کرتے تھے ۔ زیادہ منچلے دور تک تاخت و تاراج کرتے تھے ۔ شہروں اور قافلوں کو لوٹتے تھے ۔ عورتوں کو گھروں سے گھسیٹ کر کیمپ میں لاتے تھے" مورخ نوبل لکھتا ہے ۔ کہ تمام سپاہی کنواری اور جوان عورتوں کی جبراً آبرو لیتے تھے"

پوپ کے اختیار میں ترقی

اسی سلسلہ میں یہ بتا دینا بے محل نہ ہو گا ۔ کہ صلیبی جنگوں سے نہ تو عیسائیوں کو کوئی معقول فائدہ ہوا ۔ اور نہ مسلمانوں کو ۔ البتہ پوپ انوسنٹ سویم کی طاقت بہت بڑھ گئی ۔ اس نے عیسائیوں اور مسلمانوں کے معاہدہ کے بعد بھی صلیبی جنگوں کا سلسلہ جاری رکھا ۔ اگرچہ اسے تمام عیسائی طاقتوں کو ایک خاص خیال کا پابند بنانے میں کامیابی نہ ہوئی ۔ لیکن اپنے اختیار کو اس نے یہاں تک بڑھا لیا ۔ کہ تمام یورپ میں اس کا سکہ چلنے لگا ۔ اس نے یکے بعد دیگرے دو شہنشاہوں کو معزول کیا اور انگلستان کے شاہ جان کو اپنے نمایندہ کے قدموں پر گرایا ۔

بچوں کی جہادی فوج

یہ پوپ مذہبی مجنون تھا۔ اس لئے اس نے یہ کوشش جاری رکھی کہ جنگ صلیبی کے بڑھتے ہوئے شعلے ٹھنڈے نہ پڑیں۔ اس غرض کے لئے کئی فوجیں میدان جنگ میں اتریں۔ مگر کامیاب نہ ہوئیں۔ لیکن اس کے زمانہ میں اور اس کے اثر سے "بچوں کی صلیبی جنگ" کے لئے فرانس میں ایک مجنون گڈریئے سٹیفن نے تیاری کی اور لڑکوں کی ایک فوج مسیح کا قول یاد دلا کر مرتب کی۔ کہ بچے ہی آسمان کی حکومت کے وارث ہیں۔ تمام فرانس سے ۳۰ ہزار بچے اس کے ساتھ ہو گئے۔ مگر ان میں سے صرف پانچ ہزار مارسیلز پہنچے۔ وہاں ان کو یروشلم لیجانے کے لئے کوئی جہاز نہ ملا۔ اسلئے انہوں نے بعض سوداگروں کی یہ تجویز منظور کرلی۔ کہ وہ انہیں فلسطین پہنچا دینگے اور وہ بھی بلا کرایہ۔ یہ تاجر غلاموں کی تجارت کرتے تھے۔ وہ بچوں کو لیکر الجبریہ اور سکندریہ گئے۔ اور وہاں ان کو غلاموں کی حیثیت سے فروخت کر دیا۔ اسی سال ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں رائن لینڈ سے اٹلی کو روانہ ہوئے۔ مگر ان کا انجام بخیر نہ ہوا۔

ابھی جہادی دمیاط میں مقیم تھے۔ کہ ملک الصالح فوت ہو گیا۔ اس کا جانشین ایوب ہوا۔ اس کی وفات پر فرانسیسی دمیاط سے نکل کر مصر کی فتح کے لئے روانہ ہوئے۔ مگر مسلمانوں نے ان کو شکست فاش دیکر لوئیس اور اسکے سردار ونکو گرفتار کر لیا۔ اور خاص شرائط پر رہائی دی

یروشلم پر عیسائی قبضہ

اس کے بعد عیسائیوں کی طرف سے جہادوں کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اور عثمانیہ ترکوں کی سلطنت کو عروج ہوتا گیا۔ اور یورپ میں ان کی فتوحات کا سلسلہ بڑھتا گیا۔ لیکن عیسائیوں کی یہ خواہش اور کوشش جاری رہی کہ یروشلم مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر ان کے قبضہ میں آجائے۔ چنانچہ گذشتہ جنگ جرمنی میں جرمنوں اور ترکوں وغیرہ پر اتحادیوں نے فتح حاصل کر کے ملک شام فرانس کو دیدیا۔ اور یروشلم پر ایک معنی میں عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا۔ ++

پوپ رُوم کا عروج و زوال

سب سے بڑا مذہبی پیشوا

مسیحی مذہب میں مسیح کے حواریوں کے بعد سب سے بڑا درجہ "پوپ" کو حاصل ہوا۔ وہ نہ صرف مسیح اور اس کے حواریوں کا قایم مقام بلکہ مسیحی کلیسیا کا سرگروہ سمجھا جاتا تھا بلکہ شروع شروع میں تو اسے انتظام کلیسیا اور تبلیغ مذہب میں کامل اختیار و اقتدار حاصل رہا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ اسے دنیاوی معاملات میں بھی بڑا دخل حاصل ہو گیا۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے بادشاہ اس سے خائف رہتے تھے۔ اور ان میں سے اکثر کی تخت نشینی اور معزولی بھی پوپ آف روم کے ہاتھوں میں رہی

کلیسیا قایم کرنے کی ضرورت

قبل اس کے کہ یہ بتا دیا جائے کہ پوپ کو کس طرح سے بے نظیر دینی اور دنیاوی اختیارات حاصل ہوئے تھے۔ یہ دکھانا ضروری ہے۔ کہ مسیح اور اس کے حواریوں کے بعد مسیحی کلیسیا کا آغاز کس طور سے ہوا۔ اور یہ کہ اس نے رفتہ رفتہ کیا ترقی کی۔ جب عیسائیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی۔ ان میں بہت سے تو معاون مسیحی تھے۔ اور بہت سے برائے نام۔ تو ضرورت محسوس کی گئی۔ کہ کلیسیا کی ایک حکومت اور نظام قایم کیا جائے جو سچے عیسائیوں اور نام نہاد عیسائیوں

میں امتیاز پیدا کرے۔ اور ان لوگوں کو کلیسیا اور مسیحی جماعت سے نکال دیا جائے۔ جو کہ گنہ گار ہیں۔ اور جن کی زندگی مسیحی دین کے لئے موجب بدنامی و توہین ہے۔

عالمگیر کلیسیا کی ضرورت

عیسائیوں کی ایک کلیسیا قایم ہوگئی۔ اور اس کا ایک نظام مرتب ہو گیا۔ تو عیسائیوں میں یہ عقیدہ زور پکڑنے لگا۔ کہ ایک کیتھولک یعنی عالمگیر کلیسیا قائم کی جائے۔ جو اپنے حلقہ میں مسیح پر صادق ایمان رکھنے والے تمام عیسائیوں کو شامل کرے۔ بلا اس امتیاز کے وہ کسی ملک اور قوم کے لوگ ہوں۔ اور اس میں ان لوگوں کو شرکت کا موقعہ مل جائے جو اپنی روحانی نجات کے خواہاں ہوں۔ اس عالمگیر کلیسیا کے قایم کرنے میں یہ امتیاز روا رکھا گیا۔ کہ جو لوگ کلیسیا کا انتظام کرتے تھے۔ اور اس میں عہدہ دار تھے وہ کلرجی یعنی پیشوایان مذہب کہلاتے تھے۔ اور باقی دنیادار۔ پیشواؤں کا دنیاداروں پر بڑا اثر تھا۔ کیونکہ وہ دنیاداروں کی مذہبی ضروریات کے منتظم تھے۔

پادریوں کے خاص حقوق

حواریوں کے بعد رومن شہنشاہوں کے عہد میں نہ صرف عیسائی لوگوں پر مظالم کئے گئے۔ بلکہ عیسائی مذہب کو کوئی وقعت نہیں دی گئی۔ لیکن ۳۱۱ء میں قیصر گالیریس نے ایک فرمان نافذ کیا۔ جس کے ذریعہ عیسائی مذہب کو وہی درجہ دیا گیا۔ جو رومن دیوتاؤں کو دیا جاتا تھا۔ اس کے جانشینوں میں قسطنطین پہلا قیصر تھا۔ جس نے عیسائی مذہب کو قبول کیا۔ اس نے قیصر گالیریس کے فرمان پر سختی سے عمل کیا اور کرایا۔ قسطنطین کے جانشینوں نے نہ صرف رومی

معبودوں کی پرستش کی مخالفت کی بلکہ ایسے قواعد و قوانین جاری کئے۔ جن کی بدولت عیسائی کلرجیوں یعنی پیشوایان دین کو خاص خاص حقوق حاصل ہو گئے۔ کلرجیوں کو خواہ ان کا درجہ کتنا ہی ہو عموماً پادری کہا جاتا ہے

پوپ کا اختیار و اقتدار

مسیحی کلیسیا کی طاقت بڑھتے بڑھتے اسقدر زیادہ ہو گئی کہ پادریوں کے اختیارات بہت بڑھ گئے۔ اور ان کا سب سے بڑا پیشوا جو پوپ (باپ) کہلاتا تھا۔ بڑا طاقتور اور صاحب اختیار ہستی بن گیا۔ اور ایک ایسا زمانہ آیا۔ کہ اس کا اختیار یورپ کے جرمن بادشاہوں اور دیگر بادشاہوں کے اختیار و اقتدار کا ہم پایہ ہو گیا۔ ان پوپوں کا جو سلسلہ قائم ہوا۔ وہ عرصہ دراز تک من مانے اختیارات رکھتا تھا۔ گویا پوپ ایسے زبردست حکمران تھے۔ جن کا ثانی دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ ان کو مذہبی اختیارات کے علاوہ زبردست دنیاوی اختیارات بھی حاصل تھے۔ قیصر قسطنطین کے زمانہ سے لے کر عالمگیر کلیسیا قائم ہونے تک یہ حالت رہی کہ کلیسیا کو حکومت کی امداد اور ہمدردی حاصل رہی۔ اور اس کا فروغ حکومت کے سہارے پر رہا پادریوں کو کوئی موقعہ ایسا ہاتھ نہ لگا۔ کہ وہ حکومت اور شہنشاہ یعنی قیصر کی نگرانی اور ماتحتی سے اپنے آپ کو رہائی دلا سکیں۔ وہ یہ بات بغاوت کے ذریعہ بھی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ قیصر اور اس کے جانشینوں نے عیسائی کلیسیا کے لئے ایسے قوانین بنائے جو اُن کے خیال میں مناسب اور موزون تھے۔ پادریوں نے ان قوانین کے خلاف کوئی شکایت نہ کی لیکن بعد میں انہوں نے کوشش کی۔ کہ رفتہ رفتہ خود کو حکومت اور حکمران کی ماتحتی کے جوئے سے آزاد کرالیں۔ اسلئے انہوں نے حکومت کے کئی فرائض اپنے ہاتھ میں لیلئے

اور ان کو عمل میں لانا شروع کیا۔ انہوں نے ان فرائض کو اختیار کیا۔ جن کو رومن سلطنت کی ریاستیں اس وجہ سے انجام نہیں دے سکیں، کہ وہ کمزور ہو گئی تھیں، اور ان میں بدنظمی کا دور دورہ تھا۔

پادریوں کی پہلی کوشش

سب سے اول گلاشین نے وہ اصول پیش کیا۔ جس پر کلیسیا کی حکومت پر برتری کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے فرمان میں یہ ظاہر کیا کہ "دنیا پر دو طاقتیں حکمران ہیں۔ ان میں سے ایک پادریوں کی ہے اور دوسری بادشاہوں۔ بلاشبہ اور یقیناً پہلی طاقت کو برتری اور فوقیت حاصل ہے کیونکہ پادری تو خدا کے سامنے قیصروں اور شہنشاہوں کے افعال کے بھی ذمہ دار ہیں"۔ یہ سب سے پہلی کوشش تھی۔ جو عیسائیوں نے اپنی برتری قایم کرنے کے متعلق کی تھی۔ چونکہ اس اصول کی کسی طرف سے مخالفت نہ کی گئی اس لئے پادریوں کے لئے یہ تسلیم کرنا اور دعوی کرنا قدرتی بات تھی کہ اختلاف رائے کی حالت میں کلیسیا اور اس کے عہدہ داروں کے فیصلہ کو ناطق صورت حاصل ہونی چاہیئے نہ کہ بادشاہوں کو۔ مراد یہ ہے کہ نزاعی معاملات میں بادشاہ کا فیصلہ آخری فیصلہ نہ مانا جائے۔ بلکہ کلیسیا کا فیصلہ آخری فیصلہ سمجھا جائے

سلطنت کے فرائض کی انجام دہی

رفتہ رفتہ کلیسیا نے ان فرائض کی انجام دہی اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ جن کو پیشتر ازیں حکومت انجام دیا کرتی تھی۔ اور جن کو فی زمانہ انسانوں کی دنیاوی حکومتیں انجام دیتی ہیں۔ مثلاً امن کا قایم کرنا۔ پبلک کی تعلیم کا انتظام و نگرانی۔ قانونی مقدمات کی سماعت۔ کلیسیا ان کاموں کو دھمکی یا ترغیب کے ذریعہ انجام دیتی تھی۔ وہ انتظام کرتی تھی۔ کہ معاہدے قایم رہیں۔ مرے ہوئے

لوگوں کی وصیتوں کو عملی صورت دی جائے۔ شادیوں کے متعلق فرائض پورے کرائے جائیں۔ کلیسیا نے بیکس دبے مددگار بیواؤں اور یتیموں کو اپنی شرن میں لے لیا۔ اس نے پبلک میں تعلیم پھیلائی۔ خیرات کا سلسلہ جاری کیا۔

پوپوں کا عروج

پوپوں نے اپنے آپ کو مغربی کلیسیا کا سرگروہ اور رہنما بتاکر فوقیت حاصل کی۔ اور بہت سی باتوں میں ان بادشاہوں اور شاہزادوں پر بھی فوق لے گئے۔ جن سے ان کا واسطہ پڑتا تھا۔ مسیح کے حواریوں میں سے جیساکہ نئے عہدنامہ سے ظاہر ہے پولوس لگاتار روم میں رہا۔ اور پطرس کی نسبت یہ مانا گیا ہے کہ وہ روم کا پہلا بشپ بنایا گیا۔ بڑے بڑے شہروں میں جو بشپ تھے۔ وہ آرچ بشپ یعنی پوپ آف روم کو اپنا پیشوا ماننے لگے لیکن پوپوں کے عروج کی تاریخ پوپ لیو اعظم کے زمانہ سے شروع ہوتی ہے۔ جو ۴۴۰ء تا ۴۶۱ء میں پوپ رہا۔ "والنیشی نیئن" سوئم کے کہنے سے مغربی رومن سلطنت کے فرمانروا نے ۴۴۵ء میں ایک فرمان جاری کیا۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ پوپ آف روم کو اس وجہ سے برتری حاصل ہے۔ کہ وہاں پطرس نے بڑی سختیاں جھیلی ہیں۔ اور یہ کہ روم سب سے بڑا اور شاندار شہر ہے۔ فرمان میں یہ بھی بتایا گیا۔ کہ مغرب میں جتنے بشپ ہیں انہیں ان تمام باتوں کو بطور قانون منظور کرنا چاہئے۔ جن کو پوپ پسند کرے اور جو بشپ ایسا نہ کرے اسے علاقہ کے گورنر کے ذریعہ پوپ کی بات کے ماننے پر مجبور کیا جائے۔ اس طریقہ سے پوپ کے عروج میں بڑی مدد ملی۔

پوپ گریگوری کی حکمت عملی

پوپ گریگوری کا انتخاب یعنی تقرر سنہ ۵۹۰ء میں ہوا۔ وہ بڑا قابل اور مدبر تھا۔ جہاں اس نے اپنا لقب "خدا کے خدام کا خادم" رکھا جو آج تک پوپ کا لقب ہے وہاں اس نے اپنے تدبر کے ذریعہ اپنا اقتدار اور رسوخ بھی بڑھالیا۔ اس کے ہاتھ میں شہر روم کی حکمرانی آ گئی۔ کیونکہ روم کے حکمرانوں کا اختیار ان دنوں برائے نام رہ گیا تھا۔ گریگوری نے اپنی حکمت عملی کے ذریعہ اس چیز کی بنیاد ڈالی۔ جسے پوپوں کی دنیاوی طاقت کہا جاتا ہے اس کے زمانہ کا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ اس نے ان ملکوں کو رومن کلیسیا کا تابع بنایا۔ جو بعد میں عروج پا کر انگلستان۔ فرانس اور جرمن کہلائے۔

پوپ کے عروج کا خاص ذریعہ

جرمنی کے شہنشاہ ہنری سے پوپ کا جھگڑا شروع ہونے سے پیشتر ہی پوپ نکولس دوئم نے سنہ ۱۰۵۹ء میں ایک ایسی تدبیر اختیار کی جس کے باعث پوپ کے انتخاب میں بادشاہوں کو کوئی دخل نہ رہا۔ اور نہ روم کے لوگوں کو دخل رہا۔ اس نے ایک فرمان جاری کیا کہ پوپ کا انتخاب کارڈینلوں سے کرایا جائے۔ جو رومن کلیسیا کے نمائندے تھے۔ اس فرمان کی بظاہر اصل غرض یہی تھی۔ کہ پوپ کے انتخاب میں کسی حکمران کو کسی قسم کی مداخلت نہ کرنے دی جائے۔ اس وقت سے یہی رسم پڑ گئی۔ کہ پوپ کا انتخاب کارڈینلوں کے ہاتھوں سے ہوتا ہے اور جب سنہ ۱۸۷۰ء میں پوپ کی دنیاوی طاقت کا خاتمہ کرنے کا اعلان ہوا۔ تو قرار پایا کہ اس کا انتخاب صرف کارڈینل ہی کیا کریں۔ اس اعلان کے بعد کوئی پوپ اپنے محل سے باہر نہیں آیا

عروج کی ایک اور وجہ

پوپ کو مسیحی دنیا میں جو اقتدار حاصل رہا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ..... اسے مسیح کے حواری پطرس کا قایم مقام مانا گیا۔ انجیل میں لکھا ہے۔ کہ ایک مرتبہ مسیح نے اپنے حواری پطرس سے کہا تھا۔ کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور اسی (اسول) پر میں اپنی کلیسیا مناؤں گا۔ اس میں یہ خیال بھی شامل ہے کہ مسیح پھر زندہ ہو کر انسانوں کو بچانے کے لئے ایک سلطنت قایم کریگا۔ اس لئے جب کلیسیا قایم ہوئی۔ تو اس کے گروہ کو حواریوں کا نمایندہ مانا گیا۔ اور اس کا نام بشپ رکھا گیا۔ جب تبلیغ اور کلیسیا کے انتظام کے سلسلہ میں بشپ مقرر کئے گئے۔ تو ان کا ایک سرگروہ مقرر کیا گیا۔ جس کا لقب آرچ بشپ رکھا گیا۔ اور آرچ بشپ کا سرغنہ پوپ قرار دیا گیا۔

ایک اور زبردست وجہ

ایک اور زبردست وجہ عیسائی کلیسیا اور رفتہ رفتہ پوپ کی برتری کی یہ ہے۔ کہ مسیحی عقیدہ میں یہ خیال داخل کیا گیا کہ یہ خدائی مرضی ہے کہ وہ گناہوں کی معافی دے۔ جسم کو پھر زندہ کرکے اٹھائے۔ ابدی زندگی عطا کرے۔ اور یہ باتیں مقدس کیتھولک کلیسیا کے اندر اور اس کی معرفت کی جائیں گناہوں کی کلیسیا کے اندر معافی حاصل ہونے کے خیال سے عیسائی مذہب کے پیشواؤں خصوصاً پوپ کا اقتدار بہت بڑھ گیا۔ پھر گناہوں کی معافی کے سلسلہ میں گناہوں کے اقبال کا خیال کلیسیا میں داخل کیا گیا۔ اور اس کے سلسلہ میں قرار دیا کہ گناہوں کا اقبال چاربڑے مذہبی پیشوا کے سامنے کیا جائے چنانچہ کتاب دی کیتھولک چرچ " مصنفہ ورنن سٹیلی کے صفحہ ۲۹۴ میں لکھا گیا ہے

کہ :۔ کیونکہ ہم تمام آدمیوں کو ہمیشہ ہدایت کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا کا اقرار
یا خیال کریں۔ مگر ہم بعض آدمیوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے گناہوں
کا اقبال کریں۔ اور اپنے شکوک ایک پریسٹ (مذہبی پیشوا) کے آگے ظاہر
کریں"۔ چنانچہ گناہوں کا اقبال ہر مذہبی پیشوا کے آگے ہوتا رہا۔ جن میں
سے سب سے بڑا پوپ تھا۔ اور اس کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑے بڑے
درجہ کے عیسائی اپنے گناہوں اور جرموں کا اقبال کرتے اور اس کے ہاتھوں
سے معافی حاصل کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے وہ پوپ کا بڑا احترام کرتے
تھے۔ وہ اسے نجات کا ذریعہ سمجھ کر اس کے احکام کے آگے بلا چون
و چرا سر جھکا دیتے تھے۔ اور ان کی خلاف ورزی کو گناہ سمجھتے تھے۔

پوپ اور شہنشاہ جرمنی کا جھگڑا

اس امر کا اندازہ کہ پوپ کو بادشاہوں کے اوپر کیا اختیارات حاصل تھے
بعض واقعات سے ہو سکتا ہے۔ جو مستند تواریخ میں درج تھے۔ ان میں
سے ایک واقعہ "ہسٹری آف میڈیاول اینڈ ماڈرن ٹائمز" نامی تاریخ مصنفہ جیمس ہاروی
رابنسن پی ایچ ڈی میں درج ہے۔ اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ پوپ گریگوری
نے اصلاحات کا جو منصوبہ باندھا تھا اس میں مغربی یوروپ کی تمام
ریاستیں شامل تھیں لیکن حالات کچھ ایسے تھے۔ جن کے باعث پوپ اور
شہنشاہ جرمنی کا آپس میں جھگڑا پیدا ہو کر طول پکڑ گیا۔ اس کے بعد میں
پوپ نے شہنشاہ کو اور شہنشاہ نے پوپ کو معزول کر دیا۔

مشیروں کا اخراج

ہنری چہارم کا باپ شہنشاہ جرمنی ۱۰۵۶ء میں فوت ہو گیا۔ جبکہ ہنری
کی عمر ۶ سال تھی۔ ۱۰۶۵ء میں ہنری کی عمر ۱۵ سال کی ہوئی۔ تو اس کے خلاف

سیکزن فرقے نے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ انہوں نے ہنری کے خلاف یہ الزام لگایا۔ کہ اس نے ان کی زمین میں قلعہ بنا لیا ہے۔ اور اس میں سخت گیر سپاہی بھر دئیے ہیں۔ جو لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ پوپ گریگوری نے محسوس کیا۔ کہ اس معاملہ میں مداخلت کرنا اس کے فرض میں داخل ہے لیے معلوم ہوا کہ سیکزن لوگوں پر ایک لاپرواہ نوجوان بادشاہ ظلم کر رہا ہے۔ اور یہ کہ اس کے مشیر اسے گمراہ کر رہے ہیں۔ اس پر پوپ نے اس کے مشیروں کو مسیحی کلیسیا سے خارج کر دیا۔ اور جرمن واٹلی میں بشپوں کی آسامیوں پر اپنے آدمی مقرر کرنے چاہے لیکن ہنری نے خارج شدہ بشپوں سے تعلق قائم رکھا۔ اور ان دونوں ملکوں میں بشپوں کی آسامیوں پر ایسے لوگوں کو مقرر کیا جن کے متعلق پوپ نے مخالفت کی تھی

رسم کی ادائیگی کی ممانعت

جو پوپ کہ پوپ گریگوری سے پیشتر ہو چکے تھے۔ وہ یہ حکم دے چکے تھے کہ پادریوں کو اپنی رسم گدی نشینی دنیاداروں کے ہاتھوں سے نہیں ادا کرانی چاہئے۔ گریگوری نے یہی حکم ۱۰۷۵ء میں پھر جاری کیا کہ بادشاہ یا دیگر حکمران کے ہاتھوں سے کسی پادری کی رسم گدی نشینی کا ادا ہونا ایک قانونی انتقال تھا جس کے ذریعہ نئے مقرر شدہ مذہبی پیشوا کو وہ زمینیں منتقل کی جاتی تھیں جن کا اس کی آسامی کے ساتھ تعلق ہوتا تھا۔ مگر اس رسم کی ادائیگی کی ممانعت کر کے گریگوری نے ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ کیونکہ بشپ اور ایبٹ اکثر اوقات سرکاری افسر بھی ہوتے تھے۔ اور ان کو جرمنی واٹلی میں نوابوں جیسے اختیارات حاصل تھے۔ بادشاہ کو ان پر نہ صرف مشورہ اور مدد کے لئے بھروسہ کرنا پڑتا تھا۔ جن سے وہ اپنی حکومت کا کاروبار چلاتا تھا۔ بلکہ

اسے اپنے ماتحتوں اور رعایا کے ساتھ جو جدوجہد لگاتار کرنی پڑتی تھی۔ اس میں یہ بشپ اور ایبٹ بھی اس کے خاص مشیر اور مددگار تھے۔

ہنری کو دھمکیاں

۱۰۷۵ء کے خاتمہ پر گریگوری نے ہنری کے پاس تین ایلچی روانہ کئے اور اسے ایک خط لکھا جس میں اس کے مفسدانہ کیرکٹر کے لئے اس کی مذمت کی گئی تھی۔ چونکہ گریگوری کو بظاہر اس کی توقع نہ تھی کہ اس کا مشورہ مانا جائیگا اس لئے اس نے اپنے ماتحت پادریوں کو ہدایات دیں۔ کہ اگر ضرورت پڑے تو تعمیل حکم کے لئے ہنری کو دھمکیاں دی جائیں۔ ان ماتحتوں نے ہنری سے کہا۔ کہ تمہارے گناہ اور جرائم اسقدر ہولناک۔ اسقدر مشہور اور اسقدر زیادہ ہیں کہ جن کے باعث وہ نہ صرف اخراج کا حقدار ہے بلکہ اس سے تمام شاہانہ اعزاز بھی چھین لئے جائیں۔

گریگوری کا اخراج

ان دھمکیوں کے الفاظ سے ہنری نہ صرف ناخوش ہوگیا۔ بلکہ بشپوں میں کئی اس کے دوست بن گئے۔ ہنری نے ۱۰۷۶ء میں ورکس کے مقام پر جو کانفرنس منعقد کی۔ اس میں دو تہائی جرمن بشپ شامل ہوئے۔ اس میں گریگوری کے معزول کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اور اس کے خلاف بداخلاقی اور بدچلنی کے سنگین الزامات بھی لگائے گئے۔ بشپوں نے علانیہ اعلان کر دیا۔ کہ گریگوری ان کا پوپ نہیں ہے۔ بشپوں کی اس طرفداری کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کو عہدے پوپ سے نہیں بلکہ بادشاہ سے ملتے تھے۔

ہنری کا اخراج اور معافی

گریگوری نے اس اعلان کا نے انفور جو جواب دیا۔ اس کا آخری حِصّہ یہ ہے کہ میں ہنری فرزند شہنشاہ ہنری سے بے تعلق ہوتا ہوں جس نے کلیسیا کے خلاف بغاوت کی ہے۔ اور ایسی گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ جو کبھی سننے میں نہیں آئی تھی۔ میں تمام عیسائیوں کو حلف کی ان پابندیوں سے مبرّا کرتا ہوں۔ جو انہوں نے ہنری کے متعلق اٹھایا ہے یا اٹھا سکتے ہیں میں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ کوئی شخص اسے بادشاہ سمجھ کر اس کی خدمت نہ کرے۔

اس اعلان کے معنی یہ ہیں کہ پوپ نے ہنری کو نہ صرف کلیسیا سے خارج کر دیا بلکہ اس کی رعایا کو بھی اسے بادشاہ سمجھنے اور اس کی خدمت کرنے سے ممانعت کر دی۔ جب پوپ نے ہنری کا اخراج کر دیا۔ تو کچھ عرصہ تک ریاستیں ہنری کے خلاف پڑتی رہی۔ سیکزنوں اور رعایا نے پوپ کے حکم کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے کی بجائے یہ سمجھا کہ ہنری کی حکومت سے نجات پانے اور ایک زیادہ اچھا حکمران منتخب کرنے کا موقع مل گیا۔ انہوں نے پوپ کو اوگسبرگ میں شاہزادوں سے یہ مشورہ کرنے کے لئے بلایا کہ آیا ہنری بادشاہ رہے یا اور حکمران اس کی جگہ مقرر کیا جائے۔ دراصل پوپ کا سول گورنمنٹ پر قبضہ ہوتا نظر آیا۔ ہنری کو خبر لگ گئی۔ کہ پوپ آ رہا ہے۔ اس لئے وہ قلعہ کانوسہ پر جا پہنچا۔ جہاں پوپ اوگسبرگ جاتے ہوئے ٹھہرا تھا۔ مگر اسے تین دن تک قلعہ کے اندر جانے کا موقعہ نہ مل سکا۔ اس کے بعد پوپ نے اپنے مشیروں کی رائے کے مطابق بادشاہ کو اندر بلایا۔ اسوقت یہ نظارہ تھا کہ پوپ مسند پر بیٹھا تھا۔ اور بادشاہ اس کے آگے دست بستہ کھڑا رو رہا تھا۔ اس قلعہ میں ہنری کو معافی مل گئی۔ مگر اس سے بھی جرمن شاہزادے خوش نہ ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اس کی جگہ دوسرا بادشاہ منتخب کرنے کیلئے

کارروائی شروع کی۔ اس طور سے رقیب باشندوں کے طرفداروں میں تین چار سال تک تلوار چلتی رہی۔ ۱۰۸۰ء تک یہ حالت رہی۔

اخراج کے بدلے اخراج

۱۰۸۰ء میں گریگوری نے دوبارہ ہنری کا اخراج کیا۔ اسے شاہی اختیار و اقتدار سے محروم کر دیا۔ اور عیسائیوں کو ہدائیت کی کہ اس کا حکم نہ مانیں۔ مگر اس دوسرے حکم اخراج کا اثر الٹا پڑا۔ ہنری کے طرفداروں کی تعداد بڑھ گئی۔ اور انہوں نے گریگوری کو پوپ کے منصب سے معزول کر دیا۔ ہنری کا رقیب میدان جنگ میں مارا گیا۔ ہنری اٹلی اس غرض سے چلا گیا۔ کہ اپنی مرضی کا پوپ مقرر کرے اور اپنا تاج و تخت واپس لے لے۔ اس پر گریگوری سے مقابلہ ہوا۔ دو سال تک مقابلہ کے بعد ہنری غالب آیا۔ اور گریگوری میدان عمل سے الگ ہو گیا۔ اور اس کے بعد فوت ہو گیا۔ ساتھ ہی ہنری کی مشکلات کا خاتمہ ہو گیا۔ وہ بیس سال تک جرمنی اور اٹلی کے حکمران کی حیثیت سے حکومت کرتا رہا۔

پوپ اور جرمن شہنشاہوں میں اختلاف

جب جرمنی میں فریڈرک اول شہنشاہ ہوا۔ تو اس نے رسم تاجپوشی پوپ سے ادا نہ کرائی۔ بلکہ اسے مطلع کر دیا۔ کہ اسے جرمن قوم نے بادشاہ تسلیم کر لیا ہے اس نے پوپ سے اپنی تاجپوشی کی منظوری بھی نہ لی۔ اس لئے کئی پوپوں سے اس کی مخالفت رہی۔ اس کے بعد فریڈرک دوئم کو پوپ انوسنٹ سوئم نے تخت نشین کیا۔ مگر اسے بعد والے پوپ نے معزول کر دیا۔ اس کے بعد والے حکمرانوں میں سے صرف چند ہی پوپ کے ہاتھوں سے تاج شاہی قبول کرتے رہے۔

ہنری دوئیم جو ۱۱۵۴ء میں انگلستان کا بادشاہ بنایا گیا تھا۔ اس سے پوپ کا ایک خاص معاملہ میں اختلاف ہوگیا۔ جو دن بدن طول پکڑتا گیا۔ اس کی ابتدا یوں ہوئی۔ کہ بیکٹ جو ۱۱۱۷ء میں پیدا ہوا تھا۔ وہ تعلیم سے فارغ ہو کر میدان عمل میں آیا۔ اور شاہ ہنری کی سلطنت میں سرکاری خدمت میں داخل ہوگیا۔ آرچ بشپ تھیوبولڈ وزیر اعظم چونکہ بہت بوڑھا تھا۔ اس لئے اس نے بیکٹ کی سرگرمی دیکھ کر اسے چانسلر کا عہدہ دیدیا۔ بعد میں ہنری نے اسے دو تین اور خدمات اور امتیازات عطا کئے۔ رفتہ رفتہ وہ اور ہنری دونو دوست ہو گئے۔ اور دونوں میں رابطہ وضبط بہت بڑھ گیا۔ آخر کار وہ وزیر اعظم بن گیا۔ اور کنٹربری کا آرچ بشپ بھی بنا بیکٹ بڑا قابل وزیر تھا اسکے زمانہ میں جو تجاویز جاری کی گئیں اُن سے بادشاہ اور سلطنت دونو کو بڑا فائدہ ہوا۔

املاک کی واپسی کا مطالبہ

کنٹربری کا آرچ بشپ بننے کے بعد بیکٹ کے خیالات بدل گئے اس نے تمام دنیاوی اشغال ترک کر دئے۔ اور زاہدانہ زندگی اختیار کی۔ شاہ ہنری اور ہی خیالات کا آدمی تھا۔ اس لئے بیکٹ اور بادشاہ میں تصادم ناگزیر امر تھا۔ وہ گرجوں کی املاک سے بھی فائدہ اٹھانے میں دریغ نہیں کرتا تھا۔ ۱۱۶۳ء میں بیکٹ نے یہ شکایت کی کہ بادشاہ اور دیگر دنیادار لوگوں نے گرجوں کی جائداد اور کلیسیا کے حقوق غصب کر لئے ہیں۔ اس نے ان مکانات اور اراضیات کا مطالبہ کیا۔ جو کنٹربری کے بشپ کے لئے مخصوص تھے۔ مگر دنیاداروں کے قبضہ میں چلے گئے تھے۔ ان جائدادوں میں قلعے اور دیگر جنگی مقامات بھی شامل تھے۔ بیکٹ نے بادشاہ سے مطالبہ کیا۔ کہ راچسٹر کا قلعہ اس کے

حوالہ کیا جائے کیونکہ وہ اس کی یعنی کنٹربری کے آرچ بشپ کی ملکیت تھا۔ ارل آف کلیئر سے بیکٹ نے قلعہ ٹیرج طلب کیا۔ اور اسیطرح دیگر امیروں سے بعض چیزیں واپس مانگیں۔

فوجی افسر کے اخراج کا حکم

ان مطالبات کے باعث بیکٹ اور ہنری کے تعلقات میں رخنہ پڑ گیا وہ خاص وجہ جس سے ان دونوں میں نفاق نے عملی صورت اختیار کر لی۔ یہ تھی۔ کہ ہنری کا حکم تھا۔ کہ کسی کو اس کے علم و مرضی بغیر کلیسیا سے خارج نہ کیا جائے۔ مگر بیکٹ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ ایک فوجی افسر نے ایک پادری گرجہ سے نکال دیا پھر بیکٹ نے فوجی افسر کو کلیسیا سے خارج کر دیا۔ ہنری نے زور دیا۔ کہ یہ حکم اخراج منسوخ کیا جائے لیکن بیکٹ نے یہ بات نہ مانی اسپر بادشاہ نے انتقامی روش اختیار کی۔ تو بیکٹ نے حکم واپس لیلیا۔

بادشاہ کا عتاب

اس کے دوسرے سال ہنری نے بعض قوانین بنائے جو پادریوں پر بھی حاوی تھے۔ ان احکام کو پادریوں اور آرچ بشپ نے قبول نہ کیا۔ لیکن پوپ کے کہنے سے اس نے کلیرنڈن کے جلسہ میں ۱۱۶۴ء میں بادشاہ کے لئے مطالبات کے کاغذات پر دستخط کرنے پر رضا مندی ظاہر کی۔ مگر ان پر اپنی مہر ثبت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دربار اور کلیسیا کے کام سے الگ ہو کر زاہدانہ زندگی بسر کرنے لگا۔ لیکن ہنری چاہتا تھا۔ کہ بیکٹ کو سیدھا کرے اس لئے اس نے ایک کونسل کی جس میں بیکٹ کو طلب کیا۔ اس میں بیکٹ پر غداری اور بادشاہ کی توہین کا الزام لگایا اور حکم ہوا کہ بیکٹ کی تمام چیزیں ضبط کی جائیں بعد میں ضبطی کی جگہ

صرف جرمانہ رکھا گیا۔ اس کے بعد بیکٹ سے بعض حسابات طلب کئے تو بیکٹ نے مشورہ کے لئے بشپوں کی کونسل بلائی۔ مگر یہ بشپ پیشتر ہی سے بادشاہ کے حق میں فتوے دے چکے تھے۔ اس لئے بیکٹ بشپوں کی رائے کے مطابق نہ چلا۔ اور آرچ بشپ کے عہدے سے مستعفی نہ ہوا۔ بلکہ اس خیال پر ڈٹا رہا۔ کہ اسے سوائے پوپ کے اور کوئی برخاست یا معزول نہیں کر سکتا۔

بیکٹ کی طرفداری

اس کے بعد بیکٹ صلیب لے کر پوشاک مذہبی پہن کر اور گھوڑے پر سوار ہو کر شاہی محل میں گیا۔ وہاں بشپوں نے اسے اس انداز سے داخل ہونے سے روکا۔ مگر وہ باز نہ رہا۔ آخر کار انجام یہ ہوا۔ کہ اس کے حق میں سزائے قید کا فتویٰ صادر ہوا۔ اور بشپوں اور لارڈوں نے اُسے غدار کا نام دیا۔ وہ وہاں سے فاتحانہ انداز کے ساتھ گھوڑے کی سواری میں اپنی قیام گاہ پر واپس چلا آیا۔ اور ہنری نے اسے قتل کرنے کا منصوبہ باندھ لیا۔ اس لئے بیکٹ جان لے کر فلانڈرس چلا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوئیس شاہ فرانس اور پوپ نے بیکٹ کی طرفداری کی۔ پوپ نے اسے پھر آرچ بشپ بنا دیا۔

ہنری کے حمایتوں کا اخراج

یہ سن کر ہنری نے حکم دیا۔ کہ آرچ بشپ کی تمام آمدنیوں اور جائدادوں پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور پوپ تک کوئی نامہ بر نہ جانے دیا جائے۔ اور نہ پوپ کا نامہ بر بیکٹ کے پاس آنے پائے۔ جب پوپ کی حمایت سے حوصلہ بڑھ گیا تو بیکٹ نے مجلس کلیرنڈن میں شاہ کے حامیوں اور کنٹربری کی کلیسا کی

جائداد کے ضبط کرنیوالوں کو کلیسیا سے خارج کر دیا. اس کے بعد بیکٹ اور ہنری کے جھگڑے کے سلسلہ میں اور واقعات ہوئے اور آخرکار بیکٹ جب وہ انگلستان میں واپس آ گیا تھا. نہایت بے رحمانہ طور پر قتل کیا گیا.

ہنری کا اخراج

بیکٹ کے قتل سے بڑی سنسنی پھیل گئی۔ اور شاہ فرانس نے پوپ کو اُبھارا کہ وہ ہنری کا اخراج کر دے۔ لیکن ہنری کے پیغام بر بھی پوپ کے پاس پہنچ گئے۔ امید تھی کہ ہنری کا اخراج کیا جائیگا۔ لیکن پوپ الگزنڈر سوئم نے قاتلوں اور ان کے حامیوں کے اخراج کی صورت میں حکم جاری کر دیا. اور ہنری کو پوپ کے دو نمایندوں کے سامنے پادریوں کے جلسہ میں یہ قسم کھانی پڑی کہ میں نے بیکٹ کے قتل کی نہ تو خواہش کی اور نہ اس کے لئے حکم دیا. اس پر پوپ کے پیغامبروں نے ہنری کو الزام قتل سے بری کر دیا۔

شاہ جان اور پوپ کا جھگڑا

ہنری کے بعد ۱۱۹۹ء میں انگلستان کا تاج و تخت شاہ جان کے قبضہ میں آ گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ بادشاہ بڑا ہی کینہ خصلت تھا۔ ۱۲۰۷ء میں اس نے پوپ آف روم کے ساتھ جھگڑا کر لیا۔ جان کی خواہش تھی۔ کہ اس کا وزیر اعظم جان ڈی گرے جو ناراج کا بشپ تھا۔ اسے کنٹربری کا آرچ بشپ بنایا جائے۔ مگر پوپ چاہتا تھا۔ کہ یہ منصب سٹیفن لنگٹن کو دیا جائے اس پر جان نے اپنے دو نائٹ کنٹربری میں بھیجدئے۔ کہ تمام راہبوں اور پادریوں کو وہاں سے نکال دیا جائے۔ انہوں نے ان سے کہا۔ کہ غدارو! یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ورنہ ہم خانقاہ میں آگ لگا کر تم کو بھی خاک سیاہ

کردیں گے۔ تمام راہب وہاں سے نکل کر فلانڈرس چلے گئے۔ جان نے کنٹربری کی خانقاہ کی تمام چیزوں پر قبضہ کرلیا۔ اسوقت پوپ انوسنٹ نے جان کو لکھا۔ کہ اس جبر و تشدد کی تلافی کی جائے۔ جان پوپ کی اختیار کی مخالفت پر اتر آیا۔ اور اس طرح سے ایک نہائیت قابل پوپ اور ایک نہائیت کمینہ بادشاہ میں آن بن ہوگئی۔

جان کی سلطنت کیخلاف اعلان

جان نے راہبوں کو بدسلوکی کی دھمکی دی۔ اور پوپ نے ان امیروں کو جو جان سے ناخوش تھے۔ ہدایت کی۔ کہ وہ اپنی سلطنت کو گمراہی سے بچالیں اور پادریوں کو حکم دیا۔ کہ وہ انگلستان کی اور کلیسیا کی آزادی کی حمایت کریں۔ پوپ نے انگلستان کے تین بشپوں کو حکم دیا۔ کہ وہ جان کے پاس جائیں۔ اور اگر وہ سمجھانے سے رعیت پسندی سے باز نہ آئے۔ تو دھمکی دیں کہ وہ کلیسیا سے خارج کیا جائیگا۔ جان نے راہ راست پر آنے کی جگہ کہا۔ کہ اگر تم یا تمہارے کوئی پادری میری سلطنت پر کوئی پابندی لگائینگے تو میں تمکو اور ان پادریوں کو روم بھیجدونگا۔ اور سب کی جائدادیں ضبط کرلونگا۔ اور اگر رومی دیگران میں سے کوئی میری سلطنت میں پائے گئے۔ تو میں ان کے کان اور ناک کٹوا کر ان کو روم بھیجدونگا۔ اور تم میں ان کی ذلت کو دیکھیں گی۔ تینوں بشپ واپس آئے اور ۲۳ مارچ ۱۲۰۸ء کو انہوں نے جان کی سلطنت کے خلاف اعلان جاری کردیا۔ اور اعظم میں بھاگ گئے۔ اس پر جان نے امراء پر سختیاں کیں اور پادریوں پر تشدد کیا۔

شاہ جان کا اخراج

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گرجے فوراً بند کردیئے گئے۔ پادریوں نے اپنے فرائض بند کردیئے

وہ سوائے بچوں کو بپتسمہ دینے اور مرے ہوؤں کو عشائے ربانی دینے کے تمام مذہبی رسوم ترک کر بیٹھے۔ مردوں کو نماز جنازہ ادا کئے بغیر دفن کیا گیا۔ مگر قبرستانوں سے باہر۔ گرجوں میں سے مقدس سنتوں کی تصاویر اور ان کے زمانہ کی چیزیں اتار کر رکھدی گئیں۔ گرجوں میں گھنٹوں کا بجانا بند کیا گیا۔ ایک سال یہی حالت رہی۔ جس کے بعد پوپ نے جان کے اخراج کا فرمان صادر کیا۔ جان نے رومیوں کے خلاف اپنی سلطنت میں انتہائی تدابیر اختیار کیں۔ اور رعایا کے متعلق جابرانہ احکام جاری کئے

جان کی تخت سے معزولی

صورت معاملات بگڑتی ہی گئی۔ اور پوپ نے ۱۲۱۱ء میں جان کو تخت سے معزول کرنے کا اعلان جاری کر دیا۔ اور رعایا کو مطلع کر دیا۔ کہ وہ وفاداری کا حلف نہ اٹھائیں اور عیسائی حکمرانوں کو ہدایت کی کہ وہ جان کو تخت سے اتار دیں۔ اور شاہ فرانس کو مشورہ دیا۔ کہ وہ انگلستان پر فوج کشی کرے۔ مختصر یہ کہ پوپ کے ایک نائب نے جو بڑا خونخوار تھا۔ دو بینا مبر جان کے پاس روانہ کئے اور انہوں نے حملہ آوروں کی تعداد اور ساز و سامان کا ایسا نقشہ کھینچا کہ جان کے ہوش اڑ گئے۔

حلف وفاداری

آخر کار جان جھک گیا۔ اور اس نے ان تمام شرائط کو منظور کر نے جو پیش کی گئی تھیں۔ تمام نقصان کا معاوضہ ادا کرنے اور آئندہ کے لئے کسی پادری کو نہ ستانے کا عہد کر لیا۔ اور ۱۵ مئی کو ڈوور کے گرجے میں اس نے پوپ کے نائب کے سامنے دو زانو ہو کر پوپ کے ساتھ وفادار رہنے کا حلف اٹھایا اور جو وعدے کئے تھے۔ ان کے متعلق ایک تحریری اقرار نامہ پوپ کے نائب

پنڈلف کے حوالہ کر دیا۔

ہنری ہاشتم سے نزاع

پوپ روم کا جن بادشاہوں کے ساتھ جھگڑا ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک انگلستان کا بادشاہ ہنری ہشتم ہی تھا۔ اس کا پوپ کے ساتھ بڑا گہرا اور دوستانہ تعلق رہا تھا۔ جب ۱۵۲۱ء میں ہنری نے لوتھر اور اس کی مذہبی اصلاح کے خلاف لاطینی زبان میں ایک کتاب لکھی تو پوپ لیوؤ ہم نے ہنری کو "محافظ دین" کا خطاب عطا کیا۔ اور اسے ایک خط لکھا۔ جس میں اس کی دانائی اس کے علم۔ اس کی سرگرمی۔ سخاوت۔ سنجیدگی و حلیمی کی بڑی تعریف کی گئی۔ حالانکہ ہنری میں یہ صفات مطلق نہ تھیں۔ لیکن اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ہنری اور پوپ کے تعلقات میں تبدیلی ہوگئی۔ یہ ایسی تبدیلی تھی۔ جس کی بدولت انگلستان کے حق میں بڑے اہم نتائج کا ظہور ہوا۔

ملکہ کو طلاق دینے کا سوال

شاہ ہنری کی بیوی موجود تھی۔ مگر اس کی نظر ایک اور عورت آن بولین پر پڑ گئی۔ اور وہ اس پر فریفتہ ہو گیا۔ یہ بڑی حسین زندہ دل اور سوسائٹی کے آداب سے ماہر تھی۔ آن بولین کا بادشاہ کی نگاہوں پر چڑھنا تھا کہ بادشاہ کو اپنی بیوی یعنی ملکہ کیتھرن کے ساتھ اپنی شادی کے جائز ہونے کے متعلق شکوک نے گھیر لیا۔ کیتھرن کی دراصل اس کے بھائی سے شادی ہو چکی تھی۔ اس کیساتھ ہنری کی شادی کی رومن کلیسیا کے ایک حکم کے مطابق ممنوع تھی۔ اس لئے اس کی منظوری پوپ الگزنڈر ششم سے حاصل کی گئی لیکن آن بولین کا سودائے عشق سر میں سماتے ہی ہنری نے ارادہ کر لیا۔ کہ ملکہ کیتھرن کو طلاق دے کر نئی معشوقہ کو زینت آغوش بنایا جائے۔ ولزے نے ہنری کے شکوک کو تقویت

دی۔ ہنری نے عزم راسخ باندھ لیا۔ کہ وہ پوپ کی اجازت بغیر ہی کیتھرن کو طلاق دیکر آن بولین کے ساتھ شادی کرلے۔

فیصلہ کی ناکام کوشش

چونکہ طلاق کے لئے پوپ کی منظوری اس زمانہ میں لازمی تھی۔ اسلئے ہنری نے کارڈینل ولزے کو پوپ کے پاس ایک فرمان حاصل کرنے کیلئے روانہ کیا۔ پوپ کو ایک مخمصہ کا سامنا ہوا۔ کیونکہ اگر وہ طلاق کی منظوری دیتا۔ تو وہ سپین کے شہنشاہ چارلس پنجم کو جو کیتھرن کا بھتیجا تھا ناخوش کردیتا اور سلافنہ سید لیمیڈز جرمنی کے ساتھ مل کر پروٹسٹنٹ مذہب کے زیرسایہ چلا جانا یقینی تھا۔ اگر وہ طلاق کی منظوری نہ دیتا تو انگلستان و فرانس دونوں ہی رومن کلیسیا سے الگ ہو جاتے۔ ان وجوہات سے پوپ تذبذب میں پڑ گیا۔ آخرکار ۱۵۲۸ء میں پوپ نے کارڈینل کیمپے گیو کو انگلستان روانہ کیا۔ تاکہ وہ کارڈینل ولزے کے مشورہ سے اس سوال کی بابت کوئی فیصلہ کرے۔ مگر اس میں کیمپے گیو کو ناکامی ہوئی۔ ۱۵۲۹ء میں دونوں کارڈینیوں نے عدالت کرکے اس سوال کا فیصلہ کرنے کیلئے کوشش کی مگر کوئی فیصلہ نہ کرسکے۔ ۲۳ جولائی ۱۵۲۹ء کو کیمپے گیو نے عدالت ملتوی کردی۔ جس کے چند دن بعد پوپ کلیمنٹ ہفتم کا حکم آگیا۔ کہ مقدمہ روم میں منتقل کیا جائے۔ اور ہنری اور کیتھرن دونوں ہی روم کی عدالت میں حاضر ہوکر اپنے دعاوی کی پیروی کریں۔ اس سے ہنری کو یقین ہوگیا۔ کہ پوپ اس کے ساتھ کھیلتا رہا ہے۔ اور وہ شہنشاہ چارلس پنجم کی خوشنودی کیلئے اس کے مقصد کو قربان کرنا چاہتا ہے

پوپ سے بگاڑ اور ولزے کی قید

اس خیال کی بدولت ہنری کا پوپ سے بگاڑ ہوگیا۔ اور ولزے بھی ہنری کی

نگاہوں سے گر گیا۔ اور خود آن بولین ولزے کی مخالف ہو گئی۔ بادشاہ نے شاہی مُہر ولزے سے لی۔ اور اسے تمام دنیاوی عہدوں اور اعزازوں سے محروم کر دیا۔ اور بہم الزامات میں اس کے خلاف مقدمہ چلا کر اسے قید اور ضبطی زمین و اسباب کی سزا دلادی۔

کیتھرن کو طلاق دیدیا گیا

ہنری دھن کا پکا تھا۔ وہ طلاق حاصل کرنے کی تدابیر سوچتا رہا۔ ادھر پوپ نے ناراض ہو کر دھمکی دی۔ کہ اگر کیتھرن کو طلاق دی گئی تو ہنری کو کلیسیا سے خارج کر دیا جائے گا۔ جس کے معنی ایک طور پر یہ تھے کہ ہنری کو تاج و تخت سے محروم کیا جائیگا۔ کرینمر جس کی کتاب کے حق میں یوروپ کی یونیورسٹیوں نے فتوے دیا تھا اسی فتوے کی بدولت طلاق ضرور ملتوی گیا۔ اور کرینمر نے آرچ بشپ کنٹربری کے عہدے پر فائز المرام ہوتے ہی ایک عدالت مقرر کی جس نے طلاق کے حق میں فتویٰ دیدیا۔ کہ ملکہ کیتھرن سے ہنری کی شادی ناجائز تھی۔ اس کے بعد ہی ہنری نے اپنی دلفریب معشوقہ آن بولین کے ساتھ شادی کرلی۔

کلیسیائے انگلستان کی خود مختاری

طلاق کی خبر سے روم میں بڑی سنسنی پیدا ہو گئی۔ پوپ نے فرمان صادر کیا کہ کیتھرن سے ہنری کی شادی جائز تھی۔ اس عرصہ میں نئے وزیر سر ٹامس کرامویل کے مشورہ سے ہنری نے اعلان کر دیا کہ وہ انگلستان کی کلیسیا کا سرگروہ ہے اس اعلان کی جن پادریوں نے مخالفت کی اُن کو اس شرط پر معافی دی گئی کہ وہ بادشاہ کو ایک رقم جرمانہ میں ادا کریں۔ اور یہ خیال کریں کہ ہنری انگلستان میں پادریوں اور کلیسیا کا محافظ اور سب سے بڑا سرغنہ ہے اس تدبیر کے ذریعہ انگلستان کا پوپ اور رومن کلیسیا سے تعلق قطع ہو گیا۔ اور انگلستان کی کلیسیا

خود مختار بن گئی۔ اس سلسلہ میں ہنری نے فرمان جاری کیا کہ انگلستان سے جو روپیہ پوپ کو ملتا ہے وہ بند کیا جائے۔ پارلیمنٹ نے یہ قانون پاس کر دیا۔ کہ باشندگان انگلستان پوپ یا کسی اور شخص سے جو سلطنت انگلستان سے باہر ہو کوئی اپیل کسی معاملہ میں نہ کرے۔ اس کے بعد خانقاہیں اور گرجے بادشاہ کے افسروں کے ہاتھوں میں آ گئے۔ بشپوں کا تقرر پادریوں کے ہاتھوں سے اور بادشاہ کی اجازت سے ہونے لگا۔ اور ایکٹ آف سپرمیسی نامی قانون کی بدولت قرار دیا گیا کہ جو شخص بادشاہ کو انگلستان کی کلیسیا کا سرگروہ نہ مانے وہ غدار ہے"۔ اس سے پوپ کے متعلق لوگوں کا یہ عقیدہ متزلزل ہو گیا۔ کہ اس کا حکم اٹل ہے اور انگلستان کے لوگوں کے دلوں سے پوپ کا وقار اٹھ گیا۔ اب ہنری ہی انگلستان میں پوپ کا درجہ حاصل کر چکا تھا۔ اور گرجوں میں وعظ کیا جاتا تھا۔ کہ وہ پوپ سے وفاداری نہ کریں۔

ہنری کے اخراج کا فرمان

ہنری نے نہ صرف پوپ کا اقتدار انگلستان سے اٹھا دینے اور دنیا میں بھی اسے صدمہ پہنچانے کے لئے تدابیر اختیار کیں۔ بلکہ اپنی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے روپیہ حاصل کرنے کے لئے خود انگلستان میں جبر و تشدد کیا۔ اس نے انگلستان میں راہب خانوں کی آمدنی پر قبضہ کر لیا اور شمالی انگلستان کے رومن کیتھولکوں کی جانوں پر بھی دست درازی کی۔ چار بڑے ایبٹ اور کئی امیروں کو پھانسی دیدی گئی مذہبی عبادتگاہوں کی تمام روپہلی سنہری اور قیمتی چیزیں ضبط کر لی گئیں۔ اس نے ٹامس بیکیٹ کے مقبرے کو بھی لوٹ لیا۔ اور بیکیٹ کے متعلق اعلان کیا۔ کہ وہ کوئی مقدس بزرگ اور شہید نہ تھا۔ بلکہ باغی۔ ہنری کی ان باتوں اور اسی قسم کی دیگر باتوں کے باعث پوپ

پال سوئم نے ہنری کے کلیسیا سے اخراج کا فرمان جاری کر دیا۔

پوپ کی ناکامی

پوپ نے اخراج کا فرمان جاری کر کے اور اس کے تخت سے معزول کئے جانے کا اعلان کر کے انگلستان پر یہ پابندی عاید کر دی۔ کہ وہ اپنے بادشاہ کی وفاداری سے دستبردار ہو جائے انگلستان کے امیروں اور لوگوں کو ترغیب دی کہ ہنری کے خلاف ہتھیار اٹھائیں۔ پوپ نے تمام مسیحی بادشاہوں کو حکم دیا کہ ہنری کے خلاف جنگ کریں۔ اور اس کی رعایا کے جو لوگ اُن کے ہاتھوں میں آ جائیں اُن کو غلام بنائیں۔ مگر پوپ کی ان تدابیر کا انگلستان میں کوئی اثر نہ ہوا۔ اور رعایا نے کوئی بغاوت نہ کی کیونکہ انگلستان کی طاقت اسقدر زبردست تھی۔ کہ کسی کو اس پر حملہ کی خواہش نہ ہوئی۔ اس طور سے مسیحی دنیا کی نگاہوں میں پوپ کے روحانی ہتھیار بالکل ناکارہ ثابت ہوئے۔

ملکہ الزبتھ کیخلاف پوپ کا اعلان

ملکہ میری آف سکاٹس جو ہنری ہشتم کی مطلقہ بیوی کیتھرن کی بیٹی تھی۔ اور رومن کیتھولک مذہب کی زبردست حامی۔ اس لئے اس میں اور ملکہ الزبتھ میں جو جھگڑا تاج و تخت کے متعلق ہوا۔ اس میں پوپ نے ملکہ میری کی حمایت کی۔ اسکے اثر سے ملکہ الزبتھ کے خلاف انگلستان کے رومن کیتھولک لوگوں نے بغاوت کر دی۔ تاکہ میری کو جو الزبتھ کی قید میں تھی۔ رہا کرایا جائے لیکن چونکہ انگلستان کے رومن کیتھولک لوگوں اور امیروں نے پوپ کے مشورہ پر عمل نہ کیا اس لئے بغاوت کامیاب نہ ہوئی۔ بلکہ باغی لیڈروں کو عدالت سے سزائیں دلا کر قتل کیا گیا۔ تاہم ۱۵۷۰ء میں پوپ پائس پنجم نے انگلستان کی پروٹسٹنٹ مذہب کی پیرو ملکہ الزبتھ کے خلاف فرمان جاری کر دیا۔

جس میں اسے تاج و تخت سے محروم کیا گیا۔ اور رعایا کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ ملکہ کی اطاعت سے انکار کر دیں۔ لیکن اس کوشش میں بھی پوپ کو کوئی کامیابی نہ ہوئی۔

پوپ کی بادشاہوں پر برتری یا ان کے مقابلہ میں مجبوری سے جن واقعات کا تعلق رہا۔ اُن میں سے ایک واقعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ رفتہ رفتہ پوپ کا وقار کتنا گھٹ گیا تھا۔ یہ واقعہ یہ ہے کہ روم سے پوپ پائیس ششم کو فرانس کی حکومت جمہوری کے حکم سے جلا وطن کیا گیا تھا۔

پوپ کی روم سے جلا وطنی

جس زمانہ میں فرانس کی حکومت ڈائرکٹری کے ہاتھوں میں تھی۔ تو اٹلی کی ریاستیں بھی فرانس کے ماتحت تھیں۔ فرانس کی فوج کے زیر سایہ اٹلی کے پایہ تخت روم میں بڑی بدنظمی کا دور دورہ ہوا۔ ایک معاہدہ کے مطابق پوپ کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ بڑی رقم ادا کرے۔ اس مطالبہ سے لوگوں میں بڑی ناراضگی کا ظہور ہوا۔ اور فرانس کی انقلاب انگیز پارٹی نے ہر ایک خرابی کا علاج یہی بتایا۔ کہ بوڑھے پوپ پائیس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور فرانس کی جمہوری حکومت کے زیر سایہ پوپ کی حکومت کی جگہ رومن جمہوریت قائم کی جائے۔ لیکن رومن قوم اور رومن محبان وطن بدترین قسم کے لوگ تھے۔ جو بزدل تھے۔ وہ ملک کے نقصان کو تو گوارہ کر سکتے تھے۔ مگر اپنا ایک بال بھی ضایع نہیں ہونے دیتے تھے۔ رومن فرانسیسیوں کے چکمہ میں آ گئے۔ اور انہوں نے ایک موقع پر یہ نعرے لگائے کہ پوپ کو ہلاک کر دو۔ رومن جمہوری حکومت کو مٹا دو۔

پوپ کی فوج سے معرکہ

ان شورش پسندوں کے مقابلہ کے لئے پوپ کی فوج آگئی۔ شورش پسند
جوزف بوناپارٹ کے محل میں چلے گئے۔ جو فرانس کی طرف سے پوپ کے دربار
میں سفیر تھا۔ پوپ کے سپاہیوں کا انقلاب انگیزوں سے مقابلہ ہوا جس میں بعض
انقلاب انگیز زخمی ہو گئے۔ اور باقی ایک صحن میں بھاگ گئے۔ انہوں نے محفوظ
جگہ پہنچکر پوپ کی سپاہ کو گالیاں دیں۔ اتنے میں فرانسیسی سپاہ کا ایک دستہ
آگیا۔ اور اس نے جوزف بوناپارٹ سے کہا کہ ان باغیوں کو وہاں سے نکال
دیا جائے۔ لیکن جوزف آرام پسند تھا۔ اس لئے کوئی عملی کارروائی نہ کی۔ بلکہ اندر
بیٹھے بیٹھے ہی بعض تجاویز بتائیں۔ اس پر فرانسیسی جنرل ڈوفوٹ تلوار لے کر
محل سے باہر آگیا۔ اور اس نے جمہوریت پسند انقلاب انگیزوں سے کہا کہ میرے
ساتھ آؤ۔ اور پوپ کے بزدل سپاہیوں کو مار کر بھگا دو۔ معرکہ ہوا جس
میں ڈوفوٹ اسقدر زخمی ہو گیا کہ جانبر نہ ہو سکا۔ اور بہت سے جمہوریت پسند
ہلاک اور زخمی ہوئے۔

فرانس کا روم پر قبضہ

گورنمنٹ فرانس جو عرصے سے ایسے حیلہ کی تاک میں تھی۔ جس کے ذریعہ وہ
پوپ کو زیر کر سکے اس نے جنرل برتھیر کو حکم دیا۔ کہ وہ بڑی فوج لے کر روم پر
چڑھائی کر دے۔ اس فوج کے آتے ہی اٹلی کے کئی شہروں میں شورش پسندوں
نے پوپ کی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ ایک فرانسیسی افسر کی سرکردگی
میں کئی ہزار فوج کلیسائی ریاست میں داخل ہو گئی۔ اور سخت لوٹ مار کی۔ اتنے
میں جنرل برتھیر کی فوج روم کی پہاڑیوں پر صف آراء ہو گئی۔ اور اس نے شہر
پر گولہ باری کے لئے توپیں لگا دیں۔ خوفزدہ کارڈینلوں نے اطاعت نامہ

لکھو کر قلعہ سینٹ اینجیلو اور تمام چیزیں حملہ آوروں کے حوالہ کردیں۔ اس
دن پوپ کی فوج کو اس قلعہ سے نکال کر اس میں فرانسیسی فوج داخل ہوگئی
دوسرے دن برتھیئر کی فوج بڑی فاتحانہ شان کے ساتھ روم میں داخل ہوئی

روم میں جمہوری حکومت

چار دن بعد یعنی ۱۵ فروری ۱۷۹۸ء کو وہ دن تھا۔ جبکہ پوپ پائیس ششم
نے جسے ۲۳ سال حکومت کرتے ہو چکے تھے۔ اپنے سر پر پوپ کا تاج رکھا۔ اس
روز انقلاب انگیز شہر کے ایک مقام میں جمع ہوئے۔ جہاں آزادی کا جھنڈا
نصب کیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ اب روم میں نہ پادریوں نہ امیروں
اور نہ بادشاہوں کی حکومت ہے بلکہ رومن جمہوریت پسندوں کی حکومت
قائم ہو گئی ہے۔

پوپ قید میں

بوڑھا پوپ اپنے محل میں تھا۔ اور قیدی کی حیثیت سے۔ اس پر بیدین
اور مضحکہ خیز فرانسیسیوں کا پہرہ مقرر کر دیا گیا۔ کارڈنلوں اور پوپ
کے محل کے تقریباً تمام کمروں کو مقفل کر کے ان پر مہریں لگا دی گئیں فرانس
کی طرف سے پوپ سے بھاری معاوضہ کا مطالبہ کیا گیا۔ اور اس کی ادائیگی
کے لئے چار کارڈنیل اور کئی نواب یرغمال کے طور پر حراست میں لے لئے گئے
رومیوں نے پوپ پادریوں اور امیروں سے انتقام کی ٹھان لی۔ لوٹ مار
کا بازار گرم ہوا۔ قتل کی وارداتیں ہونے لگیں۔ اور ذاتی رنجشیں نکالی گئیں

پوپ کی جرأت

جنرل برتھیئر نے جنرل کارونی کو پوپ کے پاس یہ پیغام دیکر بھیجا۔ کہ وہ
جدید رومن جمہوری حکومت کو تسلیم کرے اور اپنے دنیاوی اختیار سے دستبردار

ہو جائے۔ پوپ نے جواب دیا۔ کہ گو میں ۸۰ سال کا ہوں۔ کمزور رہوں بیمار رہوں اور میری زندگی کا جلد خاتمہ ہونیوالا ہے۔ مگر میں جبر کے آگے سر نہ جھکاؤں گا۔ گو اس سے دشمنوں کو میرے جسم پر قابو حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر کسی کو میری قوت ارادی اور روح پر کوئی دسترس حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ میں اب دوسری دنیا میں جانے کا منتظر ہوں

پوپ کو حکم

جنرل کارونی جو مذہبی خیال سے کورا تھا۔ وہ بوڑھے اور بیکس پوپ کی باتوں کو سن کر ہنستا رہا۔ اس وقت حکومت فرانس کے ایک فرستادہ نے پوپ سے کہا۔ کہ خواہ رضامندی سے ہو چاہے جبر سے مگر تم کو ۴۸ گھنٹے کے اندر ہی روم چھوڑنا پڑیگا۔ پوپ نے جواب دیا۔ کہ گو وہ جبر کو نہیں روک سکتا ہے اور نہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہے لیکن اس کی قوم کے لوگ یہ ہمیشہ یاد رکھیں گے کہ اسے اُن سے جبراً جدا کیا گیا ہے۔

پوپ حالت نظر بندی میں

آخرکار ۲ فروری کو پوپ کو اس کے محل میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک گاڑی میں سوار کرایا گیا۔ اس کے ساتھ دو تین پادریوں کو بٹھایا گیا۔ اور فرانس کی رسالے کا ایک دستہ گاڑی کی حفاظت کیلئے مقرر کیا گیا۔ اور اسے حراست میں بعجلت تمام روم سے باہر بھیجدیا گیا۔ یہ حالت دیکھ کر عام لوگ خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگے۔ پوپ کو سائینر کے مقام پر ایک راہب خانہ میں رکھا گیا۔ اس طور سے ایک پوپ جو بادشاہوں کو بھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ گرفتار کر کے قید کیا گیا یہ اس کے اس غرور کا نتیجہ تھا۔ جس نے اسے سرکش بنا دیا تھا۔ اور قوم کی آزادی کے مطالبہ کو وقعت نہیں دی تھی۔

پوپ کی دنیاوی طاقت کا زوال

اسی طرح اور واقعات ہوتے رہے جن کے ذریعہ پوپ کی طاقت کو زوال ہوتا گیا۔ ان واقعات کو بخوف طوالت قلم انداز کر دیا گیا۔ آخر کار نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ مسیحی دنیا سے اور مسیحی سلطنتوں سے پوپ کا دنیاوی اقتدار اٹھ گیا۔ اور ۱۸۷۰ء میں تو اس کی بنیادی طاقت کا ایک طور سے خاتمہ ہو گیا۔ اسوقت سے اس کا انتخاب رومن کیتھولکوں کے کارڈنیلوں کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔ اور اسی وقت سے پوپ اپنے محل سے باہر نہیں نکلتا بلکہ اس کے اندر ہی زندگی گذارتا ہے۔

انکوزیشن

پوپوں کے اقتدار و اختیار پر ضرب

روم کے پوپوں نے اپنے اقتدار کو بعض حالتوں میں بیجا طور پر قائم رکھنے اور منوانے اور اپنے اختیار کے آگے بڑے بڑے سر جھکانے کے لئے جو کوششیں کی تھیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوا جہاں ان لوگوں کے حق میں نقصان دہ اور ہولناک نتیجہ نکلا۔ جن کو پوپوں کے عذاب اور غصہ کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ وہاں خود پوپوں کے لئے بھی وہ فائدہ مند ثابت نہ ہوا۔ بلکہ وہ ان کے من مانے اور بلا شرکت غیرے اقتدار و اختیار کے حق میں نہایت ضرب کاری اور تباہی آور ثابت ہوا

دو مذہبی اکھاڑے

سوائے انگلستان کے وہ تمام ممالک جو قدیم رومن سلطنت کی حدود میں شامل تھے مثلاً اٹلی۔ فرانس۔ سپین۔ پرتگال۔ جنوبی جرمنی اور آسٹریہ وغیرہ تو پوپ اور رومن کلیسیا کے فرمانبردار اور وفادار رہے۔ لیکن شمالی جرمن ریاستیں۔ انگلستان۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ ناروے۔ اور سویڈن دیر سویر پروٹسٹنٹ ہو گئے۔ اس طور سے یورپ دو بڑے مذہبی اکھاڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور اس وجہ سے اس طویل ہولناک خونریز اور تباہی آور جنگ و جدل اور ظالمانہ اور بے رحمانہ مظالم کا ظہور ہوا جن کے حالات سے یورپ کی سولہویں اور سترہویں صدی کی تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔

جرمنوں سے بے انصافی

پوپ کے خلاف بغاوت کا آغاز جرمنی سے ہوا۔ پوپ کو جرمنی سے بہت زیادہ آمدنی ہوتی تھی۔ جرمنی میں ایسی آرچ بشپیاں تھیں۔ جن پر نئے بشپوں کا تقرر ہونے کے عوض ہر بشپ کے دس ہزار اشرفیاں پوپ کے نذر کرنی ہوتی تھیں۔ پوپ کو کلیسیاؤں کے جن اہم عہدوں کو پُر کرنے کا اختیار تھا۔ ان میں ایک ایک شخص کو ایک ہی وقت میں کئی کئی عہدوں کے اختیارات حاصل رہتے تھے۔ تمام جرمن بادشاہ سے لے کر ادنٰی شخص تک یہ محسوس کرتے تھے کہ اُن کے ساتھ بے انصافی کی گئی ہے۔ پادریوں کا طبقہ بد اخلاق اور نالائق تھا اس لئے جرمنوں میں اس خواہش کا ظہور ہوا۔ کہ اُن کے ملک کا روپیہ باہر نہ جائے۔ پادری راستباز ہوں۔ اور اپنے فرائض ضمیر کی ہدایت کے مطابق انجام دیں۔

اراسمس کا ظہور

شہنشاہ چارلس کے زمانہ میں کلیسیا اور پوپ کے نکتہ چینوں میں سب سے زبردست شخص اراسمس تھا۔ وہ بڑا فاضل تھا۔ اس کی رائے تھی۔ کہ اگر ہر عیسائی بائیبل اور خاص کر انجیل کو خود مطالعہ کر سکے۔ تو بڑی اچھی حالت کا ظہور ہوگا۔ اسلئے اس نے انجیل اور پولوس کے خطوط کا جرمن لوگوں کی زبان میں ترجمہ کرنا چاہا۔ اراسمس کیخلاف مسیحی مذہب کے دو بڑے دشمن تھے۔ (۱) بت پرستی (۲) رسم ورواج پر لوگوں کا عقیدہ مثلاً سینٹوں کی قبروں کی زیارت۔ اور محض دعاؤں کا مانگنا۔ اس نے آواز اٹھائی کہ کلیسیا صرف اصولوں کی حامی ہے نہ کہ مسیح کی حقیقی تعلیم کی پیرو۔ اس لئے اس نے "حماقت کی تعریف" نامی کتاب لکھ کر راہبوں مسیحی فاضلوں۔ پادریوں اور عوام کے خیالات کی خوب قلعی کھولی۔

اراسمس کا پرچار

اراسمس نے یہ پرچار شروع کیا۔ کہ کلیسیا اور پوپ دونوں کے خلاف بغاوت سے تو بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ البتہ ان کے خلاف تعلیم کے ذریعہ پرچار سے فائدہ ہو کر اصلاح بھی ہوگی۔ توہمات اور ظاہری رسوم کا احترام مٹ جائیگا۔ اراسمس کو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ اس کے زمانہ کے حکمران سمجھدار اور روشن خیال ہیں۔ اسلئے وہ اصلاح میں مدد دیں گے۔ اس کے زمانہ میں انگلستان میں ہنری ہشتم اور فرانس میں فرانسس اول آزاد خیال بادشاہ تھے۔ جرمنی میں نوجوان بادشاہ چارلس پنجم اور اس کے مشیر اراسمس کے ہم خیال تھے۔ اور خود پوپ لیودہم اس کے خیالات سے ہمدردی رکھتا تھا۔ اس لئے اراسمس نے اپنے خیالات کا پرچار شروع کر دیا۔

مارٹن لوتھر میدانِ عمل میں

مارٹن لوتھر جو ۱۴۸۳ء میں پیدا ہوا۔ وہ ایک غریب کان کن کا لڑکا تھا۔ اس نے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرکے وکالت کا پیشہ اختیار کرنے پر راہب کی زندگی کو ترجیح دی۔ اور ایک راہب خانہ میں داخل ہو گیا۔ یہاں اس نے ایسی عمدہ مذہبی زندگی گذاری۔ کہ جب سیکزنی کے بادشاہ فریڈرک عادل کو وٹنبرگ یونیورسٹی کے لیئے استادوں کی ضرورت پڑی تو سفارش کی گئی۔ کہ لوتھر ایسا موزون شخص ہے جو ارسطو کے فلسفہ کی خوب عمدگی سے تعلیم دے گا۔ اسلئے اسے یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر کیا گیا۔

لوتھر کا اصلاحی کام

اس پروفیسری کے زمانہ میں لوتھر نے لوگوں پر زور دیا۔ کہ مذہبی معاملات میں وہ بائبل خصوصاً پولوس کے خطوط اور سینٹ اگسٹین کی تحریروں پر انحصار کریں۔ یہ اگر انسان کا اعتقاد بائبل اور خدا کے متعلق صحیح قسم کا نہیں ہے تو یاترا۔ مقدسوں کے تبرکات۔ دعاؤں کے مانگنے سے کوئی فایدہ نہ ہوگا۔ ۱۵۱۷ء تک لوگوں نے لوتھر کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی لیکن اسوقت ایک ایسا واقعہ ہوا۔ جس نے لوگوں کو لوتھر کی طرف متوجہ کر دیا اور اس سے اس کا اصلاحی کام دن بدن فروغ پانے لگا۔

معافی ناموں کی مخالفت

پوپ نے گرجہ سینٹ پیٹر کی دوبارہ تعمیر شروع کی جس کے لیئے بڑی دولت درکار تھی۔ اس لئے پوپ لیوودھم نے جرمنی میں گناہوں کے معافی نامے جاری کرکے روپیہ فراہم کرنے کی تجویز کی۔ واضح رہے کہ رومن کلیسیا کی تعلیم میں یہ بات بھی داخل تھی۔ کہ جو کوئی شخص بڑا اخلاقی گناہ کرے اور اُس سے توبہ کرے

اور اس کا اقبال کئے بغیر مر جائے تو اس کی روح ہلاک ہوگی۔ اور دوزخ میں جائے گی۔ لیکن اگر مرنے سے پیشتر وہ توبہ اور اقبال کرے تو وہ سزا سے بچ جائیگا۔ اس سزا سے بچانے کے لئے پوپ کیطرف سے معافی نامہ دیا جاتا تھا۔ جس کا غریبوں سے کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا تھا۔ البتہ بڑے لوگوں سے بڑی بڑی رقوم لی جاتی تھیں۔ جرمنی کے بعض لوگ معافی ناموں پر روپیہ دینا نہیں چاہتے تھے۔ لوتھر نے ان معافی ناموں کی زبردست مخالفت کی۔ اور ۹۰ مضامین ان کے خلاف لکھ کر گرجہ پر آویزاں کر دیئے جب لاطینی سے جرمن زبان میں ان کا ترجمہ کیا گیا۔ تو لوگ معافی ناموں کے خلاف ہو گئے۔

دیگر باتوں کا پرچار

اس کے بعد لوتھر نے اور باتوں کا پرچار کیا۔ جو پوپ اور رومن کلیسیا کے خلاف پڑتی تھیں۔ ان باتوں میں یہ بھی شامل تھیں۔ عشائے ربانی۔ الغرض گناہوں کی معافی۔ یاترائیں۔ زیارتیں۔ لوتھر نے لوگوں کو صاف الفاظ میں بتا دیا۔ کہ انسان کو نجات صرف عقیدہ کے مطابق ملے گی ایسا لوتھر کی مخالفت شروع ہوئی۔ اس پر اس نے ایک کتاب لکھی۔ جس میں یہ بھی مطالبہ کیا۔ کہ قصورداروں اور مجرموں کی سزا پادریوں کو بھی دی جائے اس سے مخالفت اور بڑھ گئی۔ لیکن لوگ اس کے بڑی تعداد میں حامی اور ہم خیال ہو گئے۔

اخراج کا فرمان اور جرمنی میں دو پارٹیاں

لوتھر کی توقع تھی کہ پوپ اس کے کلیسیا سے خارج کرنے کا فرمان جاری کریگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۱۵۲۰ء میں جان ایک، جو لوتھر سے ذاتی دشمنی رکھتا تھا پوپ کا

فرمان لیکر جرمنی آیا۔ جس میں لوتھر کی کئی باتوں کو ملحدانہ اور کافرانہ بتایا گیا تھا۔ اور زور دیا گیا تھا۔ کہ اگر وہ ان باتوں سے باز نہ آئے تو اسے خارج کر دیا جائے۔ اور جو کوئی اسے پناہ دے یا جس جگہ میں اسے پناہ دی جائے اسے بھی خارج کیا جائے۔ لیکن جرمنی کے حکمرانوں نے اس فرمان کی پرواہ نہ کی۔ کیونکہ ان کو یہ ناگوار ہوا کہ ان پر بھی فرمان میں زور دیا گیا تھا۔ اسلئے وہ بھی پوپ کے مخالف ہو گئے۔ فرمان میں ریاست سیکسنی کے حکمران کو جس کی رعایا سے لوتھر تھا نظر انداز کیا گیا تھا۔ وہ بھی پوپ سے ناراض ہو گیا۔ البتہ شہنشاہ چارلس پنجم نے پوپ کی تائید کی۔ اور اسی وجہ سے آگے چل کر جرمن ریاستوں کے حکمرانوں کی دو پارٹیاں ہو گئیں۔

پوپ کا فرمان نذر آتش

جب لوتھر نے اس فرمان کی سخت مذمت کی اور ۱۵۲۰ء میں اس نے اپنے تمام طلبا کو بلایا۔ لکڑیوں کا انبار لگا کر اس میں آگ لگا دی۔ اس میں پوپ کا فرمان کلیسیا کے قوانین اور دینیات کی ایک کتاب ڈال کر خاک سیاہ کر دی گئیں۔ چونکہ لوتھر کو فساد کا اندیشہ تھا۔ اسلئے وہ لوگوں کو پر امن رہنے کا مشورہ دیتا رہا۔ چارلس پنجم سپین اور جرمنی دونوں کا حکمران تھا۔ اس نے قرار دیا۔ کہ لوتھر نے کلیسیا کے سرگروہوں کے احکام کی مخالفت کی ہے اسلئے وہ مجرم ہے۔ اس نے ورمز میں ایک مجلس کر کے ایک فرمان مرتب کیا۔ جس میں لوتھر کی تصانیف کی چھپائی خرید و فروخت کی بھی ممانعت کی گئی۔ اس پر لوتھر کی طرفداری کا خیال زیادہ زور پکڑ گیا۔

چارلس کے فرمان کے خلاف پروٹسٹ

اس عرصہ میں زونگلی اور کیلون بھی اصلاح کا جھنڈا لیکر میدان میں آ نکلے اور بہت جرمن ریاستوں کے حکمرانوں نے جن میں سیکسنی کا حکمران بھی شامل تھا۔ فرمان ورمز کے خلاف احتجاج کیا۔ اور ایک اعلان پروٹسٹ پر دستخط کر کے اسے جاری کر دیا۔

یہ لوگ "پروٹسٹنٹ" کہلائے۔ اگرچہ اصلاح کا کام پہلے ہی شروع ہو گیا تھا۔ مگر اس پروٹسٹنٹ کی بدولت وہ ایک خاص شکل پکڑ گیا۔ اسلئے حامیان اصلاح مذہبی پروٹسٹنٹ کہلانے لگے اور اسی وقت مسیحی کلیسیا میں دو فرقے پیدا ہو گئے ایک رومن کیتھولک جو پوپ کے اختیار کا حامی اور اصلاح کا مخالف تھا۔ دوسرا پروٹسٹنٹ جو پوپ کے اختیار کا مخالف اور اصلاح کا حامی تھا۔

پروٹسٹنٹوں اور کیتھولکوں میں جنگ

جرمنی میں پروٹسٹنٹ فرقہ قایم ہو گیا۔ یہاں سے اصلاحی تحریک انگلستان فرانس۔ سوئیٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں پہنچ کر جڑ پکڑ گئی۔ اس تحریک نے قدم آگے بڑھانے شروع کئے۔ جس سے پروٹسٹنٹ فرقہ اور کیتھولک فرقہ میں اور نیز دونوں فرقوں کے حامی بادشاہوں اور ملکوں میں مخالفت بڑھ گئی۔ اور اس مخالفت نے ترقی پکڑ کر جنگ و جدل کی صورت اختیار کر لی پروٹسٹنٹ ممالک میں سے انگلستان میں تو پوپ اور رومن کلیسیا کی مخالفت ہنری ہشتم کے وقت ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ جبکہ ملکہ کیتھرن کے طلاق کے سوال پر پوپ کی طرف سے ہنری کی مخالفت کی گئی۔ اور اسے کلیسیا سے خارج کرنے کا فرمان جاری کیا گیا۔ اس فرمان کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوپ کا اقتدار و اختیار انگلستان سے اٹھ گیا۔ بادشاہ کو از روئے قانون کلیسیا کا سرگروہ مان لیا گیا اور اس کے اس حق سے انکار کرنے والوں کو غدار قرار دیا گیا۔

کشت و خون کی گرم بازاری

اس کے بعد انگلستان۔ سپین۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ فرانس میں پروٹسٹنٹ مذہب کو ترقی ہوتی گئی۔ اور دونوں فرقوں میں دشمنی یہاں تک بڑھ گئی کہ دنیاوی معاملات کو بھی مذہبی رنگ دیدیا گیا۔ اور جس فرقہ اور اس کے حکمران

سکو مناسب موقعہ ملا۔ اس سے فایدہ اٹھا کر دوسرے فرقہ کو نکالنے کے لئے کسر باقی نہ چھوڑی گئی۔ نہ صرف حکومت کیطرف سے مخالف فرقوں پر سخت سزاؤں کی صورت میں طرح طرح کے عذاب کئے گئے۔ بلکہ ایک ملک نے دوسرے سے جنگ بھی کی۔ جس کے سلسلہ میں وہ جنگ بھی ہے جسے "۳۰ سالہ جنگ" کہتے ہیں غرضیکہ ایک عرصہ تک مذہب کے نام پر یوروپ کے بعض ممالک میں جدال و قتال کی گرم بازاری رہی۔ اور لاکھوں بندگان خدا موت کے گھاٹ اتار دیگئے

انکوزیشن سے سزائیں

جو سختیاں ایک مذہبی فرقے نے دوسرے فرقہ پر کیں اور جو مظالم بعض فرمانرواؤں نے کئے اور جو سختیاں ایک ملک نے دوسرے پر کیں ان میں سے خاص متعلق انکوزیشن کی ہے۔ یہ ایک مذہبی عدالت تھی۔ اور اس کے فتوائے کے مطابق لوگوں کو سخت ہولناک سزائیں دی جاتی تھیں۔ مثلاً قتل شکنجہ میں کسوانا۔ آگ میں زندہ جلانا۔ اس عدالت سے لوگوں کے خلاف کفر اور بددینی کا فتوئی صادر کیا جاتا تھا۔ اور ان کو مذکورہٗ بالا اور اسی قسم کی دیگر ہولناک سزائیں دی جاتی تھیں۔

انکوزیشن کا آغاز

یہ انکوزیشن کوئی نئی بات یا جدید چیز نہ تھی۔ اس کا پیشتر سے رواج تھا۔ چنانچہ رومی سلطنت میں یہ سزا شکنجہ کی سزا کی صورت میں دیجاتی تھی لیکن عیسائی مذہب کے تشدد کے زمانہ میں اس سزا کا بہت رواج ہو گیا۔ سب سے پیشتر عیسائی مذہب میں انکوزیشن کی سزا کا رواج پوپ گریگوری ہفتم کے زمانہ میں ہوا۔ جبکہ کلیسا کے احکام و دستوروں کی بعض لوگوں نے خلاف ورزی کی تھی۔ ایسے لوگوں کو سخت ترین سزائیں دیکر ان کی زندگیاں

کا خاتمہ کر دیا گیا۔

جنگ میں زونگلی کا قتل

جرمنی کے بعد سوئٹزرلینڈ کی تین متحدہ ریاستوں میں جو آسٹریہ کی حکومت سے آزاد ہو چکی تھیں زونگلی نے اصلاح کا علم اٹھایا۔ اور کلیسیا کی خرابیوں کی قلعی کھولی۔ خصوصاً اس امر کی کہ سوئٹزرلینڈ سے فرانس اور پوپ کرایہ پر لڑنے کے لئے فوج لیتے ہیں۔ زونگلی کے پرچار سے پوپ کے خلاف ناراضگی بڑھتی گئی۔ اور ۱۵۳۱ء میں پوپ کے حامیوں اور مخالفوں میں خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں طرفین کے بہت لوگ کام آئے۔ خود زونگلی مارا گیا۔

کیلون کا پرچار

زونگلی کے بعد جنیوا میں کیلون نے جو سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر ایک شہر تھا۔ علم اصلاح بلند کیا۔ اور پریسبٹیرین فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ جب فرانس میں فرانسس اول کے زیر سایہ پروٹسٹنٹوں پر ظلم ہوا۔ تو ان کے ساتھ کیلون بھی فرانس سے چلا آیا۔ اور بیسل میں قیام کر کے پروٹسٹنٹ عقیدہ کی حمایت میں تبلیغ کرنے لگا۔ اس کے اصول سکاٹ لینڈ اور بعد میں امریکہ تک پہنچ کر جڑ پکڑ گئے۔

ظلم و ستم کا زمانہ

انگلستان میں ایڈورڈ ششم کے بعد اس کی سوتیلی بہن میری حکمران بنائی گئی۔ جو ملکہ کیتھرن کی بیٹی تھی۔ یہ ۱۵۵۳ء کا واقعہ ہے۔ میری کیتھولک تھی۔ جس نے انگلستان میں پھر کیتھولک مذہب کی شان بڑھانے کے لئے کوشش کی۔ اس نے سپین کے بادشاہ چارلس پنجم کے فرزند فلپ دوئم سے شادی کی۔ جو بڑا کٹر رومن کیتھولک تھا۔ اس سے کیتھولک مذہب

کو پھر عروج حاصل کرنے کا موقع پیدا ہوگیا۔ اور ۱۵۵۴ء میں پوپ کا انگلستان میں
اقتدار بحال ہوگیا۔ اس کے بعد میری کے زیرِ سایہ انگلستان میں بڑے ظلم وستم
کا دور دورہ رہا۔ اور پروٹسٹنٹوں کو انکوزیشن کے ذریعہ مٹا دینے کی کارروائی
ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ ۲۷۷ آدمیوں کو اس وجہ سے قتل کیا گیا۔ کہ انہوں
نے رومن کیتھولک عقیدہ سے انکار کر دیا تھا۔ ان میں سے جو پادری ہلاک کئے
گئے انمیں سبھی نہایت مشہور ہیں۔ ان کے نام کرینمر۔ لاٹیمر اور رڈلے ہیں
ان کو آکسفورڈ میں آگ میں زندہ ڈال کر مارا گیا تھا۔ میری کو یقین تھا کہ ظلم اتنی
سے لوگ پروٹسٹنٹ عقیدہ چھوڑ دیں گے۔ اور کیتھولک بن جائیں۔ مگر اس کی یہ
امید بر نہ آئی۔

ملکہ میری کے مظالم

میری کے زمانہ میں زیادہ تر لوگ آگ میں جلائے گئے۔ اور ہزاروں ہی
جان لے کر ملک کو خیرباد کہہ گئے۔ ظلم زنیوں کی بدولت لوگ اس ملکہ کو "خونی میری"
کہنے لگے۔ اس کا قول تھا۔ کہ "اگر آئندہ دنیا میں بیدینوں کو دوزخ کی آگ
میں جلایا جائیگا۔ تو مجھے ان کو آگ میں جلانے کا حق کیوں نہیں ہے" میری
نے کرینمر آرچ بشپ کنٹربری کو اس لئے ہلاک کرایا۔ کہ اس نے اس کی والدہ
کیتھرین کو طلاق دینے میں بادشاہ کی بڑی مدد کی تھی۔ جب ایک ہی ساتھ کرینمر
لاٹیمر اور رڈلے کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا گیا۔ تو لاٹیمر نے رڈلے سے
کہا۔ کہ "بھائی رڈلے ہشاش بشاش رہو۔ اور مردانگی دکھاؤ۔ آج ہم انگلستان
میں خدا کے فضل سے ایسی شمع روشن کریں گے۔ جو مجھے بھروسہ ہے کہ کبھی نہ
بجھائی جائیگی"۔ اور کرینمر کو جب آگ کے نزدیک لایا گیا تو اس نے اپنا سیدھا ہاتھ
جس سے اس نے ایک مذہبی اعلان پر دستخط کئے تھے۔ بڑھا کر آگ میں کر دیا۔

یہاں تک کہ وہ جل گیا۔ اس نے اُف تک نہ کی۔ بلکہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ یہ وہی ہاتھ ہے جس نے کیتھولک عقیدہ کو نقصان پہنچایا ہے۔ میری نے پروٹسٹنٹوں کی جائیدادیں بھی ضبط کر لیں۔ مگر اس ملکہ کا بھی انجام بُرا ہوا۔ کیونکہ مظلوموں کی آہیں رنگ لائیں اسے کئی سال تک قید میں ایام گذارنے پڑے اس کے بعد اسے الزبتھ کی گورنمنٹ کے حکم سے قتل کیا گیا۔

کیتھولکوں پر ظلم

میری کے بعد انگلستان میں ملکہ الزبتھ اور شاہ جیمس اوّل کے زمانہ میں انتقام کے طور پر اور کیتھولک عقیدہ کو مٹا کر پروٹسٹنٹ عقیدہ کو فروغ دینے کے لئے کیتھولکوں پر ظلم کیا گیا۔ جو لوگ پروٹسٹنٹوں کی عبادت میں شامل نہیں ہوتے تھے ان پر بھاری جرمانے کئے جاتے تھے۔ اور جو لوگ بادشاہ انگلستان کو کلیسیا کا سرگروہ ماننے سے انکار کرتے تھے۔ ان کو قتل کی سزا ملتی تھی۔ چنانچہ الزبتھ کے زمانہ میں ۲۰۰ کیتھولک پادریوں کو قتل کیا گیا۔ اور بہت سے جیلوں میں رکھے گئے۔ جہاں سخت عذابوں کے ذریعہ ان کی زندگیوں کا خاتمہ کر دیا گیا۔

اینٹورپ کی تباہی

ملکہ الزبتھ نے مذہبی جنگ میں سپین کی مخالفت کی اور فرانس کی حمایت الزبتھ نے بہت جیسوئٹ لوگوں کو اس وجہ سے قتل کرایا کہ رومن کیتھولک کے حامی تھے اور ملکہ کے خلاف سازش کرتے تھے۔ اس نے ۱۵۸۱ء میں جیسوئٹ پادریوں کو انگلینڈ سے جلاوطن کر دیا۔ اور ان میں سے تقریباً ۳۰۰ کو قتل کرایا۔ جب اینٹورپ کو سپین کی فوج نے ۱۵۸۵ء میں تباہ کر دیا۔ تو الزبتھ نے مذہب روم کی آگ اور تلوار کو روکنے کے لئے سپین کے مقابلہ میں فوجی امداد روانہ کی۔ اسوقت ہزاروں تاجر اور صناع انگلستان میں بھاگ آئے اس پر شاہ سپین نے الزبتھ کے قتل

کی سازش کی۔ اس سازش کا پردہ فاش ہو گیا۔ تو بہت سے سازشیوں کو گرفتار کر کے قتل کیا گیا۔ سپین کی مخالفت کر کے الزبتھ نے اس کے ساتھ جنگ مول لے لی جس میں سپین کو بحری جنگ میں شکست ہوئی۔

سکاٹ لینڈ میں ظلم

کیلون کا اصول سکاٹ لینڈ میں پہنچ چکا تھا۔ اور وہاں پروٹسٹنٹ عقیدہ زور پکڑتا گیا۔ جس کے سلسلہ میں بہت سے پادری اور دیگر لوگ ہلاک کئے گئے۔ ان میں سے ایک جارج وشرٹ تھا۔ جسے ۱۵۴۵ء میں اصلاح کے پرچار کی خاطر قتل کیا گیا تھا۔ اس کے ۱۶ شاگردوں کو قید میں ڈالا۔ اور بعد میں قتل کیا گیا۔ جان ناکس جو سکاٹ لینڈ میں کیلون کے عقیدہ کا سب سے زبردست پرچارک تھا۔ قتل کیا گیا۔ ۱۵۵۸ء میں والٹر مل کو آگ میں زندہ جلایا گیا۔ اسی طرح اور بھی مظالم پروٹسٹنٹوں پر کئے گئے۔

شاہ جیمس اول کا تشدد

انگلستان میں تخت نشین ہوتے ہی جیمس اول نے وہ وعدے فراموش کر دیئے جو اس نے رومن کیتھولکوں سے کئے تھے۔ اور ملکہ الزبتھ کی تقلید کی۔ اس نے فی کس ٹیکس لگایا۔ اس پر اس سے کیتھولک ناخوش ہو گئے۔ اور انہوں نے رابرٹ کیٹسبی کے اشارہ پر "گن پاؤڈر پلاٹ" نامی سازش کی۔ جس کی غرض یہ تھی۔ کہ پارلیمنٹ کو بارود سے اڑا دیا جائے۔ سازش کا راز فاش ہو گیا۔ بہت لوگ قتل کئے گئے۔ کیتھولکوں پر بھاری جرمانے کئے گئے۔ ان سے کہا گیا۔ کہ وہ بادشاہ کی وفاداری کا حلف اٹھائیں۔ اور پوپ کے اس حق سے انکار کر دیں کہ اسے بادشاہوں کے اخراج اور معزولی اور رعایا کو ان کی معزولی اور قتل کا اختیار حاصل ہے۔ بعض نے تو یہ حلف اٹھا لیا۔ مگر اوروں نے اس سے انکار

کر دیا۔ اور سختیوں کا نشانہ بنائے گئے۔ بادشاہ نے کہا کہ "میں ان سے یا
تو بات منواؤں گا۔ یا ان کو ملک سے نکال دونگا"۔ اس کے بعد کیتھولکوں پر
طرح طرح کے عذاب کئے گئے۔ جن کے باعث بہت لوگ ممالک غیر میں بھاگ گئے

مصالحت کی کوشش

مذہب کے جھگڑوں سے یوروپ میں مذہبی جنگ کا بھی ظہور ہوا۔ اگرچہ
انگلستان۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں پروٹسٹنٹ کلیسیائیں قائم ہو چکی
تھیں۔ اور پروٹسٹنٹ عقیدہ کا زور ہو گیا تھا مگر اس پر بھی ان ممالک میں
بہت لوگ کیتھولک عقیدہ کے پابند تھے۔ اس وقت فرانس کے بادشاہ چارلس
پنجم نے جو کیتھولک عقیدہ کا سب سے زبردست حامی بادشاہ تھا پوپ کو مشورہ
دیا۔ اور پوپ نے ۱۵۴۵ء میں ٹرینٹ میں ایک کانفرنس منعقد کی چارلس
کو امید تھی۔ کہ کانفرنس میں شریک ہونے سے پروٹسٹنٹوں کی رائے میں کوئی
تبدیلی ہو جائے گی۔ لیکن پروٹسٹنٹ اس میں شامل نہ ہوئے۔ کیونکہ اُن کو
پوپ اور چارلس کے فیصلوں پر کوئی اعتماد اور اعتقاد نہ تھا۔ پروٹسٹنٹوں
کا خیال درست نکلا۔ کیونکہ کانفرنس نے جو قراردادیں منظور کیں۔ ان میں سے
یہ بھی تھیں۔ پوپ کلیسیا کا سرگروہ ہے۔ لوتھر ملعون اور کافر ہے۔ جو دستور
پروٹسٹنٹوں نے بنائے ہیں۔ اُن کو بحال کیا جائے۔ اس کانفرنس کی رائے
سے ان کتابوں کی فہرست تیار کرائی گئی جو کیتھولک عقیدہ کے خلاف تھیں اور
اُن کی بربادی کا حکم دیا گیا۔

پروٹسٹنٹوں کا مخالف فرقہ

جن لوگوں نے اس کانفرنس میں ان کوششوں کی مخالفت کی جو پوپ کا اختیار
گھٹانے کے لئے کی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک سپین کا باشندہ اگناٹیس لویولا

تھا جس نے جیسویٹ نامی فرقہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس میں ہزاروں آدمی شامل ہوگئے تھے۔ چونکہ یہ فرقہ پوپ کا خدمتگذار رہا تھا۔ اس لئے پوپ نے اسے منظور کر لیا۔ کانفرنس کے بعد جیسویٹ فرقہ نے پروٹسٹنٹ فرقہ کی مخالفت شروع کر دی۔ انہوں نے جرمنی اور نیدرلینڈز میں نہ صرف پروٹسٹنٹ مذہب کی ترقی کو روک دیا۔ بلکہ بعض اضلاع کو دوبارہ کیتھولک بنا لیا۔ پروٹسٹنٹوں کو جلد معلوم ہوگیا۔ کہ یہ نیا فرقہ ان کا سب سے زبردست اور نہایت خطرناک دشمن ہے۔

پروٹسٹنٹوں کا سب سے بڑا دشمن

پروٹسٹنٹ فرقہ کا آخری نصف سولہویں صدی میں سب سے بڑا مخالف شاہ فلپ دوئم تھا۔ جو اپنے باپ چارلس پنجم کی مانند ان کے مٹانے کے درپے رہا۔ اس نے انگلستان کی ملکہ الزبتھ کے خلاف فوجکشی کی۔ جو پروٹسٹنٹوں کی حامی تھی۔ اور نیدرلینڈز میں جو سپین کا ماتحت تھا۔ کیتھولک عقیدہ کو پھر فروغ دینے کی کوشش کی۔ جس طرح چارلس نے سپین اور نیدرلینڈز میں انکوزیشن کے ذریعہ پروٹسٹنٹوں پر مظالم کئے۔ اسی طرح اس کے بیٹے فلپ دوئم نے بھی ان پر ظلم و ستم روا رکھا۔ وہ اسوجہ سے کیتھولک مذہب کا حامی تھا۔ کہ اس کے ذریعہ اپنی سلطنت پر جو مختلف ممالک میں دور دراز فاصلوں پر تھی۔ قابو یافتہ رہیگا۔ چارلس نے سپین اور نیدرلینڈز میں انکوزیشن کی گرم بازاری کرنے سے کبھی پس و پیش نہیں کی۔ اور ہزاروں جانوں کو مختلف قسم کے عذاب دیکر ملک عدم کو روانہ کر دیا۔ اس پر بھی اس کی سلطنت کا ایک معقول حصہ پروٹسٹنٹ عقیدہ پر قائم رہا۔

زندہ دفن کئے گئے

فلپ دوئم کو نیدرلینڈز میں سب سے زیادہ مشکل پیش آئی۔ یہ ملک جو سترہ صوبوں میں تقسیم تھا۔ چارلس پنجم کو اپنی نانی سے ورثہ میں ملا تھا۔ مگر اس کے بیٹے فلپ نے اس ملک کے لوگوں پر ایک بے دینی اور ایک بیدینی کی حیثیت سے جابرانہ حکومت کی یہانتک کہ اس نے ان کی ہمدردی کو کھو دیا۔ اور تجویز کی کہ انکوزیشن یعنی آگ اور تلوار کے پہلے سے بھی زیادہ سختی سے کام لیا جائے تاکہ اس کی سلطنت میں کوئی بیدینی باقی نہ رہے۔ حکم کی تعمیل کی گئی نیدرلینڈز میں ۱۵۵۵ء میں بہت آدمی اس لئے زندہ دفن کئے گئے۔ کہ انہوں نے کیتھولک عقیدہ کا اقبال نہیں کیا تھا۔ اسی پر اکتفا نہ کی گئی۔ بلکہ جن لوگوں نے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرکے بیدینی سے دستکشی کرلی اُن کی جان پر بھی دست درازی کی اُن میں سے مردوں کے تو سر قلم کئے گئے۔ اور عورتیں زندہ دفن کی گئیں۔ اور ان دونوں کی جائیدادیں ضبط کی گئیں۔

۵۰ ہزار جانیں تلف

نیدرلینڈز میں چارلس پنجم نے انکوزیشن کے ذریعہ سے بے نظیر ظلم کیا اور مختلف صوبوں میں لوگوں کو ہلاک کرایا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے فلپ نے اور زیادہ ستم ڈھایا۔ جن جابرانہ قوانین سے چارلس نے کام لیا تھا۔ ان کو فلپ نے اپنی حکومت کے ابتدائی مہینوں ہی میں عملی صورت دیدی۔ کم سے کم اندازہ کے مطابق اس ملک میں چارلس کے زمانہ میں ۵۰ ہزار جانیں تلف کی گئیں اور اس کے بیٹے فلپ کے زمانہ میں بھی تقریباً اتنی ہی جانوں کا نقصان ہوا۔

سات صوبوں کا اعلان خودمختاری

فلپ کی حکومت میں اہل نیدرلینڈز دس سال تک تختہ مشق مظالم بنے رہے جب

ظلمرانی کے خلاف فلپ نے لوگوں کی پروٹسٹوں پر توجہ نہ دی۔ تو ۱۵۰۰ امیروں
نے ملک پر پروٹسٹ کیا۔ اس پر فلپ نے ظالم ڈیوک آف الوا کو اس ملک میں
میں دس ہزار فوج دے کر روانہ کیا۔ اس کے تقرر کی خبر ہی سن کر ہزاروں
آدمی جرمنی اور انگلستان میں بھاگ گئے۔ الوا کی پالیسی یہ تھی کہ امن
قائم کرنے کے لئے بادشاہ کے مخالفوں کو تہ تیغ کیا جائے۔ اس لئے اس نے
ایک عدالت قائم کی جو "خونی عدالت" کہلاتی ہے۔ اور جو لوگوں کو صرف ہلاک
کراتی رہی۔ الوا کی حکومت ۱۵۶۷ء-۷۳ء دراصل دہشت انگیزی کی حکومت تھی
الوا کے خلاف ولیم پرنس آف اورینج نے فوج جمع کی۔ اور ہالینڈ اور زی لینڈ
دونوں کو آزاد کرا لیا۔ الوا نے کئی شہروں کو دوبارہ فتح کر کے نہایت ظالمانہ
طور سے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ ۶ سال بعد الوا کو سپین واپس بلا لیا گیا۔ اس کے
بعد ۱۵۷۶ء میں برگنڈی کے صوبوں نے گنٹ میں ایک مجلس منعقد کر کے وہاں
سپین کے ظلم کا خاتمہ کر دینے کی ٹھان لی۔ ۱۵۷۹ء میں سات صوبوں نے جو دریا
رائین کے شمال میں تھے۔ سپین کے خلاف اتحاد کر لیا۔ اور دو سال بعد انہوں نے
خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ اس پر فلپ نے ولیم کے قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ اور
۱۵۸۴ء میں اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

فرانس میں مذہبی جنگ

سولھویں صدی کے آخری حصہ میں فرانس میں پروٹسٹنٹوں اور کیتھولکوں
میں کشت و خون جاری رہا۔ پیرس میں جو نیا مذہبی سکول قائم کیا گیا اس نے شاہ
فرانسس اول کے دل میں شکوک بھڑکا دیئے۔ اور اسے ایک امر پر توجہ دلا کر بتایا
گیا۔ کہ یہ پروٹسٹنٹوں کا فعل بد دینی ہے اس پر فرانسس نے ان کی کتب کی
اشاعت بند کر دی۔ ۱۵۳۵ء میں کئی پروٹسٹنٹ زندہ آگ میں جلائے گئے

فرانسس کی طرف سے تشدد جاری رہا۔ اور اپنی آخری عمر میں اس نے ۳ ہزار
نہتے کسانوں کے قتل کا حکم دیدیا۔ جو ایلپس کے ڈھلوانوں پر ساکن تھے۔ اُن کا
قصور صرف یہ تھا۔ کہ وہ پروٹسٹنٹ عقیدے کے پیرو تھے۔

فرانس میں خانہ جنگی

فرانسس کے بیٹے ہنری دوئیم نے عہد کیا۔ کہ وہ پروٹسٹنٹوں کا نام ونشان
مٹا دیگا۔ مگر اس کی سختیاں بھی اس فرقہ کو دبا نہ سکیں۔ لیکن جب فرانس میں
چارلس نہم کی حکومت قائم ہوئی۔ تو ہیوگینوٹس (پروٹسٹنٹوں) کا زور بڑھ گیا
اور حکومت میں بھی ان کا رسوخ ترقی کر گیا۔ نابالغ بادشاہ کی والدہ کیتھرن
نے ایک فرمان ۱۷ فروری سنہ ۱۵۶۲ء کو جاری کر کے پروٹسٹنٹوں کے خلاف احکام
معطل کر دیے اور ان کو دن میں شہروں کے باہر عبادت کرنے کی اجازت دیدی
لیکن کیتھولکوں نے اسے بھی بیدینی سمجھا اور اسی وجہ سے ڈیوک آف گیسی کے
سپاہیوں نے وہ ظلم کیا جس سے فرانس میں مدتوں خانہ جنگی جاری رہی۔

نہایت بیرحمانہ قتل

ایک اتوار کو تقریباً ایک ہزار پروٹسٹنٹ ایک کھلیان میں عبادت کے لئے
جمع ہوئے۔ تو ڈیوک کی فوج نے جو اس طرف سے گذر رہی تھی بہت سے نہتے پروٹسٹنٹوں
کو ہلاک کر دیا۔ اس بیرحمانہ واقعہ کی خبر سنکر پروٹسٹنٹ جوش میں آ گئے
اور خانہ جنگی کا آغاز ہوا جس میں طرفین نے وحشیانہ اور حیوانی حرکات کیں
ایک نسل تک فرانس میں خون کے دریا بہتے رہے۔ بہت لوگ مارے گئے طرفین
کے لیڈر اور فرانس کے دو بادشاہ بھی اسی خانہ جنگی میں کام آئے۔

۱۲ ہزار پروٹسٹنٹوں کا قتل

سنہ ۱۵۷۰ء میں اس غرض سے دونوں فرقوں میں عارضی صلح ہوگئی کہ سپین کے

خلاف جنگ کی جائے۔ اسوقت کولگنی وزیر اعظم تھا۔ مگر ڈیوک گیسی نے اس تجویز کو
ناکام بنا دیا۔ اس نے ملکہ کیتھرن کو یقین دلا دیا۔ کہ کولگنی اسے دھوکہ دے رہا ہے
اسے قتل کرنے کے لیے ایک شخص مقرر کیا گیا۔ اس کی گولی سے کولگنی صرف زخمی
ہو گیا۔ ملکہ نے اس خوف سے کہ ممکن ہے کہ بادشاہ کو جو کولگنی کا دوست تھا
یہ معلوم ہو جائے کہ ملکہ کا ہاتھ اس قتل کی سازش میں ہے۔ یہ کہانی گھڑ لی۔ کہ
پروٹسٹنٹوں نے بادشاہ کے خلاف بڑی سازش کی ہے بادشاہ اس کہانی پر
ایمان لے آیا۔ اور پیرس کے کیتھولک لیڈروں نے انتظام کیا۔ کہ کولگنی اور
بہت سے پروٹسٹنٹوں کو جو شاہ کی بہن کی شادی کا جشن دیکھنے آئے تھے۔
اسوقت قتل کیا جائے۔ بلکہ وہ کولگنی کے پاس جمع ہوں۔ چنانچہ اشارہ اس روز
دیا گیا جو یوم سینٹ بارتھالیمو کہلاتا ہے اور تقریباً دو ہزار پروٹسٹنٹ قتل
کر دیے گئے۔ یہ سنہ ۱۵۷۲ء کا واقعہ ہے۔ اس خبر سے جوش میں آ کر پایہ تخت
سے باہر دس ہزار پروٹسٹنٹوں کو تہ تیغ کیا گیا۔

پروٹسٹنٹوں کو حقوق مل گئے

اس واقعہ سے فرانس میں پھر خانہ جنگی شروع ہوئی۔ اور کیتھولکوں نے گیسی کی امداد
میں ایک مقدس لیگ قائم کی جس کی غرض کیتھولکوں کے فوائد کی ترقی اور پروٹسٹنٹوں کا
نام و نشان مٹا دینا تھی۔ جب ہنری سوم کا انتقال ہوا تو اس کے جانشین کا مسئلہ پیش کیا
گیا۔ کیونکہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ہنری جو نوار کا نواب تھا۔ اور پروٹسٹنٹ
اپنی جانشینی کا خواہاں تھا اور ہنری گیسی بھی اس کا خواہاں تھا۔ اور وہ اس کا رشتہ دار مگر بوجہ
سے پروٹسٹنٹ تھا۔ اس پر تین ہنریوں میں جنگ ہوئی۔ ان میں سے دو مارے گئے
اور نوار کا ہنری جانشین ہوا۔ جس نے اپنا نام ہنری چہارم رکھا اور اس نے فرانس
کو بربادی سے بچانے کے لیے کیتھولک مذہب اختیار کر لیا اور ۱۵۹۸ء میں نانٹیز کا حکم نامہ

ایک فرمان جاری کیا جسکے مطابق پروٹسٹنٹوں کو ان تمام شہروں اور گاؤں میں عبادت کی اجازت ملگئی جن میں پیشتر سے ان کو یہ اجازت حاصل رہی تھی البتہ پیرس اور کئی اور شہروں میں اس عبادت کی ممانعت کی گئی۔ پروٹسٹنٹوں کو بھی کیتھولکوں کے برابر حقوق اور سرکاری ملازمتوں میں بھی حقوق مل گئے۔ ان کو اپنی حفاظت کیلئے چند مسلح شہر بھی حوالہ کئے گئے، جہاں قلعے تھے

۳۰ سالہ جنگ

سب سے آخری اور بڑی جنگ پروٹسٹنٹوں اور کیتھولکوں میں جرمنی میں سترھویں صدی کے اول نصف حصہ میں لڑی گئی تھی۔ وہ "۳۰ سالہ جنگ" کہلاتی ہے کیونکہ ۱۶۱۸ء سے لیکر ۱۶۴۸ء تک جاری رہی تھی۔ اس کے سلسلہ میں کئی زبردست لڑائیاں ہوئیں۔ اگرچہ یہ جنگ سرزمین جرمنی میں ہوئی تھی۔ مگر اس میں سویڈن۔ فرانس اور سپین نے بھی اہم حصہ لیا تھا۔

جرمنی میں جنگ

چارلس پنجم کی تاج و تخت سے دستبرداری سے پیشتر اسبرگ کے مقام پر پروٹسٹنٹوں اور کیتھولکوں میں جو صلح ہوئی تھی اس میں یہ دو نقائص رہ گئے تھے (۱) لوتھر کے معتقدوں کو صلح میں شامل کیا گیا مگر کیلون کے پیروؤں کو شریک نہ کیا گیا اسلئے ان سے رواداری نہیں کی جاتی تھی۔ (۲) پروٹسٹنٹ حکمرانوں پر یہ پابندی عاید نہ کی گئی کہ وہ کیتھولکوں کی جائداد ضبط نہ کیا کریں۔ جرمنی میں پروٹسٹنٹ مذہب بہت ترقی کر گیا۔ اور پروٹسٹنٹوں نے آسٹریا اور بوہیمیا پر حملہ کر دیا۔ بوہیمیا میں ۱۶۱۸ء میں اس جنگ کا آغاز جبکہ بوہیمیا کے پروٹسٹنٹوں نے آسٹریا سے آزادی حاصل کرنے کیلئے کوشش شروع کی مگر اس میں ان کو ناکامی ہوئی۔ اس پر ڈنمارک کے پروٹسٹنٹ بادشاہ نے جنگ میں مداخلت کی وہ چار سال جرمنی میں لڑتا رہا مگر آخر کار اسے شکست ملی۔ اور وہ جنگ سے الگ ہو گیا۔ شاہ آسٹریا نے اپنے جنرل والنس ٹین کی اس کامیابی سے حوصلہ پا کر ایک فرمان بنام ایڈکٹ آف ریسٹی ٹیوشن جاری کیا جسکی غرض یہ تھی۔ کہ جرمنی کے تمام پروٹسٹنٹوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ گرجوں کی تمام املاک واپس کر دیں جو انہوں نے آگسبرگ کی صلح ۱۵۵۵ء

سے لیکر حاصل کی ہیں ان میں گرجوں کی۔ دو آرچ بشپوں۔ نو بشپوں اور ۱۲۰ راہب خانوں کی اور بستر دیگر جائیداد بھی شامل ہیں علاوہ ازیں صرف لوتھر کے پیروؤں کو مذہبی جلسوں کی اجازت ہوگی مگر دوسرے فرقوں کو جنہیں کیلون کے پیرو شامل ہیں۔ یہ اجازت نہ ہوگی۔

شہر تباہ اور ۲۰ ہزار آدمی قتل

ابھی والنس ٹین اس فرمان کو عملی صورت دینے کی تیاری کر رہا تھا۔ کہ جنگ نے نیا رُخ اختیار کر لیا وہ یہ کہ کیتھولک لیگ نے بھی جنرل کی زیادتیوں کیخلاف آواز اٹھائی۔ اور بادشاہ نے اسے برخاست کر دیا۔ اسوقت اس نئی بات کا ظہور ہوا کہ گسٹاوس واسہ جو اپنی قوت بازو سے سویڈن کا بادشاہ بن گیا تھا۔ وہ جرمنی کے پروٹسٹنٹوں کی مدد اور نیز اپنی ذاتی غرض سے جنگ میں کود پڑا۔ گو شروع میں پروٹسٹنٹوں نے اسے اچھی نظر سے نہ دیکھا مگر جب جنرل ٹلی اور کیتھولک لیگ کی فوجوں نے جرمنی کے مشہور شہر میگڈے برگ کو تباہ کر دیا۔ اور ۲۰ ہزار آدمیوں کو ہلاک کیا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں۔

ملک کی تباہی

گسٹاوس واسہ نے جنرل اور لیگ کی فوجوں کو شکست فاش دی۔ تو جرمن نواب اس کے طرفدار ہوگئے۔ گسٹاوس واسہ نے دوسرے موسم گرما میں ٹلی کو ایک اور زبردست شکست دی اور وائنا پر پیشقدمی کی اسوقت بادشاہ نے والنس ٹین کو پھر بلا کر فوج کی کمان اس کے ہاتھوں میں دیدی مگر واسہ کے مقابلہ میں نومبر ۱۶۳۲ء میں اسے بھی شکست ملی اس جنگ میں واسہ مارا گیا مگر سویڈن کی فوج جرمنی سے واپس نہ آئی۔ اب جنگ کی صورت بدل گئی۔ اور وہ صرف لوٹ مار کا ذریعہ بن گئی اور سپاہیوں نے بڑی بیرحمی سے ملک کو تباہ کیا۔ والنس ٹین کو اس کی فوج چھوڑ کر چلدی اور آخر کار اسے قتل کر دیا گیا

جنگ کا خاتمہ

اسوقت فرانس بھی اپنے علاقہ کو وسعت دینے کیلئے میدان میں کود پڑا۔ اب جنگ میں جو لوگ شامل تھے ان کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اور انکی اغراض مختلف قسم کی تھیں اسلئے تباہی زیادہ پھیلی لیکن چار سال کی کوشش کے باعث ۱۶۴۸ء میں ویسٹ فالیہ میں معاہدہ ہوکر جنگ کا خاتمہ ہوگیا اور ایک فرمان رواداری جاری کیا گیا

جسمیں کیلون کے معتقدوں کو بھی وہی حق ملگیا۔ جو لوتھر کے پیرؤوں کو حاصل تھا۔ جرمن نوابوں کے قبضے میں وہ تمام املاک رہیں جو ۱۶۲۴ء سے چلی آئی تھیں۔ اور انکو یہ حق بھی مل گیا۔ کہ وہ اپنے علاقہ کیلئے جو مذہب چاہیں پسند کریں اور اسے عمل میں لائیں۔ اسوقت "مقدس رومن سلطنت" کا زوال عملاً تسلیم کر لیا گیا۔ اور فرداً فرداً ریاستوں کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ آپس میں اور ممالک غیر سے معاہدے کریں گویا خود مختار بن گئیں۔

لاکھوں آدمی قتل

اس ۳۰ سالہ جنگ میں جرمنی پر مصائب نازل ہوئیں۔ اور ایسے جس تباہی کا نشانہ بنا ہے اور یقین سے باہر ہیں۔ ہزاروں گاؤں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ بعض دیہات میں آبادی آدھی رہ گئی۔ اور بعض میں ایک تہائی۔ یا اس سے بھی کم۔ آگسبرگ کی آبادی ضائع ہو کر ۸۰ ہزار کی جگہ ۱۶ ہزار رہ گئی۔ رعایا مختلف قوموں کے سپاہیوں کے مظالم سے تنگ۔ فاقوں سے بے حال اور انکا کاروبار کا نشانہ نہیں رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں آدمی قتل ہوئے۔ اور جرمنی اسقدر کمزور ہو گیا۔ کہ اٹھارہویں صدی کے آخر تک سنبھل نہ سکا۔

مختصر یہ کہ یورپ میں مذہبی اصلاح کی بدولت عرصہ دراز تک یعنی ڈیڑھ سو برس تک خونریزی اور تباہی کا دور دورہ رہا۔ لاکھوں آدمی جنگ میں مارے گئے۔ لاکھوں ہی آگ تلوار اور شکنجہ کی نذر کئے گئے۔ بہتوں کو زندہ دفن کیا گیا۔ شہر اور قصبہ برباد کئے گئے۔ اور ان کی آبادیاں نصف تہائی سے بھی کم رہ گئیں۔ ایک فریق دوسرے پر اور ایک سلطنت دوسری پر ظلم کرنا ہی ایمان اور مذہب سمجھتی رہی۔ سب سے زیادہ مظالم چارلس پنجم اور اس کے بیٹے فلپ دوئم شاہان سپین کے زمانہ میں کئے گئے جو کیتھولک مذہب کے بڑے حامی تھے۔ لیکن ان تمام ہولناک واقعات کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ پروٹسٹنٹ مذہب کو صحیح تسلیم کر لیا گیا۔ اور کیتھولکوں کا زور گھٹ گیا۔